صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ 14 جنوری 2020ء بمطابق 18 جمادی الاوّل 1441ہجری بعداز دوپہر دو بجکر چالیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، مشتاق احمد غنی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔

اَلرَّحْمٰنُ O عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ O خَلَقَ الْاِنْسَانَ O عَلَّمَهُ الْبَيَانَ O اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ O وَّالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدٰنِ O وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيْزَانَ O اَلَّا تَطْغَوْا فِى الْمِيْزَانِ O وَاَقِيْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيْزَانَ O وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ O فِيْهَا فَاكِهَةٌ O وَّالنَّخْلُ ذَاتُ الْاَكْمَامِ۔

(ترجمہ): رحمٰن نے اِس قرآن کی تعلیم دی ہے۔ اُسی نے انسان کو پیدا کیا۔ اور اسے بولنا سکھایا۔ سورج اور چاند ایک حساب کے پابند ہیں۔ اور تارے اور درخت سب سجدہ ریز ہیں۔ آسمان کو اُس نے بلند کیا اور میزان قائم کر دی۔ اِس کا تقاضا یہ ہے کہ تم میزان میں خلل نہ ڈالو۔ انصاف کے ساتھ ٹھیک ٹھیک تولو اور ترازو میں ڈنڈی نہ مارو۔ زمین کو اس نے سب مخلوقات کے لئے بنایا۔ اس میں ہر طرح کے بکثرت لذیذ پھل ہیں کھجور کے درخت ہیں جن کے پھل غلافوں میں لپٹے ہوئے ہیں۔ **صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيمِ۔**

جناب سپیکر: جزاک اللہ۔ 'کوئسچنز آور'، 'کوئسچنز آور'۔۔۔۔۔

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر! میں پوائنٹ آف آرڈر پہ ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: اس کے بعد کر لیتے ہیں، 'کوئسچنز آور' کے بعد کر لیتے ہیں، 'کوئسچنز آور' کے بعد کر لیں آپ کا وہ پوائنٹ رہتا ہے۔ جی عنایت اللہ صاحب۔

رسمی کارروائی

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر صاحب! کل آپ کی کرسی پر جو بندہ بیٹھا تھا نا، اس نے نا سمجھی میں ہمارا پورا Business kill کر دیا اور انہوں نے Illegal کام کر دیا، وہ یہ کر دیا کہ انہوں نے Order of the Day کو چینج کر دیا اور ڈائریکٹ لیجسلیشن پر آ گئے اور انہوں نے ہاؤس سے Approval نہیں لی، آپ تو یہ کام کرتے ہیں کہ آپ ہاؤس سے Approval لیتے ہیں، تو کل کی جو Proceedings تھی وہ Illegal ہے، آپ کی کرسی پر جو بندہ بیٹھا تھا اس نے جو Proceedings کی تھی وہ Illegal ہے ورنہ آپ اپنی ٹیم سے پوچھیں، انہوں نے ہاؤس سے Approval نہیں لی اور Order of the Day کو انہوں نے الٹا کر دیا۔

جناب سپیکر: چلیں ذرا اس پہ غور کرتے ہیں، کسی قانونی ماہر سے مشورہ کرتے ہیں اس سلسلے میں، لاء منسٹر اس وقت ذرا مصروف ہیں، بعد میں ان سے اس بارے میں پوچھتے ہیں۔ ضیاء اللہ بنگش صاحب! آپ تو ماشاء اللہ ایک دو دن ہوئے ہیں آپ نے اپنی وزارت کا چارج لیا ہے، Sorry کامران بنگش صاحب، اس دفعہ ہم آپ کے ساتھ خصوصی رعایت کرتے ہیں Because کہ آپ نے ابھی چارج لیا ہے لیکن مجھے افسوس ہے کہ لوکل باڈیز کا آج 'کوئسچنز آور' ہے اور یہ دس دن پہلے ہی آپ کے ڈیپارٹمنٹ میں، ہر ڈیپارٹمنٹ میں سوالات چلے جاتے ہیں، کسی ایک سوال کا جواب بھی ہمیں موصول نہیں ہوا، تو اب میں اس کو آج ڈیفر کرتا ہوں لیکن آپ اس کی پوری انکوائری کریں گے، میرے آفس سے پورا ریکارڈ لیں اور چیک کریں کہ یہ کونسے آفیسرز ہیں جو ہمیں جواب نہیں بھیجتے اور یہ کیوں اسمبلی کے بزنس کو انہوں نے مذاق بنایا ہوا ہے؟ تو یہ Next sitting میں آپ ہمیں اس کا جواب بھی دیں گے اور جو آپ نے ایکشن لیا ہو گا ان لوگوں کے خلاف جنہوں نے جواب نہیں دیئے وہ بھی ہاؤس کے سامنے پیش کریں گے۔ جی کامران بنگش صاحب!۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: چلیں نگہت بی بی ایک بات کر لیں پھر آپ کر لیں گے جی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، سب سے پہلے تو مجھے یہ بتائیں کہ یہ آپ کی رولنگ ہے۔ سر! مجھے یہ بتائیں کہ آپ کی ڈائریکشن ہے یا آپ کی رولنگ ہے؟ سر! مجھے اس بات کا۔۔۔۔

(مداخلت)

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نہیں، آپ سیکرٹری صاحب سے نہ پوچھیں۔

جناب سپیکر: اس میں، نہیں نہیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر! نہیں یہ آپ کی ڈائریکشن ہے یا آپ کی رولنگ ہے؟

جناب سپیکر: ہماری ہر چیز رولنگ نہیں ہوتی، میری بات سنیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نہیں، جو چیئر پر بیٹھتا ہے اس کی رولنگ ہوتی ہے۔

جناب سپیکر: بات یہ ہے کہ اب ایک ایشو میرے سامنے آیا ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر! نہیں ایشو کی، ایشو کو چھوڑیں۔

جناب سپیکر: مسئلہ یہ ہے کہ ہم نے اس معاملے کو ہر صورت میں ٹھیک کرنا ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نہیں سر، نہیں سر۔

جناب سپیکر: خواہ کچھ بھی ہو جائے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر! میرا خیال ہے، سر! اٹھارہ مہینوں میں۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس لئے میں نے منسٹر صاحب کو یہ کہا ہے کہ آپ اس کی انکوائری بھی کریں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر! آپ مجھے ذرا سن تو لیں نا۔

جناب سپیکر: ایکشن بھی لیں اور اس ہاؤس میں آ کے جواب بھی دیں، جی نگہت بی بی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر! دیکھیں، یہ جو ہم لوگ کوئسچنز لیکر آتے ہیں یہ ہمارے پاس لوگوں کی امانت ہے اور جب اس امانت میں کوئی بھی، اس میں آپ کے سٹاف کی کسی قسم کوئی کوتاہی نہیں ہو سکتی ہے۔ اب جو میرا یہ کوئسچن اتنی مدت کے بعد آیا ہے، یہ تقریباً کوئی سال کے بعد آیا ہے اور سال میں آپ مجھے بتائیں کہ Transgender کے ساتھ کتنی زیادہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ کتنے عرصہ کے بعد آپ کا کوئسچن آیا ہے؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جی؟

جناب سپیکر: سال بعد آیا ہے، کتنے عرصے کے بعد آپ کا کوئسچن آیا ہے؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: ایک سال کے بعد آیا ہے۔

جناب سپیکر: تو ایک سال میں بھی یہ محکمہ اگر جواب نہیں دے سکا۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نہیں سر، میں آپ کو بتانا چاہتی ہوں نا، حقائق بتانا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: کامران صاحب! اس پہ آپ نے ایکشن لینا ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: دیکھیں، بات یہ ہے کہ یہ مجھے آپ بتائیں کہ یہ آپ کی رولنگ ہے یا آپ کی ڈائریکشنز ہیں؟ کیونکہ آپ 1900 دفعہ میرا خیال ہے کہ اس چیئر سے رولنگ دے چکے ہیں اور رولنگ جو ہوتی ہے وہ صوبے کے ہر بندے پہ Even یہاں پر بیٹھے ہوئے جو ہم ایم پی ایز ہیں ہم پہ بھی یہ لاگو ہوتی ہے کیونکہ سپیکر کی کرسی جو ہے یہ اللہ تعالیٰ نے کرسی تو دی ہے لیکن اس کو مضبوط بنانے والے آپ ہوں گے۔ جب آپ کی رولنگ پہ کوئی ڈیپارٹمنٹ، یہ آپ اس پہ دس دفعہ رولنگ دے چکے ہیں۔

جناب سپیکر: نگہت بی بی! سپیکر کی ڈائریکشن بھی رولنگ ہی ہوتی ہے، میں نے جو کہہ دیا کہ یہ اس کے جوابات ہمارے پاس ہونے چاہیئے تھے But unfortunately department failed to send us the answers, replies of these Questions. As the Minister is quite new, he took charge few days back, that`s why I given him a chance کہ ایک تو اس کو یہ Inquire کریں گے اور اسی ہاؤس میں ایکشن لے کر ہمیں بتائیں گے، ابھی ان کو سن لیتے ہیں۔ نگہت بی بی کا مائیک کھولیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر! دیکھیں کل آپ کے جو منسٹر تھے وہ ریاض صاحب تھے اور میں نے ان کو اتنی رعایت دی حالانکہ اخبارات نے میرے پیچھے یہ لکھا کہ بھئی میں تیاری کے ساتھ نہیں آئی تھی لیکن میں آپ کو بتاؤں کہ میں تیاری کے ساتھ آئی تھی لیکن مجھے پتہ ہے کہ Newly Minister ہے تو اس کو ریلیف ملنا چاہیئے۔ پھر آپ ایک کام کریں کہ جتنے بھی Newly Ministers ہیں ان کو ان کے کوئسچنز ایک مہینے کے بعد کر دیں تاکہ وہ Fully طور پر تیار ہوں، یہ ہم اپنی طرف سے آپ کو ایک

Suggestion دے رہے ہیں تاکہ وہ پوری طرح بریفنگ لے لیں اور پھر اس کے بعد ہمارے کوئسچن لے لیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، بابک صاحب!

(مداخلت)

جناب سپیکر: آپ کو بھی بابک صاحب کے بعد موقع دیتا ہوں۔

جناب سردار حسین: شکریہ۔ جناب سپیکر صاحب! میں سب سے پہلے تو نوجوان منسٹر صاحب کو اسمبلی آمد پہ اور نیا Portfolio لینے پہ مبارکباد دیتا ہوں اور میں بھی آپ سے یہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ ہمیں Encourage کرنا چاہیئے، ان کو تو میرے خیال میں دو تین دن ہو گئے ہیں کہ انہوں نے چارج لیا ہے، تو رعایت بھی دینی چاہیئے اور میرے خیال میں وہ نوجوان ہے، وہ Commitment بھی کریں گے تو ان کا پہلا دن ہے تو میں تو یہی ریکویسٹ کرتا ہوں کہ ان کو موقع دینا چاہیئے جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ جی ملک صاحبہ، شگفتہ ملک صاحبہ۔

محترمہ شگفتہ ملک: تھینک یو۔ سپیکر صاحب! سب سے پہلے تو جس طرح نگہت بی بی نے اور بابک صاحب نے بات کی، میرے خیال میں یقیناً ہمارے ایک نوجوان جو منسٹر ہیں، جو سپیشل اسسٹنٹ ہیں ان کو ہم مبارکباد بھی پیش کرتے ہیں اور ہم ان سے یہ امید بھی رکھتے ہیں ماشاء اللہ کہ آئندہ جتنی بھی کوتاہیاں ہیں، جتنی بھی خامیاں ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے ہیں وہ ان شاء اللہ سامنے نہیں آئیں گی، چونکہ آج منسٹر صاحب بالکل ان کا پہلا دن ہے، کوئسچن کی کوئی بات نہیں ہے لیکن میں آپ کی بات کروں گی کہ یہ ڈیپارٹمنٹ کی جو بات ہے، منسٹرز یا جو ہمارے ایڈوائزرز صاحبان ہیں وہ تو چلیں نئے ہیں مگر ہمارے یہ کوئسچنز تو بہت پرانے ہیں، یہ تو ڈیپارٹمنٹ نے ان کا جواب دینا ہے، یہ تو ہمیں نہ کامران بنگش نے جواب دینا ہے، نہ لاء منسٹر صاحب نے، آپ نے رولنگ دی تھی، اس دن جو اخباروں میں آیا ہے کہ جس ڈیپارٹمنٹ کے کوئسچنز کے جوابات نہیں آئیں گے، میرے پاس یہ ریکارڈ ہے کہ آپ کی رولنگ ہے کہ وہ سیکرٹری معطل کیا جائے گا۔ سر! آپ کی رولنگ ہم سب پہ لازم ہے کہ ہم اس کی پاسداری کریں۔ میں آپ سے ریکویسٹ کرتی ہوں کہ آپ سیکرٹری بلدیات کو معطل کریں گے کیونکہ آپ نے رولنگ دی ہے باقی Overall جو

کو ئسچنز ہیں وہ ہمارے ہاؤس کی پراپرٹی ہے اس پہ ہمیں اعتراض نہیں لیکن آپ کی رولنگ پہ آپ نے سیکرٹری بلدیات کو معطل کرنا ہے۔

جناب سپیکر: میں نے معطلی کی رولنگ نہیں دی تھی ریکارڈ چیک کر لیں، میں نے یہ کہا تھا کہ ہم اس سیکرٹری کو ہاؤس میں طلب کریں گے، میں نے یہ کہا تھا کہ ہم اس سیکرٹری کو ہاؤس میں طلب کریں گے اور جو میں نے کامران صاحب کو ابھی ڈائریکشن دی ہے وہ یہی ہے کہ وہ اس کو Inquire کریں، Inquire کر کے ہمارے سامنے اس سارے کیس کو لائیں گے تاکہ باقی سب کے لئے یہ ایک مثال بن سکے، So اسی کیس کو ہم Example بنائیں گے۔ جی کامران بنگش صاحب۔

جناب کامران خان بنگش (معاون خصوصی برائے بلدیات انتخابات ودیہی ترقی): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ تھینک یو مسٹر سپیکر۔ جن جن آنریبل ممبرز کے کوئسچنز تھے میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے Encouraging comments دیئے، بابک صاحب نے بھی، آج اس فلور پہ جیسے آپ کے Directives ہیں ان کے اوپر تو Hundred percent compliance ہوں گی۔ میں یہاں پر یہ بھی ایشورنس دیتا ہوں کہ Next session میں آج کے Answers بھی آپ کو ملیں گے یا اس سے پہلے ہم آپ کو، بائی ڈاک آپ کو Answers بھی آجائیں گے اور میں یہاں سے ڈیپارٹمنٹ کو بھی یہ Strict instructions دے رہا ہوں کہ آئندہ کے لئے اگر اس طرح کی Situation بنتی ہے کہ جس کی وجہ سے مجھے Embarrassment ہوتی ہے تو میں ہرگز یہ برداشت نہیں کروں گا اور میری Embarrassment کی وجہ اگر وہ لوگ بن رہے ہیں تو ان کے خلاف زبردست ایکشن لیا جائے گا۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ ہماری جو Next sitting ہو گی ہمیں آپ کی طرف سے جو ایکشن ہو گا، ہمیں ایکشن چاہیئے کہ آپ نے کیا ایکشن لیا ان لوگوں کے خلاف جو ایک سال سے بھی جواب نہیں دے پا رہے۔ تھینک یو، آرڈر آف دی ڈے کو پورا کرنے دیں۔

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: کوئسچن نمبر 4880، اچھا اب اس میں میرے پاس اکبر ایوب صاحب کی چٹ آئی ہوئی ہے کہ وہ سی ایم صاحب کے ساتھ میٹنگ میں ہیں، But this House is more important

Referred to the ،ان کے جتنے کوئسچنز ہیں میں پڑھتا ہوں، than any meeting Standing Committee. Question No. 4880, Mr. Sirajuddin. Question No. 4350, Mr. Inayatullah Khan. Question No. 4527, Mr. Ahamd Kundi Sahib. Question No. 4713, Ms: Humaira Khatoon. Is it the desire of the House that all these Questions be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. All Questions are referred to the concerned Standing Committee.

(سوال نمبر 4350، 4527، 4713 اور 4880 ضمیمہ پر ملاحظہ ہوں)

جناب سپیکر: کوئسچن نمبر 4295، جناب ظفر اعظم صاحب، اریگیشن کے منسٹر صاحب ہیں؟ Not present، منسٹر صاحب کی جگہ پہ کوئی Answer کرے گا؟ لاء منسٹر صاحب! ایک چیز ذرا ہمیں آپ کلیئر کریں، اکبر ایوب صاحب تو اب مواصلات و تعمیرات کے منسٹر نہیں ہیں تو یہ کوئسچنز اگر یہاں پہ موجود ہیں تو آپ پھر ان کو Answer کریں، چونکہ یہ ڈیپارٹمنٹ اب چیف منسٹر صاحب کے ساتھ ہے اور ان کے پاس ابھی ایجوکیشن ہے۔

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون): سر! اگر میں عرض کرلوں، سر! ایک گزارش کرلوں؟

جناب سپیکر: جی۔

وزیر قانون: سر! میں ایک عرض کرتا ہوں کہ چونکہ آپ اس ہاؤس کے کسٹوڈین ہیں اور آپ کی چیئر جو ہے وہ سارے ہاؤس کے لئے ہے، اپوزیشن کے لئے بھی ہے اور ٹریژری ممبرز کے لئے بھی ہے بلکہ Traditionally تو جتنے بھی سپیکرز آتے ہیں تو وہ آپ اگر British Parliament کو دیکھ لیں تو ادھر تو وہ پارٹی سے پھر استعفیٰ دے دیتے ہیں، تو سپیکر کی کرسی Obviously بڑی قابل احترام ہے لیکن سر! میں ایک ریکویسٹ ضرور کرنا چاہوں گا، چونکہ اس ہاؤس کو یا اس ایوان کو ہم نے قانون کے مطابق یا رولز کے مطابق یا جو بھی Parliamentary traditions ہیں، ان کے مطابق ہم سب نے کوشش کرنی ہے، یہ صرف آپ کی ذمہ داری ہی نہیں ہے ہم سب کی ذمہ داری ہے، تو سر! چونکہ اچھی بات ہے کہ جس ڈیپارٹمنٹ سے جس منسٹر کا تعلق ہو اس کو ضرور یہاں پر آنا چاہیئے، اس کے بغیر میرے خیال میں ہاؤس میں سنجیدگی کے ساتھ جوابات نہیں آتے ہیں لیکن میری ریکویسٹ یہ ہے کہ اگر کوئی منسٹر موجود بھی

نہ ہو، چونکہ Sir we respect this chair، تو جب آپ رولنگ دیتے ہیں تو میں تو Obviously خاموشی کے ساتھ، Sir we accept your ruling۔ سر! سپیکر کی رولنگ پھر وہ فائنل بھی ہوتی ہے لیکن میں صرف ایک دفعہ، کیونکہ ریکارڈ پہ آنا چاہیئے، یہاں پر بار بار کہا جارہا ہے کہ اس ڈیپارٹمنٹ کا منسٹر نہیں ہے، اس ڈیپارٹمنٹ کا منسٹر نہیں ہے، اس ڈیپارٹمنٹ کا منسٹر نیا آیا ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب! بات یہ نہیں ہے، بات یہ ہے کہ میں نے یہ کہا ہے کہ میرے پاس اکبر ایوب صاحب کی وہ آئی ہوئی ہے اور نیچے لکھا ہوا ہے کہ سی اینڈ ڈبلیو، سی اینڈ ڈبلیو بھی لکھا ہوا تھا، تو میں نے تب کہا کہ چونکہ انہوں نے شاید جوابات دینے ہیں اور جب وہ نہیں ہیں یہاں پر اور کسی اور منسٹر کی ڈیوٹی بھی نہیں لگی تو That's why I referred these questions to the Standing Committee، اور اگر If you are، آپ کے پاس اگر جواب ہے، آپ دے سکتے ہیں سپلیمنٹری کے یا سارے تو We don't mind۔

وزیر قانون: سر! میرا جہاں تک تعلق ہے تو آپ کو پتہ ہے، تقریباً ڈیڑھ سال میں نے جو جوابات دیئے ہیں تو میرے خیال میں اپوزیشن والوں کا ان سے دل بھر گیا ہے، میں نے اتنے جوابات دیئے ہیں ڈیڑھ سال کے اندر کہ ابھی جب میں اٹھتا ہوں تو اپوزیشن والے، ان کے باقی جوابات برداشت نہیں کر رہے ہیں، وہ کہہ رہے ہیں کہ بس آپ نے اور جوابات نہیں دینے ہیں ورنہ سر! میں ریکارڈ پر ایک بات ضرور کرنا چاہوں گا۔

جناب سپیکر: لیکن ساتھ ہی ریکارڈ پر یہ بھی لائیں کہ چیف منسٹر صاحب کے ڈیپارٹمنٹس کے جوابات جو ہیں وہ لاء منسٹر ہی دیتے ہیں۔

وزیر قانون: سر، بلکہ میں اس سے ایک قدم آگے جانا چاہتا ہوں، جو Article ہمارے Constitution کا Article 130 ہے ہمارے آئین کا، پاکستان کے آئین کا جو Article 130 ہے، جو Supreme law ہے اس میں جو (6) Sub-article سر! وہ کہتا ہے کہ: "The Cabinet shall be collectively responsible to the Provincial Assembly and the total strength"، وہ تو آگے پھر دوسری بات ہے۔ سر، یہاں پر میری گزارش یہ ہے کہ میں نے اس پر، اگر آپ ریکارڈ اٹھا کر دیکھ لیں، اسی ہاؤس کے اندر مثلاً میں عنایت اللہ صاحب کی بات کر لوں گا، دو Conflicting statements ان کے میں نے یہاں پر دیکھیں ہیں، ایک دفعہ مجھے یاد ہے جب ملاکنڈ

ڈویژن کو تقسیم کرنے اور علیحدہ ڈویژن بنانے کی بات چل رہی تھی تو عنایت اللہ صاحب نے ہمیں سپورٹ کیا، گورنمنٹ کو کہ یہ Collective responsibility ہوتی ہے اور لاء منسٹر بتادیں، لیکن کئی ایسے مواقع پر یہی آنریبل ممبر جو ہیں، ہمارے بڑے ہیں، میں Lighter note پر کہ ان کو پھر Suit نہیں کرتا پھر وہ اٹھتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ نہیں اسی منسٹر کو جواب دینا چاہیئے۔ تو سر! ہم نے بہر حال آئین اور قانون کے تحت چلنا ہے۔ یہاں پر ہم روزانہ تیار ہو کر آتے ہیں، چونکہ آپ کی رولنگ ہوتی ہے تو ہم پھر یہاں پر آرام سے بیٹھ جاتے ہیں، اپوزیشن والے گلہ کرتے ہیں کہ ڈیڑھ سال سے لاء منسٹر سارے جوابات دے رہا ہے تو اس لئے خاموش رہ جاتے ہیں ورنہ سر! ہم روزانہ کیبنٹ منسٹرز تیار ہوتے ہیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: یہ تو ہم آپ کو Appreciate کرتے ہیں کہ آپ ماشاء اللہ ہمیشہ تیاری سے آئے ہیں۔

<u>وزیر قانون</u>: سر! ہم سارے کوئسچنز کے جوابات دینے کے لئے تیار ہیں، یہ ایسی کوئی بات نہیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: اب آپ مجھے بتائیں کہ ان کوئسچنز کے جوابات کون دے گا آبنوشی کے، آپ دیں گے؟ ایریگیشن منسٹر آ گئے ہیں، Very good۔ چلیں جی کوئسچنز نمبر 4295، جناب ظفر اعظم صاحب، نہیں ہیں جی، Lapsed۔ کوئسچن نمبر 4293 یہ بھی ظفر اعظم صاحب کا ہے، Lapsed۔ کوئسچن نمبر 4896، سراج الدین صاحب، ایریگیشن ڈیپارٹمنٹ۔

* 4896 _ <u>جناب سراج الدین</u>: کیا وزیر آبنوشی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ آبنوشی کی سکیموں کو شمسی توانائی پر منتقل کرنے کا سلسلہ شروع کر دیا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو اس مقصد کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی ہے، اب تک ضلع وار کتنے ٹیوب ویلز اور آبنوشی کے دیگر منصوبے شمسی توانائی پر منتقل کئے جا چکے ہیں، ان کی ضلع وائز تفصیل فراہم کی جائے۔ نیز محکمہ آبنوشی کے منصوبوں کو شمسی توانائی پر منتقل کرنے کے لئے حکومت نے کیا طریقہ کار اپنایا ہے، اس کی بھی تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب ریاض خان (معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے پبلک ہیلتھ انجینئرنگ)</u>: (الف) جی ہاں۔

(ب) موجودہ حکومت نے صوبہ میں عوام کو بروقت صاف پینے کا پانی مہیا کرنے کے لئے شمسی توانائی کی سکیمیں شروع کی ہیں جس کے لئے اب تک 3227.2466 ملین روپے خرچ کئے گئے ہیں جس کی

تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔ اس سلسلہ میں شمسی توانائی پر 849 سکیمیں منتقل کی جا چکی ہیں جس کی ضلع وائز تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔ شمسی توانائی پر سکیم منتقل کرنے کے لئے محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئر نگ ان سکیموں کو منتخب کرتا ہے جن کی تکمیل محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئر نگ نے کی ہو۔ علاوہ ازیں ان سکیموں کا پہلے سروے کیا جاتا ہے اور منتخب شدہ سکیموں پر پورا دن سورج کی روشنی ہونی چاہیئے اور ان کے ساتھ کم از کم 15 تا 25 مرلہ اضافی زمین شمسی پلانٹ کی تنصیب کے لئے درکار ہو گی۔ اس کے علاوہ منتخب شدہ سکیم پر کم از کم 30 واٹر کنکشنز ہونے چاہئیں۔

<u>جناب سراج الدین</u>: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ سر! میں نے صوبے بھر میں آبنوشی سکیموں کو شمسی توانائی پر منتقل کرنے سے متعلق سوال کیا ہے جس کے جواب میں معزز ایوان کو بتایا گیا ہے کہ صوبے بھر میں 849 منصوبے شمسی توانائی پر منتقل کئے گئے ہیں جس کی تفصیل بھی فراہم کی گئی ہے، اس کے مطابق ضلع ایبٹ آباد اور ضلع ہری پور میں آبنوشی کی ایک ایک سکیم اور تقریباً اس کے لئے ساڑھے پانچ ملین روپے مختص کئے گئے ہیں جبکہ ضلع شانگلہ میں ایک سکیم کے لئے 90 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: یہ پبلک ہیلتھ کے کوسچنز ہیں ایریگیشن کے نہیں ہیں، پبلک ہیلتھ کے ہیں۔

<u>جناب سراج الدین</u>: سر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ان منصوبوں کے لئے مختص فنڈ میں اتنا فرق کیوں ہے، اس کی وضاحت کی جائے؟

<u>Mr. Speaker</u>: Honourable Minister for Public Health, Riaz Khan! Respond please.

<u>جناب ریاض خان (معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے پبلک ہیلتھ انجینئر نگ)</u>: شکریہ۔ جناب سپیکر! یہ جو کوسچن آیا ہے معزز سراج الدین صاحب کا، اس حوالے سے اس سوال کے دو حصے ہیں، پہلا یہ ہے کہ سکیموں کو شمسی توانائی پر منتقلی کا انہوں نے پوچھا ہے تو ہاں، یہ صوبائی حکومت کا ایک منصوبہ ہے کہ پبلک ہیلتھ کی سکیمیں جو ہیں ان کو شمسی توانائی پر منتقل کرنے کی ایک سکیم ہے۔ اس سوال کا جو دوسرا حصہ ہے اس کی رقم کے سلسلے میں اور اب تک ضلعوں کی جتنی سکیمیں اس پر ہوئی ہیں، تو اس طرح ہے کہ یہ صوبائی حکومت کے 3227.2466 ملین روپے اس پر اب تک خرچ کئے جا چکے ہیں اور اس کی تفصیل بھی اس کے ساتھ Attach ہے۔ دوسرا یہ ہے کہ اب تک اس پر 849 پبلک ہیلتھ کی سکیمیں جو ہیں وہ منتقل ہو چکی ہیں، اس کی بھی تفصیل لگی ہوئی ہے، شمسی توانائی پر جو سکیم منتقل کی جاتی ہے اس کے لئے یہ ہے کہ اس

سکیم کی پبلک ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے زیر نگرانی تکمیل ہوئی ہو اور وہ اس کے Under ہو۔ دوسرا یہ ہے کہ پبلک ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ ان سکیموں کا انتخاب کرتا ہے کہ جس پر صبح سے لے کر شام تک پورا دن اس پر سورج کی روشنی لگے اور وہ پانی کی بلا تعطل فراہمی ہو سکے اور ساتھ ہی ساتھ اس کے لئے یہ بھی ہے کہ ان سکیموں کا انتخاب کیا جاتا ہے کہ اس کے ساتھ پندرہ مرلے سے لے کر پچیس مرلے تک کی زمین بھی چاہیئے ہوتی ہے کہ اس پر جو شمسی پلانٹ ہے اس کی تنصیب ہو سکے۔ اب تک اس کی جتنی سکیمیں ہو چکی ہیں، اس کی پوری تفصیل ضلع وائز لگی ہوئی ہے جواب کے ساتھ اور دوسرا یہ ہے کہ اس سکیم کے ساتھ کم سے کم تیس واٹر سپلائی کے کنکشنز ہوں تو یہ اس کا Criteria ہے۔

جناب سپیکر: میاں نثار گل صاحب! سپلیمنٹری پلیز۔

میاں نثار گل: تھینک یو۔ جناب سپیکر۔ جس طرح منسٹر صاحب نے فرمایا ہے کہ شمسی توانائی کی 849 سکیمیں اس صوبے میں Convert ہو گئی ہیں، اس سے بجلی کی بھی بچت ہوتی ہے اور ساتھ ہی ساتھ لوگوں کو پانی بھی ملتا ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جتنی بھی سکیمیں آج تک شمسی توانائی پر منتقل ہوئی ہیں حکومت کی پالیسی ہے کہ اس کے لئے ایکسٹرا ایک پوسٹ دی جاتی ہے، میرے خیال میں میری اطلاع کے مطابق بہت ساری ایسی سکیمیں ہیں جو بغیر پوسٹوں کے ہیں اور اس سے سامان چوری ہو رہا ہے بلکہ چوری ہو گیا ہے اور ابھی تک پبلک ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ نے اس کے لئے چوکیدار یا جو بھی وہ تھے، وہ ان ساری 849 سکیموں کو نہیں دیئے بلکہ ہمارے علاقے میں تو میرے خیال میں جتنی بھی ہوئی ہیں ان پر آدھی پلیٹس لگی ہوئی ہیں اور آدھی چوری ہو گئی ہیں اور وہ سٹاف کی کمی کی وجہ سے، اس پر منسٹر صاحب اگر جواب دے دیں، ان کو مبارکباد بھی ہم دیتے ہیں کہ پبلک ہیلتھ کے منسٹر بنے ہیں، اللہ کرے کہ آپ لوگوں کو پانی صحیح دیں اور اللہ آپ کو اور بھی ترقی دے۔

جناب محمود احمد خان: تھینک یو۔ سپیکر صاحب! آنریبل منسٹر صاحب کو مبارکباد بھی دیتے ہیں، ہمارے بھائی ہیں، سر! خالی ریکویسٹ یہ ہے کہ آپ کو بھی پتہ ہے کہ ٹانک میں پانی کا بہت مسئلہ ہے اور ہمارے اکثر ٹیوب ویلز، بجلی تو ادھر ہوتی نہیں اور چوبیس گھنٹوں میں سے بائیس گھنٹے لوڈ شیڈنگ ہوتی ہے اور جو ٹیوب ویلز انہوں نے Convert کئے ہیں، یہ ریکویسٹ کرتے ہیں کہ کم از کم اس کو First priority پر

لیں تا کہ وہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس فنڈ کا مسئلہ ہے، ہم منسٹر صاحب کو یہ ریکویسٹ کرتے ہیں کہ جو ہمارے ٹانک میں سولرائزیشن کے لئے فنڈ کا پرابلم ہے اس کو بھی ساتھ ساتھ Solve کریں۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ جی منسٹر صاحب۔

معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: جناب سپیکر صاحب! اس طرح ہے کہ ابھی ہمارے معزز ممبران اسمبلی کی طرف سے جو ضمنی کوئسچنز آئے ہوئے ہیں، اس میں میں یہ یہاں فلور آف دی ہاؤس آپ سب کو یہ بات Clearly بتاتا ہوں کہ جس جس جگہ پر، کسی بھی جگہ پر کچھ اس طرح کے واقعات ہوئے ہوں جہاں پر ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے اس میں اگر کچھ کوتاہیاں ہوئی ہوں تو یہ میرا، پہلے دن بھی میں نے یہاں پر کہا تھا کہ آپ کا میرے اوپر یہ احسان ہوگا کہ آپ ٹائم نکال کر میرے آفس آجائیں اور مجھے اس کی نشاندہی کریں، ان شاء اللہ میں آپ کو دکھا کر یہ کروں گا کہ جو جو بھی اس میں ملوث ہیں ان شاء اللہ ان کو قرار واقعی سزا دیں گے ان شاء اللہ۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: جی، ظفر اعظم صاحب! ظفر اعظم صاحب۔

جناب ظفر اعظم: جناب سپیکر صاحب، بڑی مہربانی۔ میں منسٹر صاحب کو مبارکباد بھی پیش کرتا ہوں اور ان کے دلیرانہ جوابات سے بہت متاثر ہوا ہوں لیکن میں اس میں کچھ Addition کرنا چاہتا ہوں کہ وہ بھی مجھے، میں یہ ضمنی کوئسچن کرتا ہوں کہ ہمارے ضلع کرک میں دو میجر میگا پراجیکٹس تھے، چنغوس اور لواغر، وہاں پر اپوائنٹمنٹس ہوئی تھیں، انہوں نے تو مجھے نام دیئے ہیں، نام تو بالکل ٹھیک ہیں، میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں اور منسٹر صاحب سے یہ ریکویسٹ کرنا چاہتا ہوں کہ-----

جناب سپیکر: ظفر صاحب! آپ کا تو ابھی نمبر نہیں آیا، میں تو سپلیمنٹری، اس کے پہلے بھی تو سراج الدین صاحب کا چل رہا ہے، آپ کا تو اپنا اس کے اوپر کوئسچن ہے۔

جناب ظفر اعظم: میں سپلیمنٹری اسی میں، سپلیمنٹری میں یہی کوئسچن کرنا چاہتا ہوں، مجھے اجازت دے دیں، بڑی مدت کے بعد یہ کوئسچن آیا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: اچھا چلیں، نہیں پھر آپ بس ادھر ہی اس کو برابر کر رہے ہیں۔

جناب ظفر اعظم: جی؟

جناب سپیکر: آپ کا اپنا جو کوئسچن ہے، آپ کا 4293، آپ کا الگ کوئسچن ہے نا؟

جناب ظفر اعظم: اپنا کو ئسچن دے رہا ہوں جناب، اپنا کو ئسچن دے رہا ہوں۔

جناب سپیکر: تو ابھی آپ تشریف رکھیں، اس کے بعد آپ کا کو ئسچن لاتے ہیں، ابھی سراج الدین صاحب کا چل رہا ہے، میں نے تو آپ کو سپلیمنٹری دی ہے۔ جی، سراج الدین صاحب! جو منسٹر صاحب نے جواب دیا ہے، Are you satisfied؟

جناب سراج الدین: سر! میرا سوال تو یہ ہے کہ ایک سکیم کے لئے پانچ ملین اور دوسری سکیم کے لئے نو ملین، ایک سکیم کے لئے پانچ ملین، میں تو اس کے لئے وضاحت کہ یہ فرق کیوں ہے؟

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: جناب سپیکر! اس طرح ہے کہ میں تو ابھی ایک ہفتہ ہی ہوا ہے کہ اس کا چارج لئے ہوئے تو سراج الدین صاحب کے اس حوالے سے جو بھی ایشوز ہیں تو یہ میرے دفتر میں آکر، بیٹھ کر ان شاء اللہ اس پر ان کو پوری تسلی سے ان کو مطمئن کریں گے، اگر باقی کچھ اس طرح کے اس کے اوپر ضمنی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، سراج الدین صاحب! آپ ان سے مل لیں، آپ کو منسٹر صاحب ایشورنس دے رہے ہیں، آپ کا Issue resolve کر دیں گے، آپ ان سے مل لیں۔

معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: باقی اگر ان کے اس طرح کے کچھ ضمنی ہیں یا جو بھی ہیں تو وہ بالکل ایجنڈے پر لے کر آئیں، ان شاء اللہ اس کو کرتے رہیں گے۔

جناب سراج الدین: جی، ٹھیک ہے۔

Mr. Speaker: Thank you, thank you Mr. Sirajuddin. Next Question No. 4293, Mr. Zafar Azam.

* 4293 _ جناب ظفر اعظم: کیا وزیر آبنوشی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ 2012-13 میں ضلع کرک میں 'ڈیرہ ٹو پروگرام' کے تحت پریشر پمپس کا قیام عمل میں لایا گیا تھا؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ پروگرام کے تحت بنائے گئے پریشر پمپس موضع لغڑی بانڈہ، موسیٰ خان کورونہ میں کھدائی، کیسنگ کی گئی جو ابھی تک نامکمل ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو ضلع کرک میں مذکورہ پروگرام کے تحت بنائے گئے تمام پریشر پمپس کی تفصیل فراہم کی جائے۔ آیا محکمہ موسیٰ خان کورونہ لغری بانڈہ کے پریشر پمپ کو مکمل کرنے کا ارادہ رکھتا ہے، اگر نہیں تو وجوہات بتائی جائیں؟

<u>جناب ریاض خان (معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے پبلک ہیلتھ انجینئرنگ)</u>: (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) جی نہیں، مذکورہ پریشر پمپس کے لئے پروگرام کے تحت دس لاکھ روپے کی منظوری دی گئی تھی اور باقاعدہ ٹینڈر کے بعد مذکورہ پریشر پمپ مبلغ 890,000 روپوں کی لاگت سے مکمل ہوا ہے اور اب چالو حالت میں ہے۔

(ج) مذکورہ پریشر پمپ لغری بانڈہ موسیٰ خان کورونہ، پی سی ون کے مطابق مکمل کیا گیا ہے جو کہ چالو حالت میں ہے۔ علاوہ ازیں اس پروگرام کے تحت مزید کوئی پریشر پمپ منظور نہیں ہوا ہے۔

<u>جناب ظفر اعظم</u>: جناب سپیکر صاحب، بڑی مہربانی۔ میں نے ان سے کہا کہ لواغر ڈیم اور چنغوس ڈیم پر جو بھرتیاں ہوئی ہیں آیا وہ According to-----

<u>جناب سپیکر</u>: کوسچن نمبر 4293۔

<u>جناب ظفر اعظم</u>: کیوں نہ آج، یہ 2014 میں ایک-----

<u>جناب سپیکر</u>: لگتا ہے کہ بڑھاپا طاری ہو گیا ہے آپ پہ، یہ 4293 ہے۔

<u>جناب ظفر اعظم</u>: (قہقہہ) جی ہاں، میں نے پوچھا کہ یہاں پر ایک پریشر پمپ بنا ہوا تھا جی، کیا حال ہے اس کا؟

<u>جناب سپیکر</u>: مائیک کے نزدیک ہو جائیں، مائیک کے پاس ہو جائیں کیونکہ منسٹر صاحب کافی دور بیٹھے ہوئے ہیں آپ سے، تو ذرا آواز ان تک پہنچ سکے۔

<u>جناب ظفر اعظم</u>: سر! انہوں نے جو جواب دیا ہوا ہے کہ وہ چالو حالت میں ہے اور بالکل ٹھیک ٹھاک چل رہا ہے حالانکہ وہ میرے گاؤں سے تقریباً آدھ میل کے فاصلے پر پڑا ہوا ہے، وہاں صرف Casing pipe آئے ہوئے ہیں اور پریشر پمپ جو ہے وہ اسی طرح خراب 2014 سے پڑا ہوا ہے، تو یہ جواب بالکل انہوں

نے غلط دیا ہوا ہے جی اور یہ میرا پریویلیج بھی بنتا ہے اگر آپ اجازت دے دیں، اگر آپ اس کو کمیٹی کے حوالے کرتے ہیں تو بھی ٹھیک ہے، یہ سارا بالکل غلط جواب دیا ہوا ہے۔

Mr. Speaker: Minister concerned, Riaz Khan, respond please.

معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: جناب سپیکر، یہ جو سوال آیا ہے تو یہ تو 2012-13 اس وقت کا ہے، تو ابھی اس میں اس طرح ہے کہ اس سوال کے جواب میں یہی ہے کہ جو دس لاکھ روپے اس وقت منظور کئے گئے تھے پریشر پمپس کے لئے تو اس میں سے آٹھ لاکھ نوے ہزار میں جو سکیمیں ہیں تو وہ کمپلیٹ ہو چکی ہیں اور اب وہ فنکشنل ہیں، سٹارٹ ہیں، باقی اگر اس سوال کا جو دوسرا حصہ ہے، لغزی بانڈہ اور دوسرا جو ہے، یہ پی سی ون کے مطابق یہ والی سکیم بھی جو ہے یہ بھی کمپلیٹ ہو چکی ہے اور اس وقت یہ چالو ہے، اس پروگرام کے تحت اور کوئی دوسری سکیم نہیں ہے کہ اس کو جو ہے ہم وہ کر دیں۔

جناب سپیکر: جی ظفر اعظم صاحب۔

جناب ظفر اعظم: میری استدعا یہی ہے کہ یہ نہ چالو ہوئی ہے اور نہ ہی کمپلیٹ ہے۔ لہذا میں منسٹر صاحب سے اور آپ سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ یا تو اس کو کمیٹی کے حوالے کر دیں، کیونکہ ہاؤس میں اس طرح غلط جواب دینا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ریاض صاحب! ظفر اعظم صاحب کہہ رہے ہیں کہ یہ کمپلیٹ بھی نہیں ہوئی اور سٹارٹ بھی نہیں ہوئی، یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ سٹارٹ ہی نہیں ہے۔

جناب ظفر اعظم: نہ سٹارٹ، نہ چالو ہے اور نہ ہی کمپلیٹ ہے۔

معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: جناب سپیکر صاحب، جس طرح میں نے ابھی کہا ہے کہ ان کا جو پوائنٹ ہے معزز ہمارے ملک ظفر اعظم صاحب کا، یہ میرے دفتر آ جائیں، میں خود وہاں پر ان کے سامنے جو ہے یہ چیک کروں گا، اگر مجھے ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے غلط انفارمیشن آتی ہے تو یہ میں نے ابھی کہا ہے فلور آف دی ہاؤس کہ ان شاء اللہ اس پر میں آپ کو یہاں پر دکھاؤں گا کہ جو بندہ غلط انفارمیشن دے، کیونکہ یہ ایک معزز ایوان ہے، یہاں پر معزز ہمارے ممبران اسمبلی ہیں، تو ان کو ان شاء اللہ ہم ٹھیک انفارمیشن دیں گے، اگر کسی بھی جگہ پر اس طرح کی کوتاہی ہوئی ہو تو میں ذمہ داری لیتا ہوں، آپ بے شک دفتر آ جائیں اور میں آپ کا ان شاء اللہ و تعالیٰ مسئلہ حل کر دوں گا۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے ظفر اعظم صاحب! جیسے وہ Offer کر رہے ہیں کہ-----

جناب ظفر اعظم: میں ان کو Appreciate کرتا ہوں، یا ان کا کوئی Nominee میرے ساتھ جائے، میں اس کو اسی جگہ پر لے جاؤں گا اور اس کو بتاؤں گا۔ تھینک یو ویری مچ۔

جناب سپیکر: بس آپ ان کے ساتھ ایک میٹنگ کر لیں، پھر منسٹر صاحب اس مسئلے کا حل نکال لیں گے۔ نلوٹھا صاحب! سپلیمنٹری؟ یہ کوسچن تو اب گیا، سپلیمنٹری تو اب نہیں رہی، جواب ہو گیا، آگے کسی وقت ٹائم لے لیں۔ Next Question No. 4295, Mr. Zafar Azam, answer be taken as read, supplementary please.

* 4295 _ جناب ظفر اعظم: کیا وزیر آبنوشی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ زیبی ڈیم، لواغر ڈیم اور چنغوس ڈیم پر لیبر کی بھرتی کی گئی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو کیا مذکورہ بالا لیبرز ڈیوٹی سرانجام دیتے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے۔ نیز میرے حلقے کے دونوں ڈیمز پر واٹر سپلائی سکیم مکمل ہو جانے کے باوجود ابھی تک کیوں بے کار پڑی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب ریاض خان (معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے پبلک ہیلتھ انجینئرنگ): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ زیبی ڈیم، لواغر ڈیم اور چنغوس ڈیم سے جو پینے کے پانی کی سکیمیں مکمل ہو چکی ہیں، ان پر آپریشل سٹاف بھرتی کیا گیا ہے۔

(ب) جو سٹاف بھرتی کیا گیا ہے وہ اپنی ڈیوٹی بخوبی سرانجام دیتا ہے۔ نیز حلقہ PK-86 میں دونوں ڈیمز یعنی کہ لواغر ڈیم اور چنغوس ڈیم پر جو بھی پینے کے پانی کی جو سکیمیں بنائی گئی ہیں، وہ فعال ہیں البتہ کبھی کبھار مرمتی کام کے باعث بند ہو جاتی ہیں۔

جناب ظفر اعظم: جناب سپیکر! اس میں سپلیمنٹری یہی ہے کہ یہ جو لسٹ دی ہوئی ہے اس پر مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے، مجھے ان کی اپوائنٹمنٹس پر اعتراض ہے، انہوں نے جو آج اپوائنٹمنٹس کی ہے وہ بالکل نہ تو Rules regulation کو Follow کیا گیا ہے، مجھے ان سب پر اعتراض ہے جی۔ تو جس طریقے سے ان کو بھرتی کیا گیا ہیں وہ طریقہ بتایا جائے؟

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: جناب سپیکر! جس طرح ملک ظفر اعظم صاحب کا جو کوئسچن ہے یہ بھرتیوں کے حوالے سے جو انہوں نے کوئسچن کیا ہوا ہے کہ یہ اس کی تفصیل دے دیں تو ابھی اس جواب میں تو ان کو پوری اس کی جو تفصیل ہے وہ Attached ہے جواب کے ساتھ۔ دوسرا یہ ہے کہ ابھی طریقہ کار تو جو رولز وہاں پہ ہوتے ہیں اس کے تحت ہوئی ہوں گی، باقی اس کے حوالے سے اگر انہوں نے یہ پوچھنا ہے تو بے شک میں اس کی بھی ڈیٹیل لے لوں گا کہ اس کا طریقہ کار کیا ہے؟ ابھی مجھے اس کی، جو جو اس کی پوزیشنز ہیں کہ اس میں کون کلاس فور ہے، کیا اس میں کوئی آپریشنل سٹاف ہے یا کوئی اس میں دوسرے ہیں؟ تو ان کے لئے جو ڈپارٹمنٹ کے بھرتیوں کے اپنے رولز ہوتے ہیں اس کے تحت ابھی اگر اس پر اعتراض ہے تو یہ میں ان سے پھر لے کر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ظفر اعظم صاحب! آپ کا سپلیمنٹری یہ بنتا نہیں ہے کہ یہ سٹاف کیسے بھرتی ہوا، کیونکہ یہ کوئسچن میں ہے ہی نہیں، آپ کا اس کا حصہ ہی نہیں ہے۔ جی، میاں نثار گل صاحب۔

میاں نثار گل: شکریہ۔ جناب سپیکر! یہ منسٹر صاحب نے جس طرح یہ بات کی، ملک صاحب نے جس طرح بات کی، انہوں نے یہ پوچھا ہے کہ آیا لوگ کام کر رہے ہیں یا نہیں؟ یہ آپ دیکھ رہے ہیں اس میں لکھا ہوا ہے۔ اصل مسئلہ یہ ہوا ہے کہ ڈیمز جدھر بنے ہوئے ہیں تقریباً پندرہ بیس کلومیٹر دور کے لوگوں کو بھرتی کیا گیا ہیں، وہ ڈیموں پہ آتے نہیں ہیں، ڈیوٹی نہیں کرتے، تنخواہیں لیتے ہیں، آپ کو یاد ہوگا کہ میں نے اسی فلور پہ زیبی ڈیم کی بات کی تھی اور آپ کا شکریہ کہ وہ سٹینڈنگ کمیٹی میں چلا گیا تھا، ابھی وہاں موومنٹ شروع ہوگئی اور لوگوں نے کام بھی شروع کیا۔ منسٹر صاحب سے یہی ریکویسٹ ہے کہ پندرہ بیس کلومیٹر کونسی پالیسی آئی کہ لتمبر ڈیم کس جگہ بنا ہے، چنغوس ڈیم کس جگہ بنا ہے اور لوگ دوسرے علاقوں کے بھرتی ہوئے ہیں۔ جناب سپیکر! ادھر فلور پہ کہا جاتا ہے کہ کلاس فور کی بھرتی حلقہ کے ایم پی اے کی ہوگی لیکن جب آپریٹر بھرتی ہوتے ہیں تو پھر محکمہ اپنی مرضی سے کرتا ہے، اس کے پاس سکیمیں بند پڑی ہوتی ہیں، لوگ جھگڑے کرتے ہیں اور ساتھ ساتھ لوگوں کو پانی بھی نہیں مہیا کیا جاتا، کرک میں تو پانی کا بہت زیادہ مسئلہ ہے اگر منسٹر صاحب چاہیں اور ہمارے مسئلے حل کریں، بیٹھنا چاہیں تو ہم ان کے ساتھ بیٹھ جائیں گے، ان کو بتادیں گے کہ کتنے ٹیوب ویلز بند پڑے ہیں، جھگڑوں کی وجہ سے کتنے لوگ غلط اپوائنٹ ہوئے ہیں، جھگڑوں کی وجہ سے اور ابھی تک ان کو حل نہ کیا جاسکا۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب، ریاض خان صاحب۔

معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: جناب سپیکر! یہ تو میں نے ابھی یہاں پر کہا ہے کہ جس کسی کے بھی ایشوز ہیں تو وہ بے شک میرے دفتر آکر ڈسکس کریں، بیٹھیں، ان شاء اللہ جو ہمارے پاس وسائل ہیں ان کے اندر رہ کر ان شاء اللہ اس میں ان کے جو بھی مسئلے ہیں وہ حل کریں گے۔

جناب سپیکر: جی ظفر اعظم صاحب۔

جناب ظفر اعظم: میں نثار بھائی کی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے کہ یہ لوگ بالکل Illegal بھرتی ہوئے ہیں اور تقریباً اتنے دور سے بھرتی ہوئے ہیں کہ وہ آج تک۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ کب بھرتی ہوئے ہیں؟

جناب ظفر اعظم: یہ جی 14-2013 میں بھرتی ہوئے ہیں اور یہ ڈیم 06-2005 میں مکمل ہو چکا ہے اور اس سے جو لائنیں ہیں وہ بھی بے کار ہو چکی ہیں، تقریباً سارا علاقہ جو تقریباً پچاس ساٹھ ہزار آبادی ہے اس کو پانی اگر ایک بندے کے متعلق ایک بھی شہادت مل جائے، یہ نہیں ہے کہ ہم نے آج چیف انجینئر سے، ہم نے سیکرٹری کے سامنے، ہم نے ایکسین کے سامنے کہا کہ خدا کے لئے ان لوگوں کو بلاؤ کہ کام کریں لیکن ابھی تک انہوں نے اس پر کوئی ایکشن نہیں لیا، مجبوراً ہمیں اسمبلی میں آنا پڑا۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب نے آپ کو Offer دے دی ہے، وہ کہتے ہیں کہ میرے ساتھ بیٹھ جائیں، کہتے ہیں کہ جو بھی ایشوز ہیں تو At the spot میں حل کروں گا تو میرے خیال میں Big assurance ہے، بڑی ایشورنس ہے، یہ ٹھیک ہے؟

Mian Nisar Gul: Thank you.

Mr. Speaker: Ms: Humaira Khatoon, Question No. 4702.

* 4702 _ محترمہ حمیرا خاتون: کیا وزیر محکمہ ٹرانسپورٹ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ ٹرانسپورٹ اینڈ ماس ٹرانزٹ میں مروجہ قوانین کے تحت کلاس فور ملازمین کی بھرتیوں کے سلسلے میں معذوروں، اقلیتوں، خواتین اور ایمپلائیز سنز کا کوٹہ مقرر ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو گزشتہ ایک سال کے دوران محکمہ ٹرانسپورٹ اینڈ ماس ٹرانزٹ میں معذوروں، اقلیتوں، خواتین اور ایمپلائز سنز کوٹہ کے تحت بھرتی ہونے والے ملازمین کی

سکیل وائز، ضلع وائز تعداد کتنی ہے، نیز ان بھرتیوں سے متعلق اپنائے گئے طریقہ کار کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شاہ محمد خان (وزیر ٹرانسپورٹ اینڈ ماس ٹرانزٹ): (الف) جی ہاں، محکمہ ٹرانسپورٹ اینڈ ماس ٹرانزٹ میں مروجہ قوانین کے تحت کلاس فور ملازمین کی بھرتیوں کے سلسلے میں معذوروں، اقلیتوں، خواتین اور ایمپلائز سنز کا کوٹہ مقرر ہے۔

(ب) محکمہ ٹرانسپورٹ اینڈ ماس ٹرانزٹ گورنمنٹ آف خیبر پختونخوا نے دو فیصد معذوروں، تین فیصد اقلیتوں، دس فیصد خواتین اور پچیس فیصد ایمپلائیز سنز کے لئے کوٹہ مختص کیا ہے جن کو تمام ملازمین کی نسبت کے حساب سے پر کیا جاتا ہے۔

ڈائریکٹوریٹ آف ٹرانسپورٹ اینڈ ماس ٹرانزٹ، پی ٹی اے اور تمام سیکرٹری آر ٹی ایز میں گزشتہ ایک سال کے دوران صرف ایک چوکیدار ایمپلائز سنز کوٹہ کے تحت بھرتی ہوا ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	پوسٹ اور سکیل	اقلیت	معذور	خواتین	ایمپلائز سنز	ضلع	بھرتی کا طریقہ کار
1	چوکیدار(BS-03	---	---	---	1	پشاور	ڈیپارٹمنٹل سلیکشن کمیٹی نے بھرتی ابتدائی طریقہ کار سے کی ہے جس میں ایمپلائمنٹ ایکسچینج اور اشتہار درکار نہیں
2	نائب قاصد(-BS 03	---	---	---	---	---	---
3	سوپیر(BS 03)	---	---	---	---	---	---
4	ٹوٹل	---	---	---	1	---	---

محترمہ حمیرا خاتون: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، میں نے اس میں ان سے اس سوال کے اندر کوٹے کا پوچھا ہے لیکن انہوں نے کوٹے کو بھی بالکل ہی جو بتایا گیا ہے انہوں نے اپنا جو کوٹہ بتایا ہے، اس کو بھی نہیں Follow کیا، بھرتی ہونے والے ملازمین کی سکیل وائز تعداد مانگی ہے جو نہیں ملی اور جو حکومت ایک کروڑ نوکریوں کے وعدے کے بنیاد پر برسر اقتدار آئی تھی، اس کی کارکردگی کا یہ عالم ہے جناب سپیکر صاحب، کہ ڈیڑھ سال میں ٹرانزٹ سکیل میں، ٹرانزٹ سکیل تین کا صرف ایک چوکیدار بھرتی ہوا ہے اور جناب سپیکر، معذروں کا کوٹہ جو کہ اب چار فیصد ہو چکا ہے اور اس محکمے نے اس کے شروع

میں ہی اس کا کوٹہ جو ہے دو فیصد دکھایا گیا ہے تو میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ یہ تمام، یہ تو سارا سوال ہی بالکل غلط ہے۔

Mr. Speaker: Who will answer, who will respond? Is Kareem Khan here? Minister Transport, Shah Muhammad Wazir, respond please.

وزیر ٹرانسپورٹ اینڈ ماس ٹرانزٹ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ۔ جناب سپیکر صاحب! ہماری پارلیمنٹ کی معزز رکن نے ایک کوسچن پیش کیا ہے کہ ٹرانسپورٹ میں جو بھرتیاں ہوئی ہیں اور ایک سال میں کتنی بھرتیاں ہوئی ہیں اور کوٹہ کا سسٹم جو ہے اس کے بارے میں پوچھا ہے، ہمارے محکمے کی طرف سے جو جواب آیا ہے ان شاء اللہ وہ ہمارے علم کے مطابق ہے، اس میں ایک چوکیدار پشاور ڈسٹرکٹ میں بھرتی ہو چکا ہے اور وہ بھی ایمپلائیز سنز کوٹہ پہ، دو فیصد کوٹہ ہمارے معذوروں کے لئے ہے، تین فیصد کوٹہ ہماری اقلیت کے لئے ہے، دس فیصد کوٹہ خواتین کے لئے ہے اور پچیس فیصد کوٹہ ایمپلائیز سنز کے لئے ہے، اس پچیس فیصد کوٹہ پہ صرف ایک چوکیدار بھرتی ہو چکا ہے اور وہ ڈیپارٹمنٹل سلیکشن کمیٹی نے بھرتی کیا ہے جو قانون کے مطابق ہے۔

جناب سپیکر: اوکے۔ جی حمیرا خاتون صاحبہ۔

محترمہ حمیرا خاتون: جناب سپیکر صاحب، میں تو یہی کہہ رہی ہوں کہ انہوں نے جو کوٹہ رکھا ہے، معذوروں کے لئے جو کوٹہ ہے وہ اب بڑھ کے چار فیصد ہو چکا ہے جبکہ محکمے نے خود ہی اس کو شروع میں ہی Deny کیا ہے، انہوں نے دو فیصد کوٹہ بتایا ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ ڈیڑھ سال کے اندر جو کوٹہ انہوں نے مقرر کیا تھا اس کے مطابق بھرتیاں ہی نہیں ہوئیں، انہوں نے پورے ڈیڑھ سال میں صرف ایک چوکیدار کو بھرتی کیا ہے تو وہ کوٹہ جو مقرر کیا تھا اس کے ساتھ پھر کیا ہوا؟ اس پہ عملدرآمد کا جائزہ تو یہ محکمہ لے لے نا، محکمے کی یہ کیا بات ہے؟

جناب سپیکر: جی شاہ محمد وزیر صاحب۔

وزیر ٹرانسپورٹ اینڈ ماس ٹرانزٹ: جناب سپیکر، ہم نے صرف ایک بھرتی کی ہے کوٹہ کی، جو صوبائی پالیسی ہوگی وہ سارے صوبے کے لئے ہے، وہ ہم بھی Implement کریں گے، اس میں کوئی دوسری بات نہیں ہے لیکن ہم نے جو بھرتی کی ہے، صرف ایک چوکیدار کو بھرتی کیا ہے ایک سال میں، آئندہ جو

بھرتیاں آئیں گی تو صوبائی پالیسی کے مطابق وہ بھرتیاں ہوں گی، اگر صوبے نے بڑھا دیا تو ہم بھی بڑھا دیں گے، صوبے کی جو پالیسی ہے وہ ہم بھی Adopt کریں گے۔

جناب سپیکر: آپ مطمئن ہیں؟

محترمہ حمیرا خاتون: جناب سپیکر صاحب! میں تو یہی کہہ رہی ہوں۔

جناب سپیکر: مطمئن نہیں ہیں تو پھر اگلی بات کریں، انہوں نے تو جواب دے دیا نا، اب میں۔۔۔۔۔

محترمہ حمیرا خاتون: میں تو یہی کہہ رہی ہوں کہ انہوں نے کیوں نہیں کیا، عملدرآمد کیوں نہیں ہوا؟ میں تو اسی کا ان سے پوچھ رہی ہوں اور دوسرا یہ کہ میں ان کو بتانا چاہ رہی ہوں۔

جناب سپیکر: وہ کہتی ہیں جی کہ عملدرآمد کیوں نہیں ہوا، کوٹہ پالیسی کے اوپر عملدرآمد نہیں ہوا۔

محترمہ حمیرا خاتون: جی، کوٹے کے اوپر عملدرآمد نہیں ہوا، ایک چوکیدار بھرتی ہوا ہے پورے ڈیڑھ سال میں۔

جناب سپیکر: ایک چوکیدار، باقی سب پر کب عملدرآمد ہو جائے گا منسٹر صاحب؟

وزیر ٹرانسپورٹ اینڈ ماس ٹرانزٹ: جناب سپیکر! اگر صوبائی حکومت نے کوٹہ بڑھا دیا تو ہم بھی بڑھا دیں گے، ابھی بھرتیاں نہیں ہوئی ہیں تو وہ ہمیں گائیڈ کریں ہم ان کی تجاویز کو Accept کریں گے اور صوبائی پالیسی سے ہٹ کر ہم نہیں جائیں گے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، وہ کہتے ہیں کہ آپ کی تجاویز نوٹ کر لی ہیں اور جو سب کے ساتھ ہو گا وہ اس ڈیپارٹمنٹ میں بھی ہو گا، کوٹہ بڑھا ہے تو یہاں بھی بڑھ گیا، ابھی Appointments نہیں ہوئیں، Appointments جب ہوں گی تو Quota observe کیا جائے گا۔ جی حمیرا خاتون صاحبہ۔

محترمہ حمیرا خاتون: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ چونکہ معذوروں کا Quota already دو سے چار فیصد بڑھایا گیا ہے تو اس کے لئے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ ہو گیا ہے نا، وہ کہتے ہیں کہ جب ہم Appointments کریں گے تو چار پرسنٹ ہی لیں گے۔

محترمہ حمیرا خاتون: او کے، تھینک یو۔

جناب سپیکر: تھینک یو، کوئسچن نمبر 4909، ویسے لاء منسٹر صاحب! آپ Lucky ہیں کہ ابھی آپ کے ڈیپارٹمنٹ کے کوئسچنز بھی آنا شروع ہو گئے ہیں، میں نے کہا ہے کہ ابھی آپ کے ڈیپارٹمنٹ کے کوئسچنز بھی آنا شروع ہو گئے ہیں۔ ثمر بلور صاحبہ،۔۔۔۔۔

محترمہ شگفتہ ملک: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: آپ کریں گی؟

محترمہ شگفتہ ملک: جی۔

جناب سپیکر: جی ملک صاحبہ، شگفتہ ملک صاحبہ۔

* 4909 _ محترمہ ثمر ہارون بلور (سوال محترمہ شگفتہ ملک نے پیش کیا): کیا وزیر قانون ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) سال 2017 میں وزارت قانون کو بھیجے گئے مجوزہ بل برائے افراد باہم معذوری، حقوق، بحالی اور افراد باہم معذوری کو با اختیار بنانے پر کیا پیشرفت ہوئی، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون): 2015 سے متعلق عنوان بالا کے معاملہ کی تفصیل ذیل ہے:

(i) ابتدائی طور پر مسودہ خیبر پختونخوا معذوری بل 2015 محکمہ قانون میں بذریعہ چھٹی مورخہ 2 جنوری 2015 کو معائنہ کے لئے موصول ہوا۔

(ii) محکمانہ نمائندے کے ساتھ مورخہ 12 جنوری 2015 کو میٹنگ ہوئی اور محکمہ قانون نے بحوالہ چھٹی مورخہ 18 فروری 2018، محکمہ انتظامیہ کو مجوزہ بل کے مسودے پر لگائے گئے ارسال شدہ اعتراضات کی روشنی میں نظر ثانی کرنے کے لئے کہا گیا۔

(iii) مجوزہ مسودہ خیبر پختونخوا افراد باہم معذوری (حقوق، بحالی اور افراد باہم معذوری کو با اختیار بنانے) کا قانون 2018 کو محکمہ انتظامیہ نے دوبارہ بذریعہ چھٹی مورخہ 23 فروری 2018 کو ارسال کیا۔

(iv) مذکورہ بل کا محکمہ قانون میں جائزہ لیا گیا اور اعتراضات محکمہ انتظامیہ کو بذریعہ چھٹی مورخہ 27 فروری 2018 کو دوبارہ ارسال کیا گیا۔

(v) مجوزہ مسودہ بل PMRU, Khyber Pakhtunkhwa نے بذریعہ چھٹی مورخہ 10 اپریل 2018 محکمہ انتظامیہ نے بذریعہ چھٹی مورخہ 4 مئی 2018 محکمہ قانون کو بھجوایا گیا۔

(a) مورخہ 25 مئی 2018 کو محکمانہ اور PMRU, Khyber Pakhtunkhwa کے نمائندوں کے ساتھ مشترکہ میٹنگ ہوئی جس میں محکمہ انتظامیہ کو اعتراضات چٹھی مورخہ 30 مئی 2018 کی روشنی میں مجوزہ مسودہ بل پر غور و خوض کے لئے کہا گیا۔

(b) چٹھی مورخہ 30 مئی 2018 کی روشنی میں محکمہ انتظامیہ نے ایک نظر ثانی مسودہ بل بذریعہ چھٹی مورخہ 9 جولائی 2018 بھجوایا۔ مذکورہ بل کا محکمہ قانون نے جائزہ لیا اور بحوالہ چھٹی مورخہ 26 مئی 2018 محکمہ انتظامیہ کو ان کے مسودہ بل پر دوبارہ غور و خوض کرنے کے لئے کہا گیا کیونکہ مذکورہ مسودہ بل میں محکمہ قانون کے اعتراضات کا تصفیہ نہیں کیا گیا۔

(c) محکمہ انتظامیہ نے چھٹی مورخہ 30 مئی 2018 کا حوالہ دیتے ہوئے ایک نظر ثانی شدہ مسودہ بل بذریعہ چھٹی مورخہ 07 ستمبر 2018 بھیجا۔

(d) مورخہ 02 اکتوبر 2018 کو محکمانہ نمائندوں کے ساتھ تبادلہ خیال کے لئے میٹنگ ہوئی اور بحوالہ چھٹی مورخہ 02 اکتوبر 2018 کو محکمہ انتظامیہ کو نظر ثانی شدہ مسودہ بل ارسال کرنے کے لئے کہا گیا جس کی تعمیل میں محکمہ انتظامیہ نے نظر ثانی شدہ مسودہ بل محکمہ قانون کو بذریعہ چھٹی مورخہ 23 اکتوبر 2018 معائنہ کے لئے ارسال کیا اور نظر ثانی شدہ مسودہ بل کا محکمہ قانون میں جائزہ لیا گیا اور اپنے اعتراضات سے محکمہ انتظامیہ کو بذریعہ چھٹی مورخہ 08 نومبر 2018 کو آگاہ کیا گیا، کیونکہ اس میں محکمہ قانون کے اعتراضات کی وضاحت نہیں کی گئی تھی۔

(1) آج کی تاریخ تک مذکورہ زکواۃ، عشر، سماجی بہبود، خصوصی تعلیم اور ترقی نسواں محکمے کے ذمے تعطل میں ہے، اس لئے مذکورہ بل کے بابت محکمہ قانون کے ذمے کچھ بھی زیر التواء نہیں ہے۔

<u>محترمہ شگفتہ ملک</u>: سر! واقعی لاء منسٹر صاحب بڑے Lucky ہیں، ہمارے کوئسچنز آ جاتے ہیں اور یہ فلور پہ ہمیں Commitment بھی کر دیتے ہیں لیکن بعد میں ان کو یاد نہیں رہتا۔ میں نے Same question دو مہینے پہلے کیا تھا اور مجھے یہ بتایا گیا کہ آپ کے ساتھ ہم بیٹھیں گے اور دس دن کے اندر اندر جو اس کے قانون کے حوالے سے بات ہوئی تھی، پھر میں نے ان کو Remind بھی کروایا ایک مہینے کے بعد، لاء منسٹر صاحب نے پھر اپنے پی اے کو کہا کہ آپ ان سے اس پہ میٹنگ رکھیں۔ سر! یہ جو لاء

منسٹر دوسرے ڈیپارٹمنٹس پہ اتنا Focus کر رہے ہیں تو Kindly ان کے جو کوئسچنز آ رہے ہیں تو ان کو اپنے ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے بھی تھوڑی سی مجھے انفارمیشن چاہیئے۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی۔

<u>جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون)</u>: سر! میں شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے اتنا Interest لیا کہ ممبر جنہوں نے کوئسچن کیا تھا وہ نہیں تھیں لیکن رولز میں بہر حال ہے کہ دوسرا ممبر کوئسچن لے سکتی ہے یا لے سکتے ہیں اور میرے خیال میں ابھی تھوڑا سا میں آپ کے توسط سے ریکویسٹ بھی کروں گا، چونکہ ماشاء اللہ Cabinet expansion ہو گئی ہے اور مختلف ڈیپارٹمنٹس ہمارے بڑے قابل ترین اور ذہین ترین منسٹرز کو حوالے ہو گئے ہیں، ایڈوائزرز کو، سپیشل اسسٹنٹ کو تو میں بھی ابھی یہی چاہ رہا ہوں کہ اپنے ڈیپارٹمنٹ کے اوپر زیادہ Focus کروں۔

<u>جناب سپیکر</u>: لیکن ممبرز نہیں چاہتے آپ آرام سے بیٹھیں، اس لئے آپ کے ڈیپارٹمنٹ کے کوئسچنز انہوں نے شروع کر دیئے ہیں۔

<u>وزیر قانون</u>: سر! اس میں میری ایک ریکویسٹ ہے، یہ بڑا اہم ایشو ہے اور یہ صرف لاء ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ Related نہیں ہے، سوشل ویلفیئر کے ساتھ اس کا تعلق ہے تو ہشام خان بھی بیٹھے ہیں، سر! میں یہ چاہوں گا کہ اگر ہشام خان بھی Agree کرتے ہیں اور آنریبل ممبرز بھی Agree کرتے ہیں تو یہ Basically معذوروں کے لئے یا سپیشل پرسنز کے لئے جو ایک قانون سازی کرنی ہے، ان کی آسانی کے لئے ہے، تو اس کو اگر سوشل ویلفیئر کی سٹینڈنگ کمیٹی میں ہم بھیج دیں، ادھر لاء ڈیپارٹمنٹ والے بھی آ جائیں گے اور جو Interested movers ہوں گے وہ بھی آ جائیں گے اور سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ سے بھی، ایک پراسیس سٹینڈنگ کمیٹی کے اندر ہم ڈسکشن کر لیں گے اور ایک ڈرافٹ پہ Agree کرنے کے بعد ہم اس کو اسمبلی کے فلور پہ لے آئیں گے۔

<u>Mr. Speaker</u>: Answer be taken as read because the concerned Member is not present and,

ان کی جگہ شگفتہ ملک صاحبہ نے اس کو Present کیا، سٹینڈنگ کمیٹی کو بھیج دیں، ٹھیک ہے؟

Question 4909, is it the desire of the House that the Question No. 4909 may be referred to the concerned Standing Committee? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against may say 'Noes'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Question No. 4909 may be referred to the concerned Committee.

جناب منور خان: سر! موشن پیش کرنی ہے۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: میں ذرا حاضری لے لوں، Attendance کے بعد کر لیں۔

Hafiz Isamuddin Sahib, MPA for today, Shahram Khan Tarakai Sahib for today, Taj Muhammad Tarand Sahib for today, Aqibullah Sahib for today, Faisal Ameen Gandapur Sahib for today, Haji Anwar Hayat Khan Sahib, MPA for today, Nawab Zada Fareed Salahuddin Sahib for today, Babar Saleem Khan Swati Sahib for today, Haji Sardar Yousaf Sahib for today, Tufail Anjum Sahib for today, Muhammad Naeem Sahib for today, Fakhar Jehan Sahib for today. Is it the desire of the House that leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: Leave granted.

حصول اراضی سے متعلق مسودہ قانون مجریہ 2020 کے لئے مجلس منتخبہ کا قیام

Mr. Speaker: Mr. Munawar Khan Sahib.

Mr. Munawar Khan: Thank you. Sir I beg to move that in addition to the ex-officio Members the Select Committee on the Land Acquisition Khyber Pakhtunkhwa (Amendment) Bill, 2020, may be constituted of the following Members:

1. Salahuddin; MPA.
2. Ahmad Kundi; MPA.
3. Munawar Khan; MPA.
4. Khalid Khan; MPA and
5. Dr. Asia Asad.MPA.

Sir! With the consent of Law Minister and-----

Mr. Speaker: Order in the House, please. Is it the desire of the House that the motion may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The motion is adopted.

میں تھوڑی سی لیجسلیشن لے کر پھر آگے آ جاتا ہوں، ایک تو Announcement ہے، ایک Announcement ہے-----

جناب نثار احمد: جناب سپیکر!-----

Mr. Speaker: Take your seat please-----

(Interruption)

Mr. Speaker: Take your seat please-----

(Interruption)

Mr. Speaker: I will give you chance.

(Interruption)

جناب سپیکر: میں آپ کو چانس دوں گا۔

جناب نثار احمد: جناب سپیکر! میرا ایک پوائنٹ آف آرڈر ہے۔

جناب سپیکر: میں موقع دوں گا، بالکل دوں گا تھوڑا Wait کر لیں۔

جناب سپیکر کی جانب سے اعلان

جناب سپیکر: تمام معزز ممبران اسمبلی کو مطلع کیا جاتا ہے کہ مورخہ 17 جنوری بروز جمعۃ المبارک 02:00 بجے گیس لوڈ شیڈنگ اور کم پریشر پر بریفنگ کے لئے جی ایم سوئی گیس کو طلب کیا گیا ہے۔ اس ضمن میں تمام معزز ممبران اسمبلی کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ اس پر ان سے ملاقات کے لئے جو ان کے ساتھ اس ایشو کو ڈسکس کرنے کے لئے تشریف لا سکتے ہیں وہ دو بجے کانفرنس روم میں آ جائیں۔

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا خانہ بدوشی کی روک تھام مجریہ 2020 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: Item No. 8, ‘Consideration Stage’: Minister for Law to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Vagrancy Restraint Bill, 2020 may be taken into consideration at once.

Minister for Law: Thank you Mr. Speaker. I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Vagrancy Restraint Bill, 2020 may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Vagrancy Restraint Bill, 2020 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say ‘Ayes’ and those who are against it may say ‘Nos’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Clauses 1 to 23 of the Bill, since no amendment has been proposed by any honourable Member in clauses 1 to 23 of the Bill, therefore, the question before the House is that clauses 1 to 23 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Ayes’ and those who are against it may say ‘Noes’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Clauses 1 to 23 stand part of the Bill. Preamble and Long Title also stand part of the Bill.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا خانہ بدوشی کی روک تھام مجریہ 2020 کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: ‘Passage Stage’: Minister for Law to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Vagrancy Restraint Bill, 2020 may be passed.

Minister for Law: Sir, I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Vagrancy Restraint Bill, 2020 may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Vagrancy Restraint Bill, 2020 may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Ayes’ and those who are against it may say ‘Noes’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it, The Bill is passed.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا خواتین کو کام کرنے والے مقامات پر ہراساں ہونے سے بچانا، مجریہ 2019 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: Item No. 9A, Minister for Law to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Protection against Harassment of Women at the Workplace (Amendment) Bill, 2020 may be taken into consideration at once, honourable Minister for Law.

Minister for Law: Thank you Mr. Speaker. Mr. Speaker, I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Protection against Harassment of Women at the Workplace (Amendment) Bill, 2020 may be taken into consideration at once.

M. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Protection against Harassment of Women at the Workplace (Amendment) Bill, 2020 may be taken into

consideration at once? Those who are in favour of it may say ‘Ayes’ and those who are against it may say ‘Noes’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Since no amendment has been proposed by any honourable Member in clause 1 of the Bill, therefore, the question before the House is that clause 1 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Ayes’ and those who are against it may say ‘Noes’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Clause 1 stands part of the Bill. First amendment in clause 2 of the Bill. Mr. Zafar Azam MPA Sahib, to please move his amendment in clause 2 of the Bill, Zafar Azam Sahib.

Mr. Zafar Azam: Sir! I withdraw.

Mr. Speaker: Withdrawn, thank you. Second amendment in clause 2 of the Bill, Mr. Inayatullah Sahib, MPA to please move his amendment in clause 2 of the Bill, Mr. Inayatullah Sahib-----

(Pandemonium)

Mr. Speaker: Order in the House please.

Mr. Inayatullah: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ Sir, I beg to move that in the proposed sub-section (1) of section 7, as referred to in clause 2 of the Bill, paragraph (c) may be deleted.

میں اس کو تھوڑا Explain کروں گا، اس میں جو Ombudsperson کی اپوائنٹمنٹ ہے اس کے اندر لکھا ہوا ہے کہ “(a) a person, who is, or has been, or is qualified to be a judge of the High Court” اور اس کے (b) میں ہے کہ “a retired civil servant of known integrity having law background with at least fifteen (15) years service” اور اس کے (c) میں ہے کہ “a person, who is or has been working with a well reputed civil society organization or a social welfare organization having at least bachelor’s or equivalent degree in law from a recognized national or international university with at least fifteen (15) years post qualification experience” جناب سپیکر! میرا اعتراض تیسرے پر ہے، (c) پر میرا اعتراض ہے، یعنی سول سرونٹ اور جج، ان کو تو اپوائنٹ

کیا جا سکتا ہے As a Ombudsmanاور میں سمجھتا ہوں کہ اس کو تو ہم Recommendبھی کریں گے وہ درست ہے لیکن یہ کام جو ہے، Basically Ombudsmanکا جو کام ہے یہ جوڈیشل کام ہے، Law knowingکام ہے اور اس کے لئے لاء کا ہونا ضروری ہے لیکن میں نہیں سمجھتا کہ آپ سول سوسائٹی آرگنائزیشن اور این جی او کے بندے کو کیوں Recommend کرتے ہیں As Ombudsman؟ اس لئے میں نے یہ امنڈمنٹ پیش کی ہے کہ جو (c) ہے اس کو Deleteکیا جائے اور دونوں یعنی سول سرونٹ اور ریٹائرڈ جج ان کو Intactرکھا جائے۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی لاء منسٹر صاحب۔

<u>جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون)</u>: سر! ہشام خان اس امنڈمنٹ کا جواب دیں گے۔

<u>Mr. Speaker</u>: Okay, honourable Minister for Health, Hisham Khan.

<u>Mr. Hisham Inamullah Khan (Minister for Social Welfare):</u> Thank you Mr. Speaker. Mr. Speaker, I do not agree with the amendment of the honourable Member because the criteria in section (c) has been recognized by other legislation and also the Government of Pakistan ratified the Paris Principles 1993, so I do not agree.

<u>Mr. Speaker</u>: Inayatullah Khan! Are you satisfied?

<u>جناب عنایت اللہ خان</u>: نہیں، میں Satisfiedاس لئے نہیں ہوں میں نے تو اپنا Point of view explainکر دیا ہے۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: تو کیا کریں، ووٹ کریں؟

<u>جناب عنایت اللہ</u>: یہ جو Ombudsperson ہے اس کے لئے Law background کا ہونا ضروری ہے، اس لئے اس کے لئے جو جج کی شرط رکھی گئی ہے، سول سرونٹ کی شرط رکھی ہے وہ دونوں درست ہیں لیکن ایک سول سوسائٹی آرگنائزیشن کا بندہ جو گریجویٹ ہو اس کو کیسے آپ Ombudspersonبنا سکتے ہیں؟

<u>Mr. Speaker:</u> The Minister concerned is disagree, let's save the time and اگر آپ واپس لے لیں تو ووٹ سے بچ جائیں گے۔

<u>جناب عنایت اللہ</u>: نہیں، میں واپس نہیں لوں گا۔

<u>Mr. Speaker:</u> The motion before the House is that the amendment, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who

are in favour of it may say ‘Ayes’ and those who are against it may say ‘Noes’.

(The motion was defeated)

Mr. Speaker: The ‘Noes’ have it. The amendment is dropped. Third amendment in clause 2, Ms: Naeema Kishwar Sahiba to please move.

Ms: Naeema Kishwar Khan: Thank you Mr. Speaker. I beg to move that in the proposed sub-section (1) of section 7, as referred to in clause 2 of the Bill, in paragraph (c) for the first full-stop occurring at the end, a semicolon and the word “;or” may be substituted and thereafter, the following new para (d) may be added, namely:-

“(d) an ex-Member of Parliament or Provincial Assembly who remained as a member for five years term having bachelor degree or equivalent qualification.”

جناب سپیکر صاحب، تھوڑی سی میں اس پہ بات کروں گی، اگر آپ نے عنایت اللہ صاحب کی اس کو Defeat کیا ہے اور ان کی امنڈمنٹ کو نہیں لیا کہ اس کا وہ Backgroud نہیں ہونا چاہیئے تو کیا جو ہمارا ایک Ex-parliamentarian ہوتا ہے یا Ex-Assembly کا ممبر ہوتا ہے تو اس نے لیجسلیشن کا کام سب سے زیادہ کیا ہوتا ہے، اس کا سوشل ورک بھی بہت اچھا ہوتا ہے، اس کا سول سوسائٹی میں بھی ایک نام ہوتا ہے تو کیوں ایک Ex-Member نہیں ہو سکتا؟ صرف ہمارے جو دوسرے سول سوسائٹی کے لوگ ہیں وہ ہونے چاہئیں تو ہم اپنے پارلیمنٹیرین کو کیوں Undermine کرتے ہیں؟ ان کو بھی پھر ہونا چاہیئے، جو Ex-Parliamentarian ہوتا ہے، جس نے پانچ سال کام کیا ہو، جس کی بی اے کی ڈگری ہو، کیونکہ ان کا سب سے زیادہ کام ہوتا ہے اور میرے خیال میں ہمارے ممبران اس کے خلاف ووٹ نہیں کریں گے کیونکہ وہ نہیں چاہیں گے کہ ان کو نہیں ہونا چاہیئے، ہمارے ممبران کو ہونا چاہیئے، ہمارے ممبران اس میں کسی سے کم نہیں ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی آنریبل منسٹر صاحب! جی، نگہت بی بی بات کرنا چاہتی ہیں، آج وہ بھی کوئی امنڈمنٹ لائی ہیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نہیں، میری امنڈمنٹ نہیں ہے لیکن میں بالکل نعیمہ کشور صاحبہ کے ساتھ بالکل Agree کرتی ہوں۔ سر، اب Suppose میں ہوں، نعیمہ کشور صاحبہ ہیں، شگفتہ بی بی ہیں،

اسی طرح ریحانہ اسماعیل صاحبہ ہیں، یہاں پہ جو لوگ بیٹھے ہوئے ہیں، یہ تین تین، چار چار بار بیٹھے ہوئے ہیں اور آپ کی جو تین چار خواتین ہیں وہ بھی دو دو بار آئی ہوئی ہیں۔ تو جناب سپیکر صاحب! میرے پاس تو کم از کم اٹھارہ سال کا، میرے پاس اور لودھی صاحب کے پاس اٹھارہ سال کا تجربہ ہے اس ہاؤس میں بیٹھنے کا، تو کیوں نہیں ہو سکتا؟ میں منسٹر صاحب سے یہ درخواست کروں گی کہ نعیمہ کشور صاحبہ کی یہ امنڈمنٹ جو ہے اس کو Adopt کریں پلیز، اس میں As such کوئی برائی نہیں ہے کیونکہ ایک ایم پی اے جو ہے، ہم تو اب پنشن کے قابل ہو گئے ہیں کہ ہمیں پنشن بھی ملنی چاہیئے، اس پہ بھی ہم بات کر لیں گے لیکن بات یہ ہے کہ جب ایک سول سوسائٹی کا آدمی، جس کو کوئی کچھ پتہ نہیں ہوتا ہے لیکن جب ایک Legislator، جو ایک اسمبلی کا ممبر ہوتا ہے تو اس کو کیوں نہیں؟ تو میں منسٹر صاحب سے آپ کے توسط سے درخواست کروں گی، میرا بھائی بھی ہے، میرا بچہ بھی ہے، میرے ظاہر ہے اس کے ساتھ اچھے تعلقات بھی ہیں تو میرا خیال ہے کہ اس امنڈمنٹ کو قبول کر کے یہ ہم پہ عنایت فرمائیں گے۔

<u>جناب سپیکر</u>: آپ کا Experience اٹھارہ نہیں، ساڑھے انیس سال ہو گیا ہے۔

<u>Ms: Nighat Yasmeen Orakzai</u>: Thank you very much, thank you for correction.

<u>جناب سپیکر</u>: جی خوشدل خان۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ</u>: سر! آپ کا بہت بہت شکریہ۔ یہ امنڈمنٹ جو عنایت اللہ صاحب نے اور ہماری Sister نے لائی ہے یہ بہت Important ہے، اگر آپ اس کو غور سے پڑھ لیں اور لاء منسٹر سے بھی ریکویسٹ کروں گا کہ آپ بھی پڑھ لیں، اب دیکھیں اس کے لئے جو کوالیفکیشن ہے، جو Eligibility ہے First "a person, who is, or has been, or is qualified to be a judge of the High Court"، یہ First category میں ہے کہ ہائی کورٹ کے جج کو کیا ہے کہ He is eligible for the appointment as such and such۔ پھر دوسری کیٹیگری میں کہہ رہے ہیں "a retired civil servant of known integrity having law background and with at least fifteen (15) years service"۔ سر، اب ہائی کورٹ کا جو جج بنتا ہے تو وہ لاء گریجویٹ ہوتا ہے، پھر ان کے مقابلے ہوتے ہیں، اس کے لئے جو Recommendation ہوتی ہے تو وہ جوڈیشری کر لیتی ہے، اس کے بعد وہ ہائی کورٹ کا جج بنتا ہے، اس

طرح سول سرونٹ جو ہوتا ہے وہ یا تو ڈی ایم جی گروپ سے تعلق رکھتا ہے یا سی ایس پی سے تعلق رکھتا ہے اور پھر جب یہ اس پوسٹ پر جاتا ہے اور پندرہ سال اس کا Experience ہوتا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ اس کا اب یہ اسی کیٹیگری میں جو رکھیں، اس کا Malafide ہے، یہ جو ہم بار بار کہتے ہیں کہ آپ قانون سازی میں عجلت نہ کریں، آپ اس پر ڈسکشن کر لیں تاکہ ہم اچھی سے اچھی قانون سازی کریں تاکہ پھر آپ کو آئے دن امنڈمنٹ کی ضرورت نہ پڑ جائے، اب آخر میں جو اس کے لئے جس آدمی کو اوپر رکھا گیا ہے "a person, who is or has been working with a well reputed civil society organization or a social welfare organization having at least bachelor's or"، یہاں پر اوپر والے کو دیکھیں اور یہاں پر انہوں نے، "bachelor's or equivalent degree in law from a recognized"، اب بات یہ ہے کہ "bachelor's degree in law"، تو "bachelor's degree in law" تو اب کوئی ہے نہیں، اب تو سب ہائر ایجوکیشن ہو گیا، اب تو پانچ سال کا ہو گیا "with at least fifteen (15) years post qualification experience"۔ اب یہاں پر Experience کو Define نہیں کیا کہ کس چیز میں ہونا چاہیئے؟ کیونکہ یہ جو Ombudsperson ہے یہ تو فیصلے کریں گے، انصاف کریں گے، دونوں پارٹیوں کو سنیں گے اور پھر ایک فیصلہ کریں گے تو میری یہ ریکویسٹ ہو گی لاء منسٹر صاحب سے کہ آپ اس کو Reconsider کر لیں، It is very important، اگر اس کے بجائے آپ Ex-Parliamentarian لے لیں، Ex-Parliamentarian لے لیں یا کوئی یا اس سے ہٹا دیں یہ دو کیٹیگری بھی کافی ہے تو یہ میری ریکویسٹ ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: تھینک یو۔ جی ہشام خان!

<u>جناب ہشام انعام اللہ خان (وزیر سماجی بہبود)</u>: جناب سپیکر صاحب! میں ابھی بھی Agree نہیں کرتا ان کے ساتھ، یہ ایک Defined criteria ہے، وہ ہم نے Already propose کر دیا ہے۔

<u>Mr. Speaker:</u> The motion before the House is that the amendment, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes'.

(The motion was defeated)

<u>Mr. Speaker:</u> The 'Noes' have it. The amendment is dropped. Now the question before the House is that the original clause 2 may

stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Ayes’ and those who are against it may say ‘Noes’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Original clause 2 stand part of the Bill. First amendment in clause 3 of the Bill, Mr. Zafar Azam Sahib, MPA.

Mr. Zafar Azam: Withdraw Sir.

Mr. Speaker: Withdrawn, thank you. Second amendment in clause 3 of the Bill, Miss Nighat Orakzai Sahiba, MPA to please move her amendment in clause 3 of the Bill.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: میرے پاس تو ہے ہی نہیں۔

جناب سپیکر: تو بس چھوڑ دیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: یہ کیا بات ہوئی؟

جناب سپیکر: چھوڑ دیں پھر۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: کیوں چھوڑ دوں، یہ تو ایجنڈے میں ہے ہی نہیں۔

Mr. Speaker: This is your business of the day today, you know.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: لیکن مجھے کاپی ہی نہیں ملی ہوئی تو میں کہاں سے پڑھ لوں؟

جناب سپیکر: کاپی دیں جی نگہت بی بی کو، اس کو Desktop پر دیکھیں نا، Desktop پر سے نکال لیں، چلیں یہ ہارڈ کاپی آ گئی ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر! دے دیں، مجھے یہ ہارڈ کاپی دے دیں۔

جناب سپیکر: ہارڈ کاپی دے دیں نگہت بی بی کو۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر! پلیز اس کو تھوڑا ہٹائیں Kindly، اس سے ہمیں کچھ سمجھ نہیں آتی ہے، اس کے بجائے ہمیں لیپ ٹاپ دے دیں، ہم گھر میں بیٹھ کر اس پر کوئی کام کر لیا کریں گے، سچی بات کر رہی ہوں۔

جناب سپیکر: سب کو بھیجتے ہیں خیر ہے، اس سے فائدہ اٹھائیں یہ جدید چیزیں ہیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر! یہاں پر آ کر فائدہ نہیں اٹھایا جا سکتا نا۔

جناب سپیکر: کیوں نہیں ہوتا، دنیا ساری کہاں سے کہاں پہنچ گئی، نثار خان صاحب! یہ لیجسلیشن ختم ہو جائے میں ٹائم دوں گا آپ کو، ابھی قانون سازی ہو رہی ہے I will give you time۔ جی نگہت بی بی!

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر! میں ڈھونڈ رہی ہوں لیکن مجھے پتہ تو چلے کہ کہاں پر ہیں؟

جناب سپیکر: واپس لے لیں نا۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: کیوں واپس لے لوں سر؟

جناب سپیکر: آپ کی تو اور بھی امنڈمنٹس ہیں Clause 3, 2nd 3rd، آپ کی تو بہت ساری امنڈمنٹس ہیں، دو تین امنڈمنٹس ہیں اس میں آپ کی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر! مجھے تو کاپی نہیں ملی ہوئی ہے اور مجھے یہ بھی پتہ ہے کہ یہ Defeat ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: ہاں نا، تو اسی وجہ سے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: ہاں تو آپ تو نہ ہاں کرتے ہیں اور نہ ناں کرتے ہیں، اسی لئے آپ کو، آپ کو تو بس، (قہقہہ) سر، یہ میری امنڈمنٹ ہے، یہ Clause 3 میں 2 ہے۔

I beg to move that in the proposed section 7A, as referred to in clause 3 of the Bill, in line four after the words "acting ombudsperson", the words and commas ", having the same qualification as provided in sub-section (1) of section 7," may be inserted.

جناب سپیکر: Explain کریں جی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر! اس میں بات کریں نا، وہ بات کریں گے نا۔

جناب سپیکر: جی، ہشام خان! نگہت بی بی کی بڑی تیاری ہے، تین امنڈمنٹس ہیں ان کی۔

جناب ہشام انعام اللہ خان (وزیر سماجی بہبود): جناب سپیکر صاحب! نگہت بی بی کی میں بڑی عزت کرتا ہوں اور آج جو الفاظ انہوں نے میرے لئے استعمال کئے ہیں میں ان کی بالکل، انہوں نے یہ کہا کہ میں ان کا بچہ بھی ہوں، بھائی بھی ہوں، بالکل میں ہوں، I agree with you, I agree with this amendment.

جناب سپیکر: واہ جی واہ۔ The motion before the House is that the amendment, moved by the honourable Member may be adopted?

Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes'.

(The motion was carried).

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. Miss Nighat Orakzai Sahiba, MPA to please move her amendment in clause 3 of the Bill.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر! بل کے Clause 3 میں، بل کے Clause 3 کا یہ حصہ ہے۔ I beg to move that in the proposed section 7B, as referred to in clause 3 of the Bill, after the word "Ombudsperson", the words "or Acting Ombudsperson, as the case may be," inserted.

Mr. Speaker: Okay. Minister Sahib, Hisham Sahib.

Minister for Social Welfare: Sir, I don't agree with this.

جناب سپیکر: ادھر آپ کا جھگڑا ہوگا، اب آپ Withdraw کرلیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: ٹھیک ہے میں With draw کرلیتی ہوں۔

Mr. Speaker: Withdrawn, thank you. First amendment in Schedule-II, now the question before the House is that the amended clause 3 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Ayes'-----

(Interruption)

جناب سپیکر: یہ تو Major clause ہے نا، یہ ڈاکٹر کا نہیں ہے یہ وہی والی امنڈمنٹ ہے نا جو Accept ہوئی تھی اس کو پاس تو کرنا ہے، وہ تو انہوں نے Withdraw کرلی ہے، یہ تو Clause 3 ہے،

Now question before the House is that the amended clause 3 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amended clause 3 stands part of the Bill. First amendment in Schedule-II as referred to in clause 4 of the Bill. Miss Nighat Yasmeem Orakzai, MPA to please move her amendment in Schedule-II, as referred to in clause 4 of the Bill.

Ms. Nighat Yasmeem Orakzai: I beg to move that in Shedule-II, in second paragraph,-

a. for the expression "that as.............. Ombudsperson", the expression "that

as…………………………………..Ombudsperson/Acting Ombudsperson" may be substituted; and after the word "best"

b.بھی ساتھ ہی بول لیتی ہوں اور c بھی بول لیتی ہوں تاکہ وہ،

b. after the word "best", the word "of" may be inserted; and
c. after the word "Republic" the word "of"may be inserted.

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

جناب ہشام اللہ خان (وزیر سماجی بہبود): جناب سپیکر صاحب! ان کا جو پہلے Schedule-II میں یہ جو امنڈمنٹ بی بی صاحبہ جو لانا چاہتی ہیں، That I don't agree that will be covered in the notification لیکن یہ جو ان کی دوسری، تیسری امنڈمنٹ ہے یہ جو کہہ رہی ہیں کہ In the Schedule-II, in second paragraph,-

b. after the word "best", the word "of" may be inserted; and in Schedule-II, in second paragraph;-
c. after the word "Republic", the word "of" may be inserted.

میں ان دونوں کے ساتھ Agree کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: b اور c کے ساتھ Agree کرتے ہیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر! مجھے خوشی ہے کہ چلیں منسٹر صاحب میرا Suggestion جو ہے، a جو ہے اس سے تو Agree کر رہے ہیں اور اگر b اور c کے ساتھ نہیں کر رہے ہیں تو پھر بھی میں ان کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: b اور c سے Agree کر رہے ہیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: ہماری کوشش ہے، اچھا سر، اگر b اور c سے Agree کر رہے ہیں اور a سے نہیں کر رہے ہیں تو یہ بھی ایک بڑی کامیابی ہے۔ تو میں منسٹر صاحب کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔ ہاں اور a کو Withdraw کر لیتی ہوں۔ سر! a کو Withdraw کر لیتی ہوں اور b اور c کو تو وہ Accept کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: a withdrawn اور b اور c جو ہے وہ منسٹر صاحب Agree کر گئے ہیں۔

The motion before the House is that the amendment, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Amendments stand part of the Bill. Naeema Kishwar Sahiba, MPA to please move her amendment in Schedule-II of the Bill.

محترمہ نعیمہ کشور خان: شکریہ۔جناب سپیکر! پہلے تو یہ جو حلف نامہ ہے میں اردو میں اس کو پیش کروں گی اور میں چاہوں گی کہ سب کو سمجھ بھی آ جائے کہ میں کیا پیش کرنا چاہتی ہوں۔اس میں کلمہ نہیں ہے تو ہمیں اس میں کلمہ شامل کرنا چاہیئے تھا کہ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے۔

میں صدق دل سے حلف اٹھاتا / ٹھاتی ہوں۔۔۔۔۔

(عصر کی اذان)

جناب سپیکر: جی۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ میں پورا اس کو پڑھتی ہوں کہ:

"میں ______________ صدق دل سے حلف اٹھاتا/اٹھاتی ہوں کہ میں مسلمان ہوں اور وحدت اور توحید، قادر مطلق اور اللہ تعالیٰ، کتب الٰہیہ جن میں قرآن پاک خاتم الکتاب ہے، نبوت، حضرت محمد ﷺ بحیثیت خاتم النبین جن کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا، روز قیامت اور قرآن پاک و سنت کے جملہ متقضیات و تعلیمات پر ایمان رکھتا ہوں۔

کہ میں پاکستان کا حامی اور وفادار رہوں گا / رہوں گی:

کہ بطور محتسب اپنے کارہائے منصبی کو نہایت دیانتداری، ایمانداری اور وفاداری کے ساتھ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور اور قانون کے مطابق سرانجام دوں گا / دوں گی:

کہ میں ہر حالت میں، ہر قسم کے لوگوں کے ساتھ بلا خوف و رعایت اور بلا رغبت و عناد قانون کے مطابق فیصلہ کروں گا /کروں گی:

کہ میں اپنے ذاتی مفاد کو اپنے سرکاری کام یا اپنے سرکاری فیصلوں پر اثر انداز نہیں ہونے دوں گا / دوں گی:

اور یہ کہ میں کسی شخص کو بلواسطہ یابلاواسطہ کسی ایسے معاملے کی اطلاع نہیں دوں گا / دوں گی اور نہ اس سے ظاہر کروں گا / کروں گی جو بحیثیت محتسب میرے سامنے غور کے لئے پیش کیا جائے یا میرے علم میں آئے۔ بجز جبکہ بحیثیت محتسب اپنے فرائض کے کماحقہ انجام دہی کے لئے ایسا کرنا ضروری ہو۔

اللہ تعالیٰ میری مدد اور رہنمائی فرمائے۔"

جناب سپیکر صاحب، چونکہ اگر آپ دیکھیں تو ہمارے آئین پاکستان میں بھی جب صدر کے حلف نامے سے لیکر جب ہم ممبران اپنے کاغذات جمع کرتے ہیں وہ بھی یہی حلف نامہ جمع کرتے ہیں جب ہمارا کونسلر یا ہمارا چیئرمین یا ہمارا ایک عام الیکشن لڑنے والا بندہ ہے وہ بھی یہی حلف نامہ جمع کرتا ہے اور بحیثیت مسلمان اور اسلامی جمہوریہ پاکستان کے ختم نبوت پر ہمارا ایمان ہے اس لئے میں نے یہ الفاظ اس میں شامل کئے ہیں کہ ہم جب ختم نبوت کا جو Oath لیتے ہیں، جس طرح ہم ممبران لیتے ہیں، جس طرح آئین ہے، صدر پاکستان لیتے ہیں، جس طرح کونسلر اور تمام ممبرز لیتے ہیں اسی طرح محتسب سے بھی ختم نبوت کا بھی Oath لازمی لیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> ٹھیک ہے جی۔

<u>محترمہ نعیمہ کشور خان:</u> اور یہ ہمارے آئین کا بھی حصہ ہے۔ چونکہ ہم ایک اسلامی ملک میں رہنے والے ہیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی منسٹر صاحب۔

<u>محترمہ نعیمہ کشور خان:</u> تو اس وجہ سے میں چاہوں گی کہ جس طرح الیکشن میں مسئلہ بنا تھا کہ ختم نبوت ﷺ کے الفاظ نکالے گئے تھے، ہم نہیں چاہیں گے کہ اس حلف سے بھی وہ الفاظ نکلیں، اس لئے میں نے اس میں وہ الفاظ Add کئے ہیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> نگہت اورکزئی صاحبہ۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> جناب سپیکر صاحب۔ نعیمہ کشور صاحبہ ہماری بہت محترم بہن ہیں لیکن As a opposition Member میں اس کو Oppose بھی کرتی ہوں، اس سے پہلے کہ منسٹر صاحب اس کو Oppose کریں کیونکہ ہماری سوسائٹی میں یبنارٹیز بھی ہیں اور یبنارٹیز کو بھی ہم اسی طرح کی یعنی ایک جگہ دیتے ہیں جو کہ ایک پاکستانی کی ہے۔ اس میں ہمارے سپریم کورٹ کے ایک معزز جج جو ہیں وہ بھی

رہ چکے ہیں جو کہ یبنارٹی کے ساتھ ان کا تعلق تھا اور ایک منسٹر بھی تھے۔ تو میرا خیال ہے کہ اس کو میں Oppose کرتی ہوں اور ختم نبوت پر ہم سب کی جان مال حضور ﷺ کی، کیونکہ وہ ہمارے آخری پیغمبر ہیں اور ان پر ہماری آل اولاد ہم سب صدقے جائیں لیکن پاکستان پیپلز پارٹی کی طرف سے میں اس کو Oppose کرتی ہوں۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

جناب ہشام اللہ خان (وزیر سماجی بہبود): جناب سپیکر!

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: آپ کی بات آ گئی ہے۔

وزیر سماجی بہبود: جناب سپیکر! میں ان کے ساتھ Partially agree کروں گا، وہ ایسے کہ یہ انہوں نے جو Main oath ہے اس کے اندر یہ جو Changes لا رہی ہیں میں ان کے ساتھ Agree نہیں کرتا، Because the Ombudsperson position is like other judicial appointments under Article 27 of the Constitution of Pakistan which declaers that "(1) No citizen otherwise qualified for appointment in the service of Pakistan shall be discriminated against in respect of any such appointment on the ground only of race, religion, caste, sex, residence or place of birth:". So i don't agree with this لیکن I agree کہ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ کو اس میں Add کرنا چاہیئے، Which means in the name of Allah, the most Beneficent, the most Merciful، تو اور چیزوں کو رہنے دیں اور اس میں صرف اوپر بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ کو Add کریں۔

جناب سپیکر: لیکن اگر کوئی* + +اس میں آتا ہے تو پھر وہ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ کیسے پڑھیں گے؟

وزیر سماجی بہبود: جی؟

جناب سپیکر: کوئی* + +اگر آتا ہے تو وہ پھر کیسے پڑھے گا۔۔۔۔

---

* بحکم جناب سپیکر حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر: نہیں جی نہیں ہو سکتا،بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ تو For the Muslims۔

وزیر سماجی بہبود: نہیں جی، کیوں نہیں ہو سکتا؟ Christian believe in one God and we believe in one God،ہاں تو یہ، I think it is fine۔

جناب سپیکر: سوچیں یا تو، جی آپ بات کریں، جی، نعیمہ کشور صاحبہ۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: نگہت صاحبہ نے ایک Valid point اٹھایا ہے اور چونکہ ذوالفقار علی بھٹو نے اور ہم سب نے مل کر 1973 کا آئین بنایا تھا اور جب احمدیوں کو * + +قرار دیا گیا تھا تو یہ بھٹو صاحب کے دور میں ہوا تھا تو میرا نہیں خیال کہ وہ ختم نبوت سے انکاری ہیں لیکن ان کا جو پوائنٹ ہے میں اس کے ساتھ Agree کرتی ہوں، ایک منٹ مجھے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ بھٹو صاحب کی وجہ سے نہیں، یہ خود مسلمان ہیں اس لئے انکاری ہوئی ہیں۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: نہیں میں عرض کرتی ہوں، میں عرض کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: Every Muslim believes on that.

محترمہ نعیمہ کشور خان: مجھے اگر کہنے دیں، ان کے پوائنٹ سے میں بالکل Agree کرتی ہوں کہ اقلیتیں ہمارے ملک کا حصہ ہیں، ہم ان کی قدر کرتے ہیں، ہم اس کو Deny نہیں کرتے، اس میں اگر صرف ایک لفظ کا اضافہ کریں، 'If he and she is a Muslim' تو پھر وہ Oath لے اور اگر وہ اقلیت کا ہے تو ٹھیک ہے پھر وہ لازمی نہ ہو، صرف اس کے آخر میں ہے کہ 'If he and she'۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: مطلب We can، اس میں یہ سوچ لیں کہ دو حلف پہ عمل کر لیں، Muslims کے لئے الگ اور * + +کے لئے الگ، یہ ہو سکتا ہے لیکن آپ، جی لاء منسٹر صاحب۔۔۔۔۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: سپیکر صاحب! نہیں اس میں جس طرح ہم فارم بھرتے ہیں تو اس میں بھی لکھا گیا ہے کہ If he is a Muslim۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دو حلف بھی ڈالے جا سکتے ہیں، One for the Muslim and، جیسے انہوں نے کہا ہے اور * + +۔۔۔۔۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: جناب سپیکر!

---

* بحکم جناب سپیکر حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر: یہ جنرل، ہاں، بات کو کسی نتیجے پہ پہنچنے دیں نا، لاء منسٹر صاحب! آپ کیا کہتے ہیں؟ لاء منسٹر صاحب، ذرا ان کی رائے لے لیں، دیکھیں، جی!

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون): سر! میرے خیال میں یہ بڑا سنجیدہ ہاؤس ہے اور ڈیموکریٹک ہاؤس ہے، لوگوں نے ووٹ دیئے ہیں، آئین کی بھی پاسداری کرنی ہے، اس ہاؤس نے رولز کی بھی پاسداری کرنی ہے اور میرے خیال میں دو پوائنٹس یہاں پر کلیئر ہو گئے ہیں۔ ایک پوائنٹ یہ ہے کہ پاکستان کے اندر اقلیتوں، جو مذہبی اقلیتیں ہیں ان کے بھی حقوق ہیں، وہ آئین کے اندر Protected ہیں، اس سے جو آنریبل موور ہیں وہ بھی Agree کر رہی ہیں، میرے خیال میں معقول Suggestion ان کی طرف سے آئی ہے کہ اگر اس میں صرف یہ لکھ دیا جائے کہ 'If he and she is a Muslim'، تو پھر یہ اس میں Add ہونا چاہیئے، میرے خیال میں یہ کلیئر ہے۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

Minister for Social Welfare: I agree with what Sultan Khan said, that is, بالکل ٹھیک ہے جی۔

جناب سپیکر: یہ کونسی Clause میں لکھا جائے گا، 'If he or she'، نگہت بی بی آپ بتادیں کہ کس Clause میں؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر! دیکھیں، اس میں منسٹر صاحب کو اچھی طرح پتہ ہے، لاء منسٹر صاحب اس میں ایسی ترمیم لے کر آئیں کہ اگر وہ Muslim ہے تو وہ یہ تمام چیزیں پڑھے گا یا پڑھے گی اور اگر وہ* + + ہے تو پھر اس کے لئے کسی قسم کی یہ ترجیح ضروری نہیں ہو گی کیونکہ مسلمان اللہ اور اس کے رسول ﷺ اور اس کی آخری کتاب پہ مکمل یقین رکھتا ہے اور ہمیں یہ پتہ ہے کہ حضور ﷺ آخری نبی ہیں اور یہ کتاب جو ہے حضور ﷺ پہ اتری ہے اور یہ آخری کتاب ہے جو ہمارے لئے مشعل راہ ہے۔ تو یہ میں ان کے ساتھ Agree کرتی ہوں کہ اگر مسلمان ہے تو وہ یہ پڑھے گا اور اگر مسلمان نہیں ہے تو وہ نہیں پڑھے گا کیونکہ اقلیتوں کے حقوق کو بھی ہم نے محفوظ رکھنا ہے۔ تھینک یو جی۔

---

* بحکم جناب سپیکر حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! یہ بڑا سنجیدہ مسئلہ ہے جس پر بحث ہو رہی ہے، اگر کوئی بڑا ایشو نہیں ہے تو اس کو ہم کچھ وقت کے لئے ڈیفر کر لیں، ذرا اس پہ-----

جناب ہشام انعام اللہ خان (وزیر سماجی بہبود): سر! میری ایک ریکویسٹ ہے کہ فی الحال اس کو آپ پاس کر دیں As it is, let's say, we don't agree with them۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

وزیر سماجی بہبود: نہیں نہیں، میری بات سنیں، میری بات سنیں، On the floor of the House we commit with you، سلطان خان اور آپ بیٹھ جائیں اور پھر ایک امنڈمنٹ لے آئیں، وہ جیسے کریں گے ہم-----

جناب منور خان: نہیں، نہیں ہو سکتا۔

وزیر سماجی بہبود: نہیں، We agree with you، لیکن ابھی، منور خان صاحب! گزارہ کریں، تھوڑا گزارہ کریں۔

جناب سپیکر: جی نعیمہ کشور صاحبہ، نعیمہ کشور صاحبہ۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: جناب سپیکر صاحب، جب ہم فارم بھرتے ہیں، جب ہم الیکشن کمیشن میں جاتے ہیں تو اس میں بھی کلیئر کٹ لکھا ہے یا تو شروع میں لکھیں 'If he and she are Muslim' یا اس کے End میں لکھیں کہ 'If he and she are Muslim' تب ہی وہ یہ Oath پڑھے گا، اس میں کوئی ابہام ہے ہی نہیں، وہاں بھی ایسا ہی ہمارا حلف نامہ ہے، ادھر بھی ایسا ہی ہے، اس میں تو کوئی ایسی چیز ہے ہی نہیں اور یہ ہمارے آئین کا بھی حصہ ہے، اگر آپ آئین میں صدر پاکستان کا Oath پڑھ لیں تو یہی Oath ہے تو اس میں صرف، میں نگہت صاحبہ کو Appreciate کرتی ہوں، میں چاہتی تھی کہ منسٹر صاحب اس پوائنٹ کو اٹھائیں گے لیکن Appreciate کرتی ہوں کہ نگہت صاحبہ نے یہ پوائنٹ، یہ میرے ذہن میں تھا کہ اگر ہماری اقلیتیں تو اس پہ آئیں گی تو پھر میں یہی کروں گی کہ 'If he and she are Muslim'.

Mr. Speaker: Law Minister Sahib! Final words, what to do?

وزیر قانون: سر! بالکل ٹھیک ہے، آج ہم نے اس کو پاس کرنا ہے اور جس طرح سب Agree ہو گئے ہیں، سارا House agree ہو گیا ہے، Sir, basically اگر Section 7B میں لکھنا ہے یا شیڈول کے اندر لکھنا ہے تو پھر ان Observations کے ساتھ ہم اس کو پاس کر لیں گے اور ویسے بھی رولز کے اندر سپیکر کے پاس اختیار ہوتا ہے کہ اس طرح کی جو Minor additions ہوتی ہیں تو وہ اس سٹیج پر بھی ہو سکتی ہے میرے خیال میں اور یہ ہاؤس کا متفقہ فیصلہ ہے، میرے خیال میں اس میں کوئی قباحت نہیں ہے، پاس کیږی، With these amendments کنه۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب! اس میں یہ ہو گا کہ اگر یہ چیز ہم کرتے ہیں تو پھر ہم اس میں دو Oath رکھیں گے، One for the Muslims and one for the + + *, then you should resolve it.

وزیر قانون: سر! پھر اس طرح کر لیں، امنڈمنٹ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، رنجیت سنگھ صاحب! کوئی اچھی تجویز لے کر آئیں۔

جناب رنجیت سنگھ: بہت شکریہ۔ سر! اچھی تجویز یہ ہو گی، پہلی بات یہ ہے کہ ہم * + + جو یہاں پر بیٹھے ہیں، ہمیں یہاں ان چیزوں کے لکھے جانے سے اور ان چیزوں پر کوئی Objection نہیں ہے۔ Secondly ابھی جو مشورہ دیا گیا ہے یہاں پہ کہ ہمارے * + + جتنے بھی پارلیمنٹیرینز ہوتے ہیں، ان کے لئے اگر الگ سا رکھ دیا جائے تو زیادہ بہتر ہو گا کیونکہ Last time بھی جب یہاں پہ Oath لیا جا رہا تھا تو ہمیں سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ اب ہمیں کیا کرنا ہے؟ اگر * + + کے لئے الگ سا رکھا جائے تو وہ زیادہ بہتر ہو گا اور اس میں اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ یہاں ان Words کے ساتھ ہمیں کوئی پریشانی ہے، ہمیں کوئی پریشانی نہیں ہے، یہ اسلامی جمہوریہ پاکستان ہے، ہم اس ملک کے باسی ہیں، میں نے ایک دن پہلے بھی کہا تھا کہ ہم نے اپنے سکولوں کے اندر چھ کلمے اپنے بچوں کو پڑھائے ہیں اور سکھائے ہیں، ہمارے سکول ٹیچرز یہاں ہمارے بیٹھے ہیں، ہم اپنے بچوں کو پڑھاتے ہیں، اس کے ساتھ ہمیں کوئی فرق نہیں پڑتا اور ہمارے لئے زیادہ بہتر ہے کہ الگ سا حلف نامہ رکھ دیا جائے تو وہ زیادہ بہتر ہو گا۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: جی لاء منسٹر صاحب۔

---

* بحکم جناب سپیکر حذف کئے گئے۔

وزیر قانون: سر، بالکل ٹھیک ہے، میرے خیال میں اس میں اور کوئی کنفیوژن نہیں رہی ہے، دوOath،
مسلمان جو ہوں گے ان کے لئے ایکOathہو گا جو نعیمہ کشور صاحبہ نےProposeکیااور جو دوسرا ہے
* + +کے لئے-----

جناب سپیکر: وہAlreadyموجود ہے۔

وزیر قانون: تو سر! میرے خیال میں اس پر اتفاق ہے اور باقی-----

جناب سپیکر: اوکے۔

وزیر قانون: اور باقی اسی طریقے سے ہاؤس سے اس کو پاس-----

جناب سپیکر: دونوںOathآ جائیں، One for the Muslims, the other one for the
* + +،آپ والی جو امنڈمنٹ ہے وہAddہو گئی ہے، وہAmendment acceptہو گئی، ایسے ہی
ہے نالاء منسٹر صاحب، ان کیAmendment acceptہو گئی؟

وزیر قانون: سر! Acceptتو نہیں ہوئی، یہ پھرReplaceتو ہم نہیں کر رہے نا، ان دونوں کو اس میں
Addکر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: تو پھر کیسے کریں گے؟

وزیر قانون: سر! انہی الفاظ کے ساتھ کہ -With an amendment to add a Schedule
II, IIAکر دیں، بے شک جس میںMuslimsکے لئےOath ہے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment along with insertion of new schedule as proposed by the honorable Member may be adopted? Those who are in favour of it may say ‘Ayes’ and those who are against it may say ‘Noes’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Now the question before the House is that the amended schedule-II in clause 4 along with insertion may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Ayes’ and those who are against it may say ‘Noes’.

(The motion was carried)

---

* بحکم جناب سپیکر حذف کئے گئے۔

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amended schedule-II stands part of the Bill. Long Title and Preamble also stand part of the Bill. The issue resolved.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا خواتین کو کام کرنے والے مقامات پر ہراساں ہونے سے بچانا، مجریہ 2020 کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: Minister for Social Welfare to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Protection against Harassment of Women at the Workplace (Amendment) Bill, 2020 may be passed.

Minister for Social Welfare: I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Protection against Harassment of Women at the Workplace (Amendment) Bill, 2020 may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Protection against Harassment of Women at the Workplace (Amendment) Bill, 2020 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

ابھی ٹائم شارٹ ہے، ابھی ایجنڈا، آرڈر آف دی ڈے رہتا ہے، (مداخلت) بس وہ بل پاس ہو گیا، ان کی امنڈمنٹ اس میں آ گئی ہے، اس میں دو حلف نامے آ گئے، Muslims کے لئے الگ اور * + + کے لئے الگ، So the issue is resolved۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر! ایک تو بہت اچھا ہوا کہ یہ بل پاس ہوا۔ دوسری بات یہ ہے کہ میں آپ سے اور منسٹر صاحب سے یہ Surety چاہتی ہوں کہ بسوں میں خواتین کی جو پہلی سیٹ ہوتی ہے اس پہ مردوں کو بٹھا دیا جاتا ہے۔ تیسری بات یہ ہے کہ رکشوں میں ایسے آئینے لگے ہوتے ہیں کہ جس سے وہ پوری سواری کو، جو لیڈیز ہوتی ہیں ان کو دیکھتے رہتے ہیں، اس پہ بھی عملدرآمد ہونا چاہیئے تاکہ یہ بل پورے طریقے سے لاگو ہو سکے اور ہر خاتون کو، ہر شہری کو تحفظ مل سکے، میں اتنی Surety چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب! آپ بسوں اور رکشوں کو چیک کریں اور۔۔۔۔

---

* بحکم جناب سپیکر حذف کئے گئے۔

وزیرِ قانون: سر! میں بتادوں گا رکشے والوں کو اور یہ ان سب کو میں بتادوں گا۔

تحاریک التواء

Mr. Speaker: Naeema Kishwar Sahiba MPA, to please move her adjournment motion No. 107 in the House.

محترمہ نعیمہ کشور خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ لیکن اس سے پہلے میں ہاؤس کا، منسٹر صاحب کا اس امنڈمنٹ پہ شکریہ ادا کروں گی۔ میرے خیال میں یہاں ہاؤس کی یہ ایک بہت بڑی Achievement ہے جو آج ہم نے، جو مسلمانوں کے بھیس میں * + + + ہیں اور توہین رسالت کے مرتکب ہوتے ہیں، ہمارے مذہب کے لبادے میں ہوتے ہیں ان کا ہم نے راستہ روکا ہے، تو میں پورے ہاؤس کا اور آپ کا شکریہ اس پہ ادا کروں گی۔ میری تحریک التواء ہے کہ:

اس معزز ایوان کی معمول کی کارروائی روک کر ایک اہم مسئلے پر بحث کی جائے، وہ یہ کہ پورے ملک اور خاص طور پر صوبہ خیبر پختونخوا میں پولیو کے کیسز میں اضافے پر بحث کی جائے۔

سپیکر صاحب! آج بھی بڑے افسوس کی بات ہے کہ تین کیسز آج بھی آئے ہیں، تو جو منسٹر صاحب کا Response ہوگا تو میرے خیال میں بہت اہم ایشو ہے اس پر بحث ہونی چاہیئے۔

جناب سپیکر: یہ تین Identical adjournment motions ہیں، عنایت اللہ صاحب کی طرف سے بھی 141 ہے اور نگہت اورکزئی، اکرم خان درانی کی بھی 142 ہے تو ایک Admit ہو گی، تو یہ ساری Identical ہو جائیں گی۔اس میں منسٹر صاحب کا Response لے لیں، Who will respond؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر سر۔

جناب سپیکر: دیکھیں، سارے پوائنٹس آف آرڈرز رہ گئے ہیں، آپ پچاس دفعہ بول چکی ہیں، باقیوں کو بھی موقع دیں، For God sake please، ابھی نثار خان بار بار کھڑے ہوتے ہیں کہ مجھے ٹائم دیں، وہ بھی کہہ رہے ہیں تو بس نا، قبضہ نہ کیا کریں فلور پہ، اپنے اپنے نمبر پہ، یس، منسٹر صاحب! بس یہ تینوں آ گئی ہیں، میں نے آپ کی جگہ پڑھ دیں، آپ تو بہت پڑھی ہیں، آج تو آپ بڑی تیاری سے آئی ہوئی ہیں اور بڑی فارم میں نظر آ رہی ہیں، کون اس کا Respond کرے گا، لاء منسٹر صاحب آپ کریں گے؟

---

* بحکم جناب سپیکر حذف کئے گئے۔

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون): سر! یہ پولیو والا جو ہے۔

جناب سپیکر: یہ پولیو کا ہے۔

وزیر قانون: ہاں سر۔ میں اس کے اوپر بولنا چاہوں گا۔

جناب سپیکر: جو موشن چل رہی ہے ذرا اس کو ختم ہو لینے دیں۔ میں سمجھ گیا آپ کیا کہنا چاہتے ہیں بعد میں بات کر لیں۔ اس کے بعد بات کر لیں ابھی مائیک آپ کا اوپن نہیں ہے۔ جی لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: سر، چونکہ پولیو کا جو ایشو ہے یہ بہت اہم ہے۔

جناب سپیکر: اس کے بعد آپ کو ٹائم دیتا ہوں۔ Minister Sahib please set down, I give you the time.please wait، ابھی فلور لاء منسٹر صاحب کے پاس ہے۔

وزیر قانون: اور میرے خیال میں یہ ہمارے بچوں کا Future ہے، ہمارے ملک کے آنے والی Generation کا Future ہے اور اس میں جو بھی ہوتا ہے وہ Directly families effect ہوتی ہیں، ہر ایک فیملی میں بچے ہیں، ہمارے اپنے بچے بھی ہیں ہمارے حلقے کے اندر، ہمارے علاقوں کے اندر، صوبے کے اندر جتنے بھی خاندان ہیں یہ ہمارے بچے ہیں اور ان کے Future کو ہم نے Secure کرنا ہے تو یہ بڑا اہم ایشو ہے اور چونکہ ایڈ جرنمنٹ موشن ہے، میں صرف ایک ریکویسٹ یہاں پر کرنا چاہوں گا کہ آج شہرام خان نے چھٹی لی ہوئی ہے تو میں صرف ایک بات کرنا چاہوں گا کہ آج کل جو پولیو مہم کا آغاز ہو گیا ہے اور ہر ضلع کے اندر ہو گیا ہے تو میری ریکویسٹ یہ تھی کہ ہمارے آنریبل ممبرز جتنے بھی اس ہاؤس کے ہیں تو اپنے حلقوں کے اندر جا کر اور اس پولیو مہم کی Ownership لیں تاکہ ہمارے جو بچے ہیں ان کا Future مستحکم اور Secure ہو سکے۔ جہاں تک اس ایڈ جرنمنٹ موشن کا تعلق ہے تو بالکل اس کو Detailed discussion کے لئے آپ رکھ دیں، کوئی بھی Date آپ مختص کر دیں تاکہ اس پر ڈسکشن کر لیں۔

Mr. Speaker: Thank you. The question before the House is that the adjournment motion, moved by the honourble Members, may be admitted for detailed discussion? Those who are in favour of it may say ‘Ayes’ and those who are against it may say ‘Noes’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The adjournment motion is admitted for detailed discussion. Mr. Wazirzada Sahib and Ravi Kumar.

محترمہ نعیمہ کشور خان: جناب سپیکر! ایک پوائنٹ ہے۔

جناب سپیکر: تشریف رکھیں جی، Enough، یہ Admit ہو گئی ہے بی بی آپ اور کیا چاہتی ہیں؟ آپ کسی اور کو بھی موقع دے دیں۔

جناب وزیرزادہ: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ یہ جو حلف نامہ ہے، سردار صاحب نے جیسے کلیئر کر دیا ہے کہ جیسا بھی حلف نامہ بناتے ہیں ہم ان کے ساتھ بیٹھیں گے، ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ اب جو ایم پی اے صاحبہ نے بات کی ہے کہ یہ اس میں * + ہیں، پتہ نہیں کس میں، انہوں نے بڑی توہین کی بات کی ہے توہین رسالت کی، ہمارے لوگ قدر کرتے ہیں دین اسلام کی اور محمد ﷺ کی بھی جتنی بھی مینارٹیز ہیں، تو آپ کس Base پہ یہ باتیں کر رہی ہیں کہ یہ ہم گستاخی کے مرتکب ہو رہے ہیں؟ ہم نے تو کوئی حلف نامہ نہیں بنایا ہے، یہ تو حکومت نے بنایا ہے اور جو بھی ہے ہم اس کو وہ کرتے ہیں، اب جیسے سردار صاحب نے کہا ہے تو آپ ذرا وضاحت کر لیں کہ کس Base پہ انہوں نے یہ بات کی؟

جناب سپیکر: ایسی کیا بات کی ہے، میں تو نہیں سمجھتا۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: ایسی تو کوئی بات، نعیمہ کشور نے کونسی ایسی بات کی ہے؟ جی، نعیمہ کشور، Explain کریں۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: سپیکر صاحب! میں نے اس وقت بھی کہا کہ ہم اپنے * + + کی عزت کرتے ہیں، یہ ہمارے آئین کا حصہ ہے، ہمارے پاکستانی ہیں اور اسی لئے میں نے اس میں دوسرے Oath کو بھی لیا اور اسی لئے میں نے کہا کہ Muslims کے لئے، میں نے جو کہا ہے کہ جو Muslims کے بھیس میں، میں نے قادیانیوں کا ذکر کیا ہے کہ قادیانی اپنے آپ کو Muslims کہتے ہیں اور وہ اس میں گھس جاتے ہیں، ہم نے ان کا راستہ روکا ہے۔ ہمارے * + + جو ہیں ہمارے پاکستانی ہیں، ہم ان کی اتنی ہی عزت کرتے ہیں۔ اگر ان کو الفاظ کی غلط فہمی ہوئی ہے تو میں ان سے معذرت کرتی ہوں۔

---

* بحکم جناب سپیکر حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر: اچھا اچھا۔ وہ بات تو انہوں نے کلیئر کر دی ہے کہ جو قادیانی اپنے آپ کو مسلم کہتے ہیں، ٹھیک ہے۔ قادیانی بھی دراصل اپنے آپ کو وہ بھی مسلم کہتے ہیں، اس میں یہ ہماری بد قسمتی ہے تو ان کو انہوں نے Differentiate کیا ہے، آپ کے بارے میں اس میں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ (مداخلت) جی روی کمار۔

جناب روی کمار: جناب سپیکر صاحب، Actually ان کی جو Intention تھی ہم نہیں کہتے ہیں کہ بری تھی لیکن انہوں نے جس طرح * + والی بات کی تو وہ ہمیں بری لگی کیونکہ پھر * + والی بات کی، آپ اپنے لہجے کو تھوڑا سا اگر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہماری صفوں میں قادیانی * + ہیں، آپ کرسچن برادری یا سکھ برادری نہیں * + (قہقہہ) وہ مسلم بن کے * + ہیں، نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے، انہوں نے معذرت بھی کر لی لیکن اس میں معذرت کی بات بھی نہیں تھی۔ جی، سردار صاحب! ان کا واضح اشارہ قادیانیوں کی طرف تھا۔

جناب رنجیت سنگھ: سر! اس سے پہلے بھی میں نے کہا کہ ہمارے لئے الگ حلف نامہ ہو گا، ہمارے لئے بہت اچھا ہو جائے گا، ہم نے آپ کے ساتھ اس بات پر Objection کی ہے، آپ کے منہ کے الفاظ یہ تھے کہ مسلمانوں کے ساتھ * + + + ہیں، * + پہ بھی اگر آپ یہاں پہ یہ وضاحت کر دیتیں اور کہتیں کہ اس میں قادیانی * + ہیں، ہمارا کوئی اعتراض نہیں ہے، آپ انہیں سو دفعہ کہیں لیکن یہاں * + + میں ہم بھی شمار ہوتے ہیں، ہم تو ہمیشہ یہ کہتے ہیں کہ آپ ہمیں مینارٹیز نہ کہیں، آپ ہمیں * + + پاکستانی کے نام سے پکاریں لیکن آپ * + + بھی کہیں، ساتھ ہی ہمیں گھنسے کا بھی کہیں تو پھر ہمیں آزار ضرور کریں گی، چاہے وہ اب بھی کہیں گی۔

جناب سپیکر: سردار صاحب! تشریف رکھیں، اس کا Solution نکالتے ہیں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ انہوں نے بڑے واضح کہا ہے، آپ کی طرف کوئی اشارہ نہیں تھا، ان کا قادیانیوں کی طرف اشارہ تھا اور دوسری بات انہوں Clarify بھی کر دی اور تیسری بات، جیسے آپ نے کہا اور انہوں نے کہا * + + + ہیں، انہوں نے ان کو * + + کہا ہے، آپ کا نہیں، میں پھر بھی ان الفاظ کو حذف کرتا ہوں۔

---

* بحکم جناب سپیکر حذف کئے گئے۔

توجہ دلاؤنوٹس ہا

Mr. Speaker: ‘Call Attention Notices’: Humaira Khatoon, MPA to please move her call attention notice No. 755 in the House.

محترمہ حمیرا خاتون: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! ایک تو اس کا پس منظر میں آپ کو بتاؤں کہ یہ کال اٹنشن میں نے آٹھ مہینے پہلے جمع کروائی تھی تو اس میں کچھ اعداد و شمار میں اب اضافہ بھی ہو چکا ہے۔

میں وزیر برائے محکمہ صحت کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتی ہوں اور وہ یہ کہ مختلف دواساز کمپنیوں کی جانب سے ادویات کی قیمتوں میں رواں سال۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اگر آپ کہیں تو میں ڈیفر کر دوں، وزیر صحت جب ہوں تو پیش کر لیں ویسے تو کوئی آپ کو جواب دے دے گا۔

محترمہ حمیرا خاتون: سپیکر صاحب! میری ایک گزارش ہے، میرے پچھلے چار پانچ سوالات بھی ڈیفر ہو چکے ہیں، دو کال اٹینشنز بھی لیکن وہ پھر دوبارہ آتے نہیں، آپ Commitment دیں تو میں تیار ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں کیوں نہیں آئیں گے، ڈیفر کر رہے ہیں Lapse تو نہیں ہو رہے ہیں۔

محترمہ حمیرا خاتون: لیکن میں دیتی ہوں۔ میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اگلا جو بھی ہیلتھ، جو بھی ہیلتھ کا دن آئے گا، اس دن اس کو شامل کر لیں گے۔

محترمہ حمیرا خاتون: سپیکر صاحب! آپ ڈیفر نہ کریں تو بہتر ہو گا، ڈیفر نہ کریں۔

جناب سپیکر: نہیں کرتے، پھر چلیں جی، آپ پیش کریں۔

محترمہ حمیرا خاتون: میں وزیر برائے محکمہ صحت کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتی ہوں، وہ یہ کہ مختلف دواساز کمپنیوں کی جانب سے ادویات کی قیمتوں میں رواں سال کے دوران ایک بار پھر سات فیصد اضافہ کیا گیا ہے لیکن اب سو فیصد ہو چکا ہے جس کی وجہ سے شوگر، بلڈ پریشر، السر، سر درد سمیت دیگر عام بیماریوں کی ادویات مہنگی ہو گئی ہیں۔ حکومتی قوانین کے تحت دواساز کمپنیاں ہر سال سات فیصد اضافہ کر سکتی ہیں لیکن رواں سال کے درمیان دوسری بار مزید سات فیصد اضافے سے ملک خط غربت سے نیچے زندگی بسر کرنے والے چوالیس فیصد سے زائد آبادی براہ راست متاثر ہوئی ہے جو کہ پہلے ہی مہنگائی کے ہاتھوں نان شبینہ کی محتاج ہے۔ لہذا حکومت فوری طور پر ادویات کی قیمتوں میں دوسری بار ہونے والے حالیہ غیر قانونی اضافے کا نوٹس لے۔

دوسری ایک اہم بات یہ ہے جناب سپیکر صاحب! کہ اس میں کمپنیوں اور ڈاکٹرز جو ہیں ان کی آپس کی ملی بھگت ہوتی ہے۔ کمپنیاں جو ہیں وہ ڈاکٹر کو Facilitate کرواتی ہیں اور وہ انہیں Facilitation کے بدلے میں ان کے لئے وہی دوائیاں لکھتے ہیں اور اس Facilitation میں وہ ڈاکٹرز باہر ممالک کے Tours اور مختلف مراعات لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی لاء منسٹر۔

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون): سر! بالکل یہ اہم ایشو ہے اور حکومت کی اولین ترجیح بھی یہی ہوتی ہے کہ لوگوں کو سستی ضرورت کی اشیاء فراہم کرے، پھر یہ تو ڈرگز یعنی ادویات جو ہوتی ہیں یہ Life saving ایک چیز ہوتی ہے اور صحت سے Related ہوتی ہیں، سر! چونکہ یہ کال اٹنشن ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ بتائیں کہ یہ جوان کی Prices بڑھتی ہیں تو یہ صوبائی سبجیکٹ ہے یا فیڈرل؟ میرے خیال میں یہ فیڈرل نہیں ہے۔

وزیر قانون: سر! میں آپ سے یہی گزارش کرنے جارہا تھا کہ 1976 کا جو ڈرگز ایکٹ ہے اس کے تحت ایک ڈرگ ریگولیٹری اتھارٹی فیڈرل گورنمنٹ کے Under آتی ہے لیکن میں یہاں یہ کہتے ہوئے یہ نہیں کہہ رہا ہوں کہ حکومت اپنے لوگوں کی ذمہ داری صرف قانون کو اور ایک Formality دیکھ کر یا ٹیکنیکل سائیڈ کو دیکھ کر اپنے اوپر سے ہٹا رہی ہے۔ صوبائی حکومت کے پاس ڈرگ انسپکٹرز ہیں اور ان ڈرگ انسپکٹرز کے ذریعے ہم Ensure کرا رہے ہیں کہ جہاں کہیں بھی ادویات کی قیمتیں مصنوعی طریقے سے یا غلط طریقے سے اگر بڑھائی گئی ہوں تو اس کو ہم کنٹرول کر رہے ہیں اور ان شاء اللہ جو بھی اس ڈرگ ایکٹ 1976 کی خلاف ورزی کرے گا تو صوبائی حکومت نے یہ ایک تہیہ کر رکھا ہے کہ ایسے لوگوں کو Prosecute کیا جائے گا، ان کے خلاف ایکشن لیا جائے گا اور اس کے علاوہ جو Generally مجسٹریٹ کا اختیار ہے، پرائس کنٹرول کا مجسٹریٹ کو اختیار جو دیا گیا ہے تو اس کے تحت بھی صوبائی حکومت یہ چیزیں، Prices کو چیک کر رہی ہے لیکن میں ریکویسٹ کروں گا کہ میڈم کی جو بھی Suggestions ہوں گی ہم بیٹھ جائیں گے، شہرام خان کے ساتھ بھی بیٹھ جائیں گے، ہیلتھ سیکرٹری کے پاس بھی بیٹھ جائیں گے، فیڈرل گورنمنٹ سے بھی رابطہ کریں گے اور جوان کا Role ہے وہ ان کو بتائیں گے کہ وہ Play کرے اور جو صوبائی حکومت کا Role ہے اس سے ہم دو قدم آگے جائیں گے اور لوگوں کو ریلیف دیں گے۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔

محترمہ حمیرا خاتون: جناب سپیکر! اس میں یہ بات-----

جناب سپیکر: کال اٹنشن ہے بی بی، اتنی ہی ہوتی ہے، بس اس پہ جواب آگیا، بحث نہیں ہوتی، پھر آپ یہاں آجائیں، یہاں آپ بیٹھ جائیں میں وہاں آجاتا ہوں، 'آرڈر آف دی ڈے' کمپلیٹ ہونے دیں۔ دیکھیں، یہ پوائنٹ آف آرڈر بھی لوگوں نے لینے ہیں، نثار صاحب بار بار، سارے لوگ کہہ رہے ہیں کہ ہم نے بات کرنی ہے تو وہ 'آرڈر آف دی ڈے' کمپلیٹ کروں گا، وہ بات کریں گے۔ آپ کا پوائنٹ آگیا، انہوں نے جواب دے دیا کہ ہم منسٹر سے بات کریں گے اور آپ کو بھی ساتھ ملائیں گے۔ بس آپ بات ختم کیا کریں، بات کو آپ Linger-on کرتے ہیں، There is no more time. Sahibzada Sanaullah Sahib is not here.

محترمہ حمیرا خاتون: سر! وہ تو پھر-----

جناب سپیکر: یہ مسئلہ تو ہو گیا، ابھی ہی آپ نے قیمتیں کم لینی ہیں؟ ابھی تو نہیں ہو سکتیں نا، وہ کہتے ہیں کہ ہم بات کرلیں گے شہرام خان سے، سیکرٹری سے، فیڈرل گورنمنٹ سے That is the way only, آپ نے ایک اہم ایشو یہاں پر Highlight کر دیا وہ اب you have very nicely present it، آگے جائے گا۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر! تھوڑا سا ٹائم دے دیں یہ اہم ایشو ہے-----

جناب سپیکر: نگہت بی بی! آپ جب ہوں تو ایشو کبھی نہیں رک سکتا ہے، خوشدل خان صاحب کال اٹنشن نمبر 926۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: تھینک یو۔ مسٹر سپیکر! میں ساتھ ہی ساتھ لاء منسٹر کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں کیونکہ The matter is related to him and his Ministry۔

میں وزیر برائے محکمہ قانون و پارلیمانی امور کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف-----

جناب سپیکر: (سیکرٹری صوبائی اسمبلی سے) سیکرٹری صاحب! یہ درمیان میں جو کیمرے ہیں، یہ ہمارے ڈرون کیمرے لگے ہوئے ہیں تو ان کے ذریعے یہ Coverage نہیں ہو رہی کہ یہ بیچ میں کھڑے ہونا ضروری ہے؟ اگر ہو سکتی ہے تو آئندہ اجلاس میں درمیان میں کوئی نہ ہو، صرف Still photographer ہو۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: وہ یہ کہ ضابطہ دیوانی اور نارکاٹیکس ایکٹ میں ترامیم کے خلاف خیبر پختونخوا کے وکلاء کا احتجاج جاری ہے اور چھٹے روز بلکہ ساتویں روز میں داخل ہو گیا ہے لیکن ابھی تک حکومت نے کوئی مثبت اقدام نہیں اٹھایا ہے۔ مذکورہ ترمیمات کے خلاف خیبر پختونخوا بار کونسل اور پشاور ہائی کورٹ بار ایسوسی ایشن سمیت دیگر وکلاء تنظیموں نے احتجاج کی کال دے رکھی ہے جنہوں نے قبل ازیں مختلف مواقع پر احتجاج اور عدالتی بائیکاٹ کیا اور حکومت کو ترامیم پر نظر ثانی کے لئے Deadline بھی دی تھی لیکن حکومت کی سرد مہری کے بعد احتجاج ابھی تک جاری ہے جس کے بعد پشاور ہائی کورٹ سمیت صوبے کی تمام ماتحت عدالتوں میں وکلاء عدالتوں میں پیش نہیں ہو رہے ہیں جس کی وجہ سے بیشتر مقدمات پر کارروائی نہیں ہو پا رہی ہے اور کیسز پر ساعت ملتوی کر دی جاتی ہے اور اس طرح آج بھی عدالتی بائیکاٹ کے بعد بیشتر مقدمات پر کارروائی نہیں ہو سکے گی۔ اس صورتحال کے بعد سائلین کو سخت مصائب کا سامنا ہے، ادھر صوبائی حکومت کی جانب سے بھی قوانین واپس لینے یا ان میں ترامیم سے متعلق سرد مہری کا مظاہرہ کیا جا رہا ہے۔ لہذا یہ اہم مفاد عامہ کا مسئلہ ہے اور حکومت کو چاہیئے کہ بلا تاخیر اس مسئلے کو حل کیا جائے، ورنہ مزید احتجاج میں شدت لائے جانے کا امکان ہے۔

سر، اس میں میں صرف دو سیکنڈ بات کرتا ہوں باقی وہ کریں گے۔ سر، یہ آپ کو بھی معلوم ہے، اخبار جب اٹھائیں، آج یہ ساتواں دن ہے کہ ہمارے وکلاء صاحبان سٹرائیک پر ہیں اور وہ یہ سٹرائیک جو ہے اس سارے صوبے میں ہے اور اس میں ہماری جو خیبر پختونخوا بار کونسل اور ہماری جتنی بھی ایسوسی ایشنز ہیں ان سب نے متفقہ طور پر ایک فیصلہ کیا ہے کہ اب یہ ترامیم جو آئی ہیں ہمارے سول پروسیجر کوڈ میں اور نارکاٹیکس میں، تو چاہیئے یہ تھا کہ حکومت ان کے ساتھ بیٹھ جائے، ان کے ساتھ بات کرلے اور ایک معاملہ، کیونکہ ایک طرف ہمارے ہائی کورٹ پر بوجھ بڑھ رہا ہے، آئے دن ہماری Litigation بڑھتی جا رہی ہے، دوسری طرف یہ جو Litigants ہیں، مقدمہ باز ہیں، جن کے کیسز ہیں، سائلین ہیں تو ان کو بھی تکلیف ہوتی ہے، وہ کوئی ڈی آئی خان سے آتا ہے، کوئی بنوں سے آتا ہے، کوئی دیہات سے آتے ہیں اور پھر جب آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ سٹرائیک ہے تو وہ واپس جاتے ہیں تو لوگوں میں محرومی بھی بڑھ جاتی ہے اور ویسے انصاف بھی دیر سے ہوتا ہے تو میری یہ ریکویسٹ ہو گی کہ اس پر کوئی بات کرے۔ تھینک یو سر۔

جناب سپیکر: جی لاء منسٹر صاحب۔

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون): تھینک یو سر، بس شارٹ میں صرف اس میں تین پوائنٹس ہیں جو میں فلور آف دی ہاؤس پر آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ایک تو یہ کہ حکومت کی Sincerity تھی اور ہے کیونکہ میرے خیال سے کوئی بھی اس نظام سے مطمئن نہیں ہے کہ جو دیوانی مقدمات، خوشدل خان صاحب خود بھی وکیل ہیں، میں بھی Practicing وکیل ہوں، ابھی Conflict of interest میں وکالت بھی نہیں کر سکتے ہیں سر، لیکن کوئی بھی مطمئن نہیں، ایک بچہ اگر آج اپنا دیوانی مقدمہ شروع کرے تو چالیس سال اس کو سپریم کورٹ تک لگتے ہیں، وہ بوڑھا ہو جاتا ہے لیکن اس کا کیس حل نہیں ہوتا ہے، تو اس کے پیچھے یہ تھا کہ سپریم کورٹ کا ایک Decision آیا تھا، جوڈیشل کمیشن آف پاکستان کی کچھ Recommendations تھیں، وہ ہم نے بار کونسلز اور بار ایسوسی ایشنز کو بھیجیں، اس کے بعد اس کے اوپر غور خوض ہوا اور یہ کیبنٹ کے سامنے آیا اور پھر اس اسمبلی نے اس کو پاس کیا۔اس کا مقصد صرف یہ ہے کہ ان امنڈمنٹس کا سول پروسیجر کوڈ میں کہ عام جو Litigant ہے، جس طرح خوشدل خان صاحب فرما رہے ہیں، عام جو عوام ہیں اس کو ریلیف مل سکے، جلد سے جلد اور فوراً اور سستا انصاف مل سکے۔

جناب سپیکر: جلد انصاف ہو سکے۔

وزیر قانون: سر! میں کلیئر کرتا ہوں، پلیز یہ بڑا Important ہے، دوسرا پوائنٹ یہ ہے کہ اس میں آپ کے توسط سے ہاؤس کے نوٹس میں لانا چاہ رہا ہوں کہ اس میں ہم نے تین نشستیں کی ہیں بڑی، تین تین، چار چار گھنٹے کی نشستیں ہم نے کی ہیں، ایسا بھی نہیں ہے کہ ہم نے وکلاء صاحبان کو Engage نہ کیا ہو، اس میں ہم نے پشاور ہائی کورٹ بار ایسوسی ایشن، تمام بار کونسلز اور پشاور بار ایسوسی ایشن، آج بھی میں چونکہ آپ کو Update کرنا چاہ رہا ہوں، خوشدل خان صاحب اور سارے ممبرز کو، آج صبح دس بجے میری میٹنگ ہوئی ہے، میرے آفس میں ہوئی ہے، لطیف آفریدی صاحب جو پشاور ہائی کورٹ بار ایسوسی ایشن کے صدر ہیں وہ تشریف لائے تھے، تیمور صاحب جو پشاور بار ایسوسی ایشن کے صدر ہیں وہ تشریف لائے تھے، بار کونسلز کے لوگ، ایبٹ آباد بنچ سے، سب لوگ آئے تھے اور ایڈووکیٹ جنرل صاحب اور سیکرٹری لاء بھی موجود تھے، آج کم از کم یہ خوشخبری میں دے سکتا ہوں کہ ان کے ساتھ ہمارے مذاکرات ٹھیک ٹھاک ہوئے ہیں اور دونوں سائیڈ پر ہم نے یہی کہا ہے کہ ہمارا مقصد یہ ہے کہ عام عوام کو ریلیف مل سکے

اور اس پوائنٹ کے اوپر ہمارے مذاکرات کامیاب بھی ہو گئے ہیں، کل جنرل باڈی کا اجلاس ہے وکلاء صاحبان کا، آج In principle، اصولی طور پر وکلاء صاحبان نے یہ کہہ دیا ہے کہ ہم ہڑتال کو Withdraw کریں گے، ان شاء اللہ کل جب وہ جنرل باڈی میں اس ایشو کو سامنے رکھیں گے، خوشدل خان صاحب بھی اس میں ہماری مدد کریں گے تو یہ کل ان شاء اللہ Withdraw ہو جائے گی یہ ہڑتال اور عدالتیں اپنا کام شروع کر دیں گی اور آگے جا کر ہم جو بھی اچھی Suggestions ہوئیں ہم Incorporate کریں گے اس قانون میں۔

Mr. Speaker: Thank you. Mr. Aghaz Ikramullah Khan Gandapur MPA, to please move his call attention notice No. 929 in the House.

(Interruption)

Mr. Speaker: First complete me the order of the day.

جناب نثار احمد: جی، ایک ضروری مسئلے پر بات کرنی تھی۔

جناب سپیکر: پھر میں پوائنٹ آف آرڈر دے دوں گا، میرے پاس تو یہ چار تھیں، چار ہو گئیں۔

جناب نثار احمد: جی ایک ضروری مسئلے پر بات کرنی تھی۔

جناب سپیکر: چلیں میں آپ کو پوائنٹ آف آرڈر دے دیتا ہوں۔ اس کے بعد، جی آغاز اکرام اللہ گنڈا پور صاحب۔

جناب آغاز اکرام اللہ گنڈا پور: جناب سپیکر صاحب، میں اس معزز ایوان کی توجہ ایک اہم مسئلے کی جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ پچھلی حکومت میں جب میرے والد صاحب وزیر برائے زراعت تھے تو ان کی کوششوں سے ڈیرہ اسماعیل خان میں تحصیل کلاچی کو ضلع کا درجہ دیا گیا تھا جس کے ساتھ چترال کو بھی ضلع کا درجہ دیا گیا تھا لیکن چترال ضلع بن چکا ہے جبکہ تحصل کلاچی تاحال ضلع کی حیثیت سے محروم ہے اور نوٹیفکیشن بھی جاری نہیں ہو سکا۔ حالانکہ اس کے Minutes بھی ایشو ہو چکے ہیں لیکن تاحال اس کارروائی پر کوئی عمل نہیں ہوا۔ لہذا اس پر مجھے مختصر بات کرنے کی اجازت دیں۔

جناب سپیکر: جی کریں بات۔

جناب آغاز اکرام اللہ گنڈا پور: سپیکر صاحب! میں آپ کا بڑا مشکور ہوں آپ نے مجھے موقع دیا، میرے والد صاحب کی اور ان سے پہلے جو میرے انکل تھے اسرار اللہ خان، ان کا آپ کے ساتھ بڑا اچھا تعلق تھا،

یہاں پر کافی ٹائم گزارا انہوں نے، ان دونوں کی بڑی کوشش تھی کہ کلاچی جو تحصیل ہے اس کو ضلع بنایا جائے اور اسرار اللہ خان نے اپنے ٹائم میں جی، انہوں نے بڑی کوشش کی مگر یہ ہو نہیں پایا۔ پھر میرے والد صاحب نے بڑی کوشش کی اور پرویز خٹک صاحب ہمارے پاس آئے تھے، جب وہ سی ایم تھے اور وہاں ہم نے پروگرام بھی کیا تھا اور وہاں پر انہوں نے وعدہ کیا تھا کہ میں کروں گا اور انہوں نے اپنا وعدہ پورا بھی کیا تھا، اس کا نوٹیفکیشن سب کچھ ہو چکا ہے، اس کے ساتھ چترال بھی تھا کچھ اور بنوں کی تحصیلیں تھیں، ساری کی ساری جتنی بھی تھیں اس ایک پیپر میں آئی تھیں سب کی سب ہو چکی ہیں لیکن کلاچی کی جب بھی میں ڈیٹیل مانگتا ہوں تو وہ کوئی نہ کوئی اس میں ایشو آ جاتا ہے، اس میں شکیل صاحب نے میری بڑی مدد کی ہے جو ہمارے ریونیو منسٹر صاحب ہیں، ان کے ساتھ میرے ایک دو سال جو گزرے ہیں، ان کے ساتھ میں نے ہر موقع پر بات کی ہے، تو انہوں نے مجھے کہا ہے کہ ان شاء اللہ اس پر کمیٹی بنائیں گے، یہ کریں گے، وہ کریں گے، پھر میں لاء منسٹر صاحب سے یہ ریکویسٹ کروں گا کہ اس کو اگر ریونیو کی جو سٹینڈنگ کمیٹی ہے اس کے پاس بھیج دیا جائے اور یہ جو ایک ڈیٹیل ہے وہ مجھے دے دیں کہ اس میں کیا ہو سکتا ہے اور یہ بات کہاں تک جا سکتی ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی لاء منسٹر صاحب۔

<u>وزیر قانون</u>: سر! بڑا ایک Valid point ہے بلکہ میں یہ کہوں گا کہ ان کے والد صاحب ہمارے یہاں پر آنریبل ممبر تھے، منسٹر تھے، ان کے چچا یہاں پر ہمارے ساتھ تھے اور ایک بڑی اچھی فیملی ہے اور اپنے لوگوں کو بڑا اچھا Represent کر رہے ہیں اور یہ تحصیل کلاچی کو ضلع کا درجہ دینے کے لئے ابھی تک جو کوششیں ہوئی ہیں وہ انہوں نے بتا دی ہیں۔ سر، میں شارٹ یہ کہوں گا کہ چونکہ صوبائی حکومت نے ایک پالیسی بنائی ہے کہ ہم سارے سیکٹر کو اب دیکھتے ہیں تاکہ ایسے اضلاع نہ بنیں جو کل کو Viable نہ ہوں، لیکن چونکہ انہوں نے اس کے اوپر بڑا کام کیا ہے سر، میری بھی یہ رائے ہو گی کہ اس کو ریونیو کی جو سٹینڈنگ کمیٹی ہے اس میں آپ بھیج دیں، وہاں پر یہ Thoroughly discuss ہو جائے گا اور اس کے بعد جو بھی سٹینڈنگ کمیٹی کا فیصلہ ہو گا وہ رپورٹ ہاؤس میں آ جائے گی، حکومت کے لئے اس کو ضلع Declare کرنے کے لئے ایک راہ ہموار ہو جائے گی۔

<u>Mr. Speaker</u>: Put it for the vote, do you agree?

<u>Minister for Law</u>: Yes Sir.

Mr. Speaker: Okay. Call attention notice No. 929. Is it the desire of the House that Notice No. 929 may be referred to the Standing Committee on Revenue? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against may say 'Noes'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Call attention notice No. 929 is referred to the Standing Committee concerned.

رسمی کارروائی

جناب سپیکر: جی نثار خان۔

جناب نثار احمد: تھینک یو سپیکر صاحب۔ جی، زما دوہ درې څلور سوالونه دی خو اول سوال زما دا دے چې کومه جرګه زمونږه اوس په Ex-FATA کښې کومه جرګه جوړیږی نو زه دا تپوس کوم چې دغه جرګه بیا د هغې خلقو په لاسونو کښې جوړیږی کومو خلقو چې ایف سی آر دغه ځائې ته مونږه ته رسولی وو، ایف سی آر په مونږه نافذ وو، په ایف سی آر کښې په کوم عمل وو، مونږه چې کله Elect شو صوبائی ممبران، مونږه د دې نه ولې بې خبره ساتی او دیکښې مونږ سره مشاورت ولې څوک نه کوی؟ زما دا سوال دے که جرګه، دغې ته ضرورت دے په دغې وخت کښې نو دغه منتخب ایم پی ایز باید چې په دیکښې شامل وی د هغوی مشاورت پکښې شامل وی هغوی په دغې کښې ناست وی ځکه چې دې خلقو ته ووټ ورکړے شوے دے۔ دا خلق دې اسمبلئ ته رالیږلې شوی دی او نن بیا داسې یو ځانګړې آرډیننس یا آرډر کیږی کوم چې به په ایف سی آر کښې کیدو او په مونږه باندې به ئې توره شپه جوړوله۔ نن بیا هغسې یوه جرګه جوړیږی چې هغې به د رشوت ډکه وی هغې د مخلتف مصیبتونو نه ډک وی او په خلقو باندې هغې په زور باندې Impose کوی۔ زه بله خبره دا کوم چې د پختونخوا صوبائی اسمبلئ کښې صرف د Ex-FATA د ممبرانو نه ډیویلپمنټل کار کښې مشاورت، ډی سی ته ئې اختیار ورکړو چې هغه به ئې کوی، دا یو امتیازی سلوک دے د دې پختونخوا په دې اسمبلئ کښې دا د نورو خلقو، د نورو صوبائی ممبرانو سره دغسې نه دی شوې، یا خو د ټولو سره دغسې اوشی یا د Ex-FATA ته هغې ممبرانو ته اختیار ورکړے شی چې هغوی په ډیویلپمنټل

کارونو کښې اختيار اولرى۔ (تالیاں) زمونږه پينځه مياشتې او شل ورځې تقريباً اوشوې او تاسو وعده کړې وه چې په يو مياشت کښې به تاسو په کميټيو کښې اچوؤ مونږه تر اوسه پورې په کميټو کښې نه دى اچولې شوى زمونږه نومونه۔ بله دا چې تر اوسه پورې مونږه غواړو چې زمونږه په ضلعو کښې Review meeting رااوغواړى، زما په ضلع مهمند کښې زما پينځه مياشتې او شل ورځې اوشوې څوک د ډيويلپمنټل کارونو Review meeting نه راغواړى۔ زمونږه انتظاميه هغه نه راغواړى او د هغې وجه بنيادى دا ده چې زمونږه په کارونو کښې، زمونږه په ډيويلپمنټل کارونو کښې زما ايم اين اے، زما Reserve سيټونو والا، زه يو سوال بل دا تپوس کول غواړم که تاسو خپل Reserve seats، فيمل ممبر ته د اے ډى پى د چيړلو اختيار ورکوئ؟ زه غواړم چې زما د Reserve seat ته تاسو بې تحاشه فنډ د وزير اعلیٰ صاحب د ورکړى چې هغه ضلع مهمند ته لاړ شى خو اے ډى پى فنډ چيړلو کښې چې هغوى ګوتې وهى يا زما ايم اين اے ګوتې ووهى نو نن هم په ضلع مهمند کښې يو انچ کار د ډيويلپمنټل نه دے روان-----

جناب سپیکر: جیWindupکریں۔

جناب نثار احمد: ټول په عدالتونو کښې بانډه دى او مونږه په هغې Stay ګانې راؤړو۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ بس ہے نثار خان صاحب! دیکھیں، میراOrder of the dayابھی کمپلیٹ نہیں ہے، میں نے آپ کو ٹائم دے دیا ہے، بس دو منٹ اور آپ کے لئے۔

جناب نثار احمد: بس جى، دوه منټه راکړئ جى۔

جناب سپیکر: اوکے۔

جناب نثار احمد: زما نه چې کوم ډيپارټمنټ لسټونه غوښتى وو، چې کارونو د پاره راکړه هغه کارونه الټا شو او هغې کښې ئې نور خلق واچول زما هغه لسټونه ئې شا ته غورځولې دى۔ لکه پبلک هيلتھ غورځولې دى، سى اينډ ډبليو غورځولې دى او لوکل ګورنمنټ او دغسې د باجوړ نه واخله تر وانا پورې بجلى نشته، ما

ته دوه ارب سبسډي وه هغه د دوئ حکومت ختمه کړه نن زما بجلی نشته، ما ته تیاره ده، ما ته د څښکلو اوبه نشته، زما د څاروؤ اوبه نشته، زما د مانځه او اوداسه اوبه نشته، هغه سبسډي مونږ ته بحال کړئ، مونږ ته هم هغه آته ګهنټې بجلی، باید چې په هر فیډر باندې اوچلوی، هلته دوه منټه او درې منټه هم بجلی نشته۔ تهینک یو مننه۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔آپ نے ان کے پوائنٹ آف آرڈرز نوٹ کئے ہیں، پھر آپ ان کے ساتھ بعد میں ذرا بیٹھ جائیں اور جو ان کے ایشوز ہیں، نثار خان صاحب کے وہ Concerned محکموں تک پہنچائیں تاکہ جو بات یہ کہنا چاہتے ہیں وہ ہو جائے۔ میں نے لاء منسٹر صاحب سے کہہ دیا ہے، لاء منسٹر آپ کے ساتھ بیٹھیں گے، ٹھیک ہو گا ان شاء اللہ، آپ تشریف رکھیں۔ یہ مسئلہ اب لاء منسٹر صاحب حل کریں گے۔ سمیرا شمس صاحبہ۔ (مداخلت) بس ایک ادھ چیز لیں گے، دیکھیں، ان کی ایڈ جرنمنٹ موشن ہے، اس پر ڈسکشن ہے، پھر ان کا وہ رہ جائے گا، ابھی ٹائم کم ہے۔

محترمہ سمیرا شمس: شکریہ۔ سپیکر صاحب، پوائنٹ آف آرڈر پر مجھے بولنا ہے لیکن اس سے پہلے میں آپ سے گزارش کروں گی کہ ٹریژری بنچز کے ایم پی ایز کا بھی بزنس ہوتا ہے اور ان کے بھی مسائل ہوتے ہیں، ہم بھی عوام کے نمائندگان ہیں تو ہمیں بھی بولنے کا موقع دیا جائے، تقریباً ایک ہفتے سے میں اس ایک پوائنٹ آف آرڈر کے لئے بار بار ریکویسٹ کر رہی ہوں لیکن بولنے کا موقع نہیں دیا جاتا، تو آپ سے ریکویسٹ ہے کہ اپوزیشن کے ممبران بالکل ہمارے لئے قابل احترام ہیں لیکن ادھر کے ممبران بھی بولنا چاہتے ہیں، آپ ہمیں بھی Representation دیا کریں۔ سپیکر صاحب، یہ پرائیویٹ میڈیکل کالجز کا ایشو ہے، پی ایم ڈی سی نے Rule بنایا تھا کہ Transparent process کے لئے کہ جو Admissions ہوں گے وہ خیبر میڈیکل یونیورسٹی کے Through ایک میرٹ لسٹ لگے گی اور اس میں میرٹ کو Follow کیا جائے گا اور جو Foreign seats پر Admissions ہوتے تھے اور کچھ لوگ Donations کے نام پر کم نمبر والے سٹوڈنٹس کو Admissions دیتے تھے تو وہ Process ختم کرنے کے لئے پی ایم ڈی سی نے بہت اچھا اقدام اٹھایا تھا، جس میں میں خیبر میڈیکل یونیورسٹی کو Appreciate کروں گی کہ اتنے Transparent process کے ساتھ انہوں نے وہ Follow کیا اور ابھی بھی Admissions جاری ہیں، میرٹ لسٹ ابھی تک جاری ہے، ویٹنگ لسٹ بھی اس میں آ گئی

ہے، Recently پی ایم ڈی سی نے ایبٹ آباد انٹرنیشنل میڈیکل کالج کے لئے سو سیٹس زیادہ کر دی ہیں اور جو 57 سیٹس جو ایم بی بی ایس کی تھیں وہ بھی ابھی ویٹنگ لسٹ میں رہتی ہیں لیکن پشاور میڈیکل کالج نے ایک رولنگ ایشو کی ہے اور وہ کہتے ہیں کہ ان کے پاس جو بی ڈی ایس کے سٹوڈنٹس آ گئے ہیں، 31 دسمبر کے بعد ان کو کہیں شفٹ نہیں کیا جائے گا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ جن کے مارکس کم ہیں وہ ایم بی بی ایس میں چلے جائیں گے، اس کے بعد جو ویٹنگ لسٹ والے آئیں گے وہ ایبٹ آباد انٹرنیشنل میں، اور جن کے مارکس زیادہ ہیں وہ بے چارے بی ڈی ایس میں رہ جائیں گے۔ یہاں پر کوئی Comparison نہیں ہے کہ بی ڈی ایس کے اچھے ہیں یا ایم بی بی ایس کے اچھے ہیں لیکن یہ ایک میرٹ چلا آ رہا تھا جس میں ایم بی بی ایس کے ڈاکٹرز پہلے Criteria پر آ جاتے ہیں اور چوائس پر بھی Depend کرتا ہے اور جو بی ڈی ایس کے ڈاکٹرز ہیں ان کو ویٹنگ لسٹ میں نیچے رکھا جاتا ہے تو یہ میرے خیال سے سراسر ظلم ہو رہا ہے، کسی کو چوائس پر اور کسی کی میرٹ لسٹ کو ایسا Bound کرنے میں، اگر ایک میرٹ لسٹ ابھی جاری ہے، Admission ابھی جاری ہیں تو کسی میڈیکل کالج کے پاس یہ اختیار نہیں ہے کہ وہ خیبر میڈیکل یونیورسٹی یا پی ایم ڈی سی کی لسٹ کو Bound کر سکے۔ اس کے ساتھ میں یہ بھی Mention کرنا چاہوں گی کہ اگر یہ List bound ہو جاتی ہے تو میرٹ لسٹ میں جو نیچے والے سٹوڈنٹس آتے ہیں ان کا تعلق پنجاب کے ڈومیسائل سے ہے، تو ہمارے اپنے پختونخوا کے جو میڈیکل سٹوڈنٹس ہیں جو ETEA کے Through آئے ہوئے ہیں، پی ایم ڈی سی کے Through نہیں آئے ہوئے وہ میرٹ میں رہ جائیں گے۔ تو میں Advisor on higher education to Chief Minister Sahib جو یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں، میں ان سے درخواست کروں گی کہ Emergency basis پہ اس ایشو کو اٹھایا جائے، یہ ایشو میں سٹینڈنگ کمیٹی میں بھی اٹھا سکتی تھی لیکن آج کل Admissions ہو رہے ہیں اور ہمارے بچوں کے Future کا سوال ہے تو Emergency basis پہ اس کا کوئی Solution مجھے چاہیئے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: آپ یہ چاہتی ہیں کہ جو پنجاب میں جنہوں نے ٹیسٹ دیا ہے وہ۔۔۔۔

محترمہ سمیرا شمس: نہیں، میں چاہتی ہوں کہ پشاور میڈیکل کالج نے جو رولنگ دی ہے جس میں وہ کہہ رہے ہیں کہ ان کے پاس جو سٹوڈنٹ ایڈجسٹ ہو گئے ہیں بی ڈی ایس میں، اس کے بعد ان کی شفٹنگ نہیں ہو گی۔ اس کے بعد شفٹنگ بالکل ہو گی، اگر ابھی تک لسٹ فائنل نہیں ہوئی، میرٹ ختم نہیں ہوا،

سیٹس ایڈجسٹ ہو رہی ہیں، ایک سو پچاس سیٹس اور آ گئی ہیں تو کسی میڈیکل کالج کے پاس یہ اختیار نہیں ہے کہ وہ شفٹنگ کو روک سکے۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی جی، عنایت اللہ صاحب۔۔۔۔۔

<u>جناب سردار حسین</u>: جناب سپیکر!

<u>جناب سپیکر</u>: جی، بابک صاحب۔

<u>جناب سردار حسین</u>: شکریہ جناب سپیکر۔ میں اتنا ٹائم نہیں لوں گا، نئے اضلاع کے جو ممبران ہیں میر کلام بھی ٹائم مانگ رہے تھے، میں صرف Endorse کرتا ہوں، یہ نثار احمد صاحب نے جو بات کی ہے۔ جناب سپیکر، آپ کو بھی یاد ہے، ہمیں بھی یاد ہے کہ انضمام کے حوالے سے تمام سیاسی جماعتوں نے بڑی جدوجہد کی ہے اور اس وقت تمام سیاسی جماعتیں یہی کہتی تھیں کہ نئے قبائلی اضلاع کے لوگوں کو گلے لگانا چاہیئے لیکن اب جو ممبران یہاں پہ اعتراضات اٹھاتے ہیں یا گلے کرتے ہیں تو جناب سپیکر، حکومت سے ہماری یہی ریکویسٹ ہو گی، وزیر قانون صاحب یہاں پہ بیٹھے ہیں، اگر وہ تھوڑی توجہ دے دیں، یہ بہت بڑی زیادتی ہے کہ ترقیاتی سکیموں میں نئے اضلاع کے ممبران کو Onboard نہیں لیا جاتا، مہمند ضلع کی جو Situation انہوں نے بتائی، اپوزیشن کے دو ممبران تھے اور حکومت کا ایک ممبر ہے، اب ایک ممبر کو آپ لوگوں نے DDAC کا چیئرپرسن بنایا اور دو ممبران کو آپ لوگوں نے نظرانداز کر دیا۔ جناب سپیکر! اسی طرح ملازمتوں کے حوالے سے انہوں نے جو بات کی کہ باہر سے جو Donor funded سکیمیں ہیں یا ان کی آرگنائزیشنز ہیں، باہر سے لوگ جا کر وہاں پہ ملازم ہو رہے ہیں تو ہم یہ سمجھتے ہیں کہ یہ نئے اضلاع کے عوام کا حق ہے۔ لہذا میں تو، عوامی نیشنل پارٹی تو یہی مطالبہ کرے گی، یہی ریکویسٹ کرے گی کہ نئے اضلاع کے ممبران کا تعلق خواہ وہ کسی بھی جماعت سے ہو، ہم یہی سمجھتے ہیں کہ سٹینڈنگ کمیٹیوں میں ابھی تک ان کو نمائندگی نہیں ملی ہے، وہ تو بالکل آپ کا اختیار ہے، ہمارا یہ ہاؤس دوبارہ آپ کو یہ اختیار دے دیتا ہے کہ جتنا جلدی ہو سکے، جتنا جلدی ہو سکے قائمہ کمیٹیوں میں نئے اضلاع کے ممبران کو Accommodate کیا جائے۔ اسی طرح ان کی جو مشکلات ہیں، مسائل ہیں، امید ہے کہ وزیر قانون صاحب ان کو بڑا اچھا جواب دیں گے، مطمئن جواب دیں گے اور ان کو Isolate، نظرانداز نہیں کرنا چاہیئے۔

جناب سپیکر: اوکے، ہم یہ جو قائمہ کمیٹیوں کے لئے رکے ہوئے ہیں، یہ چونکہ ابھی پارلیمنٹری سیکرٹریز بننے ہیں ٹریژری بنچز سے تو اور بھی پوزیشنز خالی ہونی ہیں، تو ہم ایک ہی دفعہ یہ ساری چیزیں اس پہ کر لیں گے۔ Item No. 10, discussion under rule 200, discussion on item No. 10 is differed-----

(Interruption)

جناب سپیکر: میں کرتا ہوں۔

ایک رکن: جناب سپیکر!

سوال نمبر 4897 پر قاعدہ 48 کے تحت تفصیلی بحث

Mr. Speaker: Discussion on Question No. 4897 of Miss Naeema Kishwar MPA of Mineral Department under rule 48, notice given by Mr. Badshah Saleh MPA, so Naeema Kishwar Sahiba.

محترمہ سمیرا شمس: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: آپ کا پوائنٹ تو آ گیا ہے نا، پوائنٹ آف آرڈر کا جواب نہیں ہوتا بی بی، کال اٹنشن کا ہوتا ہے۔ جی، نعیمہ کشور صاحبہ۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: شکریہ سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، جس وقت میں نے یہ Question put-up کیا تھا تو اس وقت بھی مجھے منسٹر صاحب نے جواب دیا کہ ہم نے تمام ممبران جو Ex-FATA کے ہیں ان کو اعتماد میں لے کر Mineral کے حوالے سے یہ بل پاس کیا ہے اور اس وقت میں Appreciate کرتی ہوں کہ ہمارے جو Ex-FATA کے ممبران ہیں انہوں نے کھڑے ہو کر ان کو جواب دیا کہ ہمیں اعتماد میں نہیں لیا گیا۔ اس وقت اگر آپ دیکھیں کہ جو قبائل کے سارے لوگ ہیں وہ اس پہ احتجاج پہ ہیں، کیونکہ ان کا جو بنیادی حق تھا تو وہ ان سے چھینا گیا، اگر ان کے علاقوں میں Mineral پیدا ہو رہا تھا تو اب ان کو اپنی زمین کا این او سی گورنمنٹ سے لینا پڑے گا، تو آیا یہ میرے لئے آسانی ہو گئی یا میرے لئے مشکل ہو گئی؟ جس طرح آج اگر ہم کہہ رہے ہیں کہ اگر، ٹھیک ہے آپ ہم پر احسان کرتے ہیں کہ ہم نے Merger کیا، نئے ممبران آئے ہیں، تو اب ان ممبران کو تسلیم بھی کریں، ان ممبران سے مشورہ بھی لیں، آج کا آپ اخبار دیکھ لیں اس میں بڑی تفصیل کے ساتھ ذکر ہے کہ ایک جرگہ تشکیل دیا جائے گا اور جرگہ کون تشکیل دے گا؟ ڈی سی صاحب دیں گے اور جرگے میں کون لوگ ہوں گے یہ بھی وہ منتخب

کریں گے، چالیس لوگ علاقے سے ہوں گے دس لوگ ڈی سی صاحب کے ہوں گے تو پھر یہ جو ادھر ممبران بیٹھے ہیں یہ پھر کس لئے بیٹھے ہیں؟ان کو جو لوگوں نے ووٹ دیا ہے، ان پہ جو لوگوں نے اعتماد کیا ہے وہ کس لئے کیا ہے، پھر ان لوگوں کی کیا ضرورت ہے کہ اگر آپ نے سارے اختیارات ڈی سی کو دینے ہیں؟ آپ نے سارے ان کے جو Portfolios ہیں وہ بھی ان لوگوں کے حوالے کرنے ہیں جو Unelected ہیں، لوگ تو Elected لوگوں پر اعتماد کرتے ہیں، یہ لاکھوں ووٹ لے کر آتے ہیں، اگر لاکھوں ووٹ لے کے آئے ہیں تو آپ بھی تھوڑا ان پہ اعتماد کریں اور انہوں نے ایک حاتم تائی کی قبر کو لات مار کر کہا ہے کہ اگر خواتین کا مسئلہ ہو گا تو اس جرگے میں ایک خاتون بھی ہو گی، اب اگر پچاس لوگ Male ہوں گے اور ایک خاتون بیٹھی ہو گی تو وہ کیا کرے گی، وہ کون سے فیصلے میں حصہ لے گی؟ تو یہ تو میرے خیال میں انہوں نے بڑا احسان کیا ہے کہ ایک خاتون بھی اس میں ہو گی کہ اگر خواتین کے مسائل آئیں گے، تو ایسے اگر آپ لوگوں نے فیصلے اس ہاؤس میں اور ان Elected ممبران کو اعتماد میں لئے بغیر کرنے ہیں، ان سے کوئی مشورہ نہیں لینا، جس طرح روز ہمارے جو Ex-FATA کے ممبران ہیں وہ آکر احتجاج کرتے ہیں اور میں نے آج تک دیکھا ہے کہ کوئی منسٹر جواب ہی نہیں دیتا کہ ہاں انہوں نے یہ پوائنٹ اٹھایا ہے کہ میں ان کا کم از کم جواب تو دوں۔ حسن خیل پہ ادھر ہم نے احتجاج کیا، کوئی جواب نہیں آیا، آج بھی ہمارے ایک ممبر نے بات کی، کوئی جواب نہیں آیا، تو یہ حالات کب تک چلیں گے؟ اور Mineral کے حوالے سے جو زیادتیاں ہو رہی ہیں میرے خیال میں جو FATA کے لوگوں کے جو Ex-FATA کے لوگوں کے جو تحفظات ہیں، جو شروع دن سے تھے کیونکہ شروع دن سے یہ تھا کہ Merger یہ اس لئے چاہتے ہیں کہ جو وہاں پہ Mineral ہے، گورنمنٹ اور باہر کے لوگ ان پہ قبضہ کرنا چاہ رہے ہیں تو میرے خیال میں اس بل سے ان چیزوں کو تقویت ملی ہے، اس میں امنڈمنٹ ہونی چاہیئے جو Mineral policy ہے اور اس میں جو ہمارے ممبران ہیں ان کو بٹھانا چاہیئے اور قائمہ کمیٹیوں میں تو ٹھیک ہے ممبر شپ دیں لیکن میری جو Suggestion ہو گی کہ جو Ex-FATA کے حوالے سے جو بھی مسائل ہیں، میری ریکویسٹ ہو گی کہ تمام ممبران، چاہے گورنمنٹ کے ہیں، چاہے اپوزیشن کے ہیں، ان سب کی ایک کمیٹی بنائی جائے اور جو بھی ادھر کے مسائل ہیں، اگر ان کو اعتماد میں لے کر ان مسائل کے حل کی طرف بڑھا جائے تو میرے خیال میں جو بد اعتمادی ہے یہ کم ہو جائے گی۔ تھینک یو جی۔

جناب سپیکر: اوکے، تھینک یو جی۔ شگفتہ ملک صاحبہ! آپ ریزولیوشن پیش کریں۔۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب سپیکر: کرتے ہیں، کرتے ہیں آپ کو ٹائم دیں گے، Take your seat، شگفتہ ملک صاحبہ۔

محترمہ شگفتہ ملک: سر! Rules relax کریں گے؟

جناب سپیکر: جی جی، Rules relax کروائیں۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

Ms: Shagufta Malik: Rule 124 may be relaxed under rule 240.

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that rule 124 under rule 240 may be relaxed, suspended? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Member is allowed to move her resolution. Shagufta Malik Sahiba.

قرارداد

محترمہ شگفتہ ملک: تھینک یو سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، حال ہی میں خان عبدالولی خان یونیورسٹی مردان کے 274 ملازمین بیک جنبش قلم برخاست۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بیک جنبش قلم۔

محترمہ شگفتہ ملک: سر! اتنی مشکل اردو لکھتے ہیں، بیک جنبش قلم برخاست کر دیا ان میں ایسے بھی ملازمین ہیں جو کہ پانچ تا سات سال یعنی 2014 اور 13-2012 سے اس یونیورسٹی میں کنٹریکٹ پر کام کر رہے تھے، ان میں گیارہ ریگولر ملازمین بھی شامل ہیں، جنہوں نے ہائی پوسٹوں کے لئے درخواست دی تھی اور انہیں باقاعدہ اشتہارات پر کی گئی پوسٹوں پر تعینات کیا گیا تھا اور ان ملازمین نے باقاعدہ بیس مہینے ریگولر بنیادوں پر بھی یونیورسٹیوں میں کام کیا تھا، بعد میں ان کو چھبیسویں Syndicate میں غیر قانونی طور پر نکال دیا گیا ہے۔ لہذا یہ صوبائی اسمبلی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ جو ملازمین پہلے کنٹریکٹ پر کام کر رہے تھے اور بعد میں 448 ایڈورٹائزمنٹ میں انہی پوسٹوں پر ریگولر ہوئے، نیز جو ملازمین پہلے سے اپنی پوسٹوں پر کام کر رہے تھے ان کو اپنے عہدوں پر بحال کر کے ان کو Overage ہونے سے بچا کر

معاشی قتل سے مزید بچایا جائے اور مزید برآں 75 ریگولر ملازمین جو کہ اپ گریڈ ہونے تھے لیکن ان کو بھی بحال کر کے ان کی دادرسی بھی کی جائے۔ شکریہ۔

Mr. Speaker: The motion before the House is, the question before the House is that the motion, moved by the honourable Member may be passed? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. Discussion under rule 73 on adjournment motion No. 135 of Miss Naeema Kishwar Sahiba.

سوال نمبر 4897 پر قاعدہ 48 کے تحت تفصیلی بحث

محترمہ نعیمہ کشور خان: سپیکر صاحب، کوئسچن پہ بات چل رہی ہے اور میرے خیال میں صالح شاہ صاحب نے نوٹس دیا تھا، انہوں نے بات کرنی تھی۔

جناب سپیکر: صالح خان صاحب ہی بات کر لیں۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: کوئسچن تو ابھی ختم نہیں ہوا۔

جناب سپیکر: جی، صالح خان صاحب! بس پھر ایک ہی رہے گا، دوسرا پھر آگے چلا جائے گا۔ جی، صالح خان صاحب۔

ملک بادشاہ صالح: اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ۔ سر جی، بادشاہ صالح۔

جناب سپیکر: بادشاہ صالح صاحب۔

ملک بادشاہ صالح: آپ کا بہت شکریہ۔ یہ جو-----

جناب سپیکر: بادشاہ اور خان دونوں بادشاہ ہی ہوتے ہیں۔

ملک بادشاہ صالح: سر! بہن نے جو Question raise کیا ہے، اس پہ ہمیں سنجیدگی بھی دکھانا ہوگی اور اس کو سوچ سمجھ کے اس پہ کوئی بھی اس میں کسی کو کریڈٹ نہیں مل سکتا کہ فلاں نے کیا یا فلاں نے کیا یہ پہلے سے ایک منصوبے چلتے آرہے ہیں پہلے Tuesday کو انرجی اینڈ پاور پر جب عنایت اللہ بھائی بات کر رہے تھے تو اس پہ کوئی سنجیدگی اسمبلی سے ہمیں نہیں دکھائی دے رہی تھی۔ سر! اب میں آتا ہوں اپر دیر

کے بارے میں، الحمد اللہ، ہم اپر دیر اور چترال اس پوزیشن میں ہیں کہ ہم سارے پاکستان کے ذمے واجب الادا جتنے بھی قرضے ہیں ہم یہ بھی دے سکتے ہیں اور اتنا ریونیو اس صوبے کو ہم علیٰحدہ سے بھی دے سکتے ہیں لیکن مجھے افسوس ہو رہا ہے کہ جب ہم اس بارے میں کسی کے پاس بھی جاتے ہیں تو وہ جھوٹ بولتے ہیں، کبھی بھی اچھی بات ہمارے سامنے نہیں ہوتی، صرف ایک سیکرٹری صاحب ہے جو سچا بندہ ہے، اس سے ہمیں توقع بھی ہے اور اس سے ہمیں کام بھی لینا چاہیئے۔ سر! ہمارا اپر دیر جتنا بھی ہے یہ پہاڑوں پر مشتمل ہے اور دریا ہیں، ہمارے سارے دیر کا پہلے تو تین ہزار کلو میٹر سکوائر کلو میٹر ایریا تو سنٹرل ایکسچینج کے پاس ہے، کمپنی نے Lease کیا ہے اور پتہ بھی نہیں، پھر ڈاکٹر امجد صاحب نے کوشش کر کے چو بیس سو کلو میٹر علاقہ اس سے آزاد کرایا ہے، ابھی بھی چھ سو کلو میٹر ایریا جو ہے وہ سنٹرل ایکسچینج کے پاس ہے، ہمارے گھر بھی انہوں نے Lease کئے ہیں۔ سر، ابھی ہماری پارٹی، جو FATA سے نئے بھائی آئے ہیں ان کے ساتھ بھی یہ ہو رہا ہے، ان کو سوچنا چاہیئے اور اس پہ بیٹھ کر بات کرنی چاہیئے۔ سر! ہمارے پاس تانبے کے دنیا کے سب سے بڑے ذخائر ہیں، اس میں سونا ہے، وہاں پہ دنیا کی سب سے اچھی گرینائٹ ہے، پوری دنیا میں وہ بھی ادھر ہے، لیکن اس طرح ہے کہ اپر دیر کا کوئی بندہ اس پہ Lease نہیں کر سکتا سر۔ دیر کا کوئی بندہ یہ نہیں لے سکتا۔ بوسنیا میں ایک بندہ بیٹھا ہے، سنٹرل ایکسچینج کے نام سے، ہمیں پتہ بھی نہیں وہ اب، یعنی ہم سارے، اس میں سوات بھی شامل ہے، کالام اور اتروڑ ایریا بھی شامل ہے، یہ سب کچھ اس نے Lease کیا ہے، ہم وہاں پہ کرش پلانٹ بھی نہیں لگا سکتے، وہاں پہ ہم کرش بھی نہیں نکال سکتے، ہم وہاں پہ گھروں کے لئے پتھر جن کی ضرورت ہوتی ہے وہ بھی نہیں لے جا سکتے۔ اب جب مردوں کی قبروں پہ جو پتھر رکھے جاتے ہیں اس کی بھی اجازت ہمیں نہیں دی جاتی۔ سر! یہ ظلم ہے اور یہ ظلم ہم کبھی بھی مزید برداشت نہیں کر سکتے۔ کبھی آتے ہیں اور ریت اور بجری کا بھی انہوں نے اس سال ٹینڈر کیا ہے، پھر ہمارے سوات کے ڈیڈیک کے چیئرمین صاحب کے تھرو ہمارا چیف منسٹر صاحب سے جرگہ ہوا ہے اور انہوں نے تقریباً 99% ہمیں یہ Surety دی ہے کہ یہ ملاکنڈ ڈویژن میں نہیں ہو گا۔ سر، وہاں پہ نہ بندوبست ہے نہ ہم بندوبست کو مانتے ہیں، کیونکہ ابھی ابھی ایک پٹواری آیا ہے جو ایک چھوٹی سی درخواست بھی ہو تو اس کے لئے بھی پانچ ہزار روپے ہمیں دینا پڑیں گے، یہ سسٹم ہم نہیں مانتے، ہماری جتنی بھی Leases ہیں، جتنے بھی Mines & Mineral ہیں اس پر ساری اسمبلی سے میں درخواست کرتا ہوں کہ آئیں بیٹھ کر، ہم اس میں

رکاوٹ نہیں، ہم چاہتے ہیں کہ آئیں اور اس سے ہم فائدہ اٹھائیں، ہم چاہتے ہیں کہ جہاں پر کوئی Mines ہیں تو اس کے لئے کارخانے بھی ادھر لگانا پڑیں گے۔ ایسا نہ ہو کہ ہمارا آئرن وہ وہاں سے نکال کر کراچی لے جائیں اور پھر کہیں کہ یہ اس نے تاوان کر دیا ہم کیا کریں؟ سر! ہمارے قبائلی علاقہ جات دو ہیں، ایک جنوب میں ہے یا شمال میں ہے سر، ہم اس پوزیشن میں ہیں کہ اگر اس پہ توجہ دی گئی تو ہم سارے پاکستان کے قرضے دے سکتے ہیں (تالیاں) ایک وزیرستان پانچ سو سال تک آپ کو تیل اور گیس دے سکتا ہے، سارے پاکستان کے لئے ایک وزیرستان اس پوزیشن میں ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: وائنڈ آپ پلیز۔

ملک بادشاہ صالح: سر! تو میں درخواست کرتا ہوں کہ اس پہ تھوڑی سی سنجیدگی سے بیٹھ کر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: شارٹ ٹائم لیں، اور بھی دو چار لوگ بات کر لیں۔

ملک بادشاہ صالح: سنٹرل ایکسچینج جو ہے اس سے ہمیں نجات دلائی جائے اور ہمیں اپر دیر کے لوگوں کو اجازت دی جائے کہ جو ہمارے اپنے وسائل ہیں ان کو خود ہم لے سکیں۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ میر کلام وزیر صاحب، پھر بلاول صاحب اس کے بعد آپ، اس کے بعد آپ بھی کر لیں، میر کلام وزیر صاحب۔

جناب میر کلام خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ قدر مند سپیکر صاحب۔ د ستا ډیره مننه چې ما ته د هم د خبرو کولو موقع راکړه۔ سپیکر صاحب! د Ex-FATA نه چې زمونږ څومره ممبران راغلی دی د نن ورځې پورې زمونږ څلور میاشتې اوشوې خو سپیکر صاحب! دلته کښې په اسمبلئی کښې دی او که هلته په ګراونډ باندې دی د نن پورې حکومت مونږ As MPA نه تسلیموی چې ګورو مونږ خو دا وئیل چې Merger اوشو مونږ به راځو اسمبلئی ته او مونږ به د هغې علاقې د پاره قانون سازی کوؤ، خو قدر مند سپیکر صاحب! دلته منسټران ناست دی د لاء منسټر زما په خیال چې اووتلو د نن ورځې پورې سپیکر صاحب! پلیز لږ به زما توجه راکوئ چې د نن پورې زمونږ نه په یو څیز باندې دومره حیاء نه ده اغستې شوې هلته چې ایف سی آر هم وو هم دا کار روان وو لکه نن چې روان دے روزانه په اخبارونو کښې راځی مونږه ئې وینو چې ډی سی ته مونږ دا پاور ورکړل، ډی

سی ته مو دا پاور ورکړل۔ ډی سی به د ډیویلپمنټ کارونه کوی، ډی سی به جرګې جوړوی او ډی سی هلته ناست دے چې د ده د ګټې خبره وی ده ته پیسې پکښې ملاویږی بیا په هغې خبره هم کوی په هغې باندې مجلس کوی خو چې کومو خبرو کښې ده ته پیسې نه ملاویږی نو وائی چې دا زما په اختیار کښې نه ده۔ نو سپیکر صاحب! زه دا وایمه چې دلته زمونږ دا راتګ هیڅ څه فائده نه ده شوې تر نن ورځې پورې چې د کومې ورځې نه مونږه راغلی یو۔ نه زمونږه په قانون سازی کښې حصه شته دے تر نن ورځې پورې نه هلته په ګراؤنډ باندې د ټولې صوبې د پاره یو قانون دے چې د ایم پی اے په ډیویلپمنټل کارونو کښې کار وی خو د Ex-FATA د پاره به ډی سی ډیویلپمنټل کارونه کوی۔ قدرمند سپیکر صاحب! مونږ ته د اوښائی حکومت چې په دیکښې څه راز پټ دے که ستاسو په خپلو ممبرانو باندې اعتماد نه وی بیا کم از کم، بیا پکار نه ده چې تاسو خپل ممبران دلته راوستل۔ که اعتماد وی پرې نو بیا پکار ده، پکار ده چې مونږه هم As a منتخب نمائنده په طرز باندې واغستلې شو، Deal کړے شو۔ پکار خو دا سپیکر صاحب! چې هلته زمونږ چې کوم کډوال دی هغه مو واپس راوستلې وې چې هلته کوم دا بازارونه وران دی، کورونه د هغې معاوضه مو ورکړی وې خو تاسو چې کومه قانون سازی کوئ چې ستاسو کوم ضرورت دے هغه کوئ چې زمونږ کوم ضرورت دے په هغې باندې څوک هم کار نه لری۔ خو سپیکر صاحب! دا د حکومت هم یاد ساتی دا تاسو هم یاد ساتئ چې مونږ که په دې طرز باندې مزید Deal کیدو نو مونږ به واپس هغې خلقو ته ځو چې په زرګونو خلقو مونږ ته ووټونه راکړی دی او هغې خلق به داسې رااوباسو چې بیا به د اسمبلئ مخه هم بند وی، اسلام آباد به هم بند وی چې تر څو پورې تاسو وئیلې نه وی چې ستاسو حق هم مونږ تسلیموؤ۔ او دا خبره هم کوؤ زمونږ ځوانان هره ورځ لا پته کیږی څوک هم خبره نه کوی د ایکسټینشن تاسو سره ډیر غم دے مونږه خپلې ادارې په خپله بدنامې کړې۔ دومره جرنیل بل نه وو چې مونږ رامخکښې کړې وې-----

جناب سپیکر: وائنڈاپ،پلیز۔

جناب میر کلام خان: هغه کارونه کوئ چې هغې نه دی پکار خو مونږ بیا هم وایو چې خیر دے۔ سپیکر صاحب! مزید به داسې اسمبلی نه چلیږی لکه تاسو ئې چې چلوئ۔

جناب سپیکر: تھینک یو میر کلام، تھینک یو ویری مچ۔ دیکھیں ابھی ڈسکشن ہو رہی ہے، کوئسچن نمبر 4897 نعیمہ کشور صاحبہ والے پر۔

جناب بلاول آفریدی: میں بھی بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: اسی کوئسچن کے ڈسکشن پر، اسی کوئسچن پر یا اس کے علاوہ؟

جناب بلاول آفریدی: ان باتوں کا حل بتانا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: دیکھیں، Let me، بات کریں لیکن اس کوئسچن پر کریں، جو 'آرڈر آف دی ڈے' ہے۔ جی، بلاول صاحب، 'آرڈر آف دی ڈے' پر بات کریں، اس کو پہلے وائنڈ اپ کریں۔

جناب بلاول آفریدی: تھینک یو آنریبل سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جو بھی بات کرے گا، ایجنڈا آئٹم پر کرے گا۔

جناب بلاول آفریدی: میں اسی پر آ رہا ہوں، تھینک یو آنریبل سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی بلاول صاحب۔

جناب بلاول آفریدی: جیسا کہ Newly merged districts کے Representatives نے بات کی Mining کے حوالے سے، اسی طرح باقی بھی بہت سارے ایشوز ہیں ہمارے Newly merged districts کے، پچھلے سیشن میں بھی میں نے یہ ریکویسٹ کی تھی کہ ان سارے مسئلوں کا ایک ہی حل ہے اور میں تو Suggestion ہی دے سکتا ہوں، آپ لوگ گورنمنٹ ہیں، ہم آپ کے الائنس ہیں، ہم تو یہ کہتے ہیں کہ جو کام کریں مل جل کر کریں اور فائدہ اٹھا سکیں، تو میری جو Suggestion ہے وہ یہ ہے کہ ایک سپیشل ٹاسک کمیٹی بنائی جائے جس میں ہمارے Newly merged districts کے جو نمائندے ہیں وہ بھی اس میں ہوں، گورنمنٹ کے نمائندے بھی ہوں، اپوزیشن کے نمائندے بھی ہوں تو ہمارے مسئلے جو ہیں ان کا حل بھی نکل آئے گا۔ یہاں پر ہمارے جتنے بھی Representatives ہیں Newly merged districts کے، ہر بندہ اٹھتا ہے، آنریبل ممبر اٹھتا ہے، یہاں پر بات کرتا ہے، اپنے مسئلے بیان کرتا ہے لیکن اس کی طرف کوئی منسٹر توجہ نہیں دیتا، تو ہم آپ سے یہ ریکویسٹ کرتے ہیں کہ

جناب سپیکر صاحب، اس کا حل یہی ہے کہ ایک سپیشل ٹاسک کمیٹی بنائی جائے، اس سے ان شاء اللہ ہمارے مسئلے بھی حل ہوں گے تاکہ ہر مسئلے پر ہمیں Weekly اس کی Quickly updates ملتی رہیں، ہمیں Update کیا جائے کہ ہمارے مسئلے کہاں تک پہنچ گئے اور کہاں تک حل ہونا شروع ہو گئے ہیں؟ تھینک یو سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ کوئسچن نمبر 4987 پر کسی نے بات کرنی ہے یا میں اس کو ختم کر دوں؟ جی عنایت اللہ صاحب! عنایت اللہ خان صاحب، پہلے ایجنڈے کی چیز ختم ہونے دیں، جی، عنایت اللہ خان صاحب۔

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر صاحب! اس پر مجھ سے پہلے بہت زیادہ ڈیبیٹ ہو گئی ہے، ملک بادشاہ صالح صاحب نے جو بات کی ہے میں اس کو آگے بڑھاؤں گا، میں نے اس اسمبلی کے اندر سوالات بھی پوچھے تھے کہ یہ جو سنٹرل ایکسچینج ہے مجھے بتادیا جائے کہ یہ کیا چیز ہے؟ یعنی اتفاقاً وہ لوگ میرے پاس خود آ گئے، انہوں نے مجھے پھر بریفنگ دی کہ سنٹرل ایکسچینج ایک پرائیویٹ کمپنی ہے اور اس نے سارے ضلع کے اندر Leases لے لی ہیں اور پورے علاقے کو ان کے نام کر دیا گیا ہے۔ اب وہ خود کہتے ہیں، سنٹرل ایکسچینج کے لوگ خود کہتے ہیں کہ ہم اس پورے علاقے کے اندر Interested ہی نہیں ہیں اور ہم نے جو ریسرچ کی ہے، ہماری جو سٹڈیز ہوئی ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: Shoukat Sahib! Get ready to reply on this agenda item no. 11، یہ جو ڈسکشن ہو رہی ہے، آئٹم نمبر 11، کون کرے گا؟ اچھا ایک وزیر نہ سہی دوسرا سہی (مداخلت) ہاں ان کا ہے، عارف صاحب Reply کریں گے، ٹھیک ہے جی، ٹھیک ہے۔

جناب عنایت اللہ: ہماری جو سٹڈیز ہیں، وہ کہہ رہے ہیں کہ ہم نے پورا اپنا جو علاقہ ہے وہ بالکل محدود کر دیا ہے۔

جناب سپیکر: اذان قریب ہے، ایک دو منٹ کے بعد ان کو موقع دے دیں۔

جناب عنایت اللہ: وہ یہ بھی کہہ رہے ہیں کہ ہم صرف Metallic minerals میں Interested ہیں باقی میں Interested بھی نہیں ہیں لیکن Mines & Mineral Department جو ہے سنٹرل ایکسچینج کے نام پر کسی بھی چیز کی Lease نہیں کر رہا ہے اور یہ بڑا کنفوژن ہے، یہ جو کنفوژن ہے منسٹر

صاحب اس کنفوژن کو Explain کریں، میرا خیال ہے اس کو آپ سٹینڈنگ کمیٹی میں ریفر کریں اور میں تو یہ چاہوں گا کہ سٹینڈنگ کمیٹی کے اندر آپ Mines & Mineral Department کو بلا کر اس پر Detailed discussion کریں اور وہاں اس کے اوپر Recommendations آئیں اور وہ اسمبلی سے منظور ہوں، اس لئے کہ بادشاہ صالح صاحب نے جو ایشو اٹھایا ہے اور نعیمہ کشور صاحبہ کا جو کوسچن ہے، جس پر گفتگو چل رہی ہے اس کے کئی پہلو ہیں۔ یعنی یہ تو میں صرف اس کے ایک Aspect کی طرف اشارہ کر رہا ہوں، وہاں اس کی اونرشپ کا بھی بنیادی ایشو ہے، پہلے بھی اس اسمبلی کے اندر اس پر بات ہوئی تھی کہ آپ نے آئین کے Provision کا غلط حوالہ دے کر لوگوں کو اونرشپ سے محروم کر دیا ہے، ان کو ملکیت سے محروم کر دیا ہے، وہاں After all فاٹا کو بھی اور ہمارے جو Settled اضلاع ہیں ان دونوں کو، ضم شدہ اضلاع کو بھی اور پرانے Settled اضلاع کو بھی، دونوں کو آپ نے ملکیت سے محروم کر دیا ہے۔ اس میں کلیئر کٹ لکھا ہوا ہے Constitution کے اس Provision کے اندر کہ یہ لاوارث پراپرٹیز کے حوالے سے ہے۔ اب فاٹا کے اندر اور خیبر پختونخوا کے اندر کونسا ایسا علاقہ ہے جو لاوارث ہے، جس کا کوئی اونر نہیں ہے؟ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اس پر Detailed discussion کے لئے اس کو آپ کمیٹی میں بھیجیں تو وہاں پر ساری تفصیلات بھی آسکتی ہیں، وہاں پر Recommendations بھی آسکتی ہیں اور اس میں حکومت کے لئے بھی فائدہ ہے۔

Mr. Speaker: Okay, Arif Ahmadzai Sahib, Minister for Mines & Mineral.

جناب نثار احمد: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: ٹائم نہیں ہے، اذان کا وقت ہے۔ عارف صاحب۔

جناب محمد عارف (معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے معدنیات و معدنی ترقی): شکریہ جناب سپیکر۔

جناب نثار احمد: میں ایک دو منٹ بات کر لوں تو۔

جناب سپیکر: ٹائم نہیں ہے، ان کی تقریر کے دوران اذان ہو جاتی ہے، پوائنٹس آ گئے ہیں، جناب، آپ کے سارے FATA سے ادھر سے چھ بندے بول چکے ہیں۔ جی عارف صاحب، منسٹر صاحب۔

معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے معدنیات و معدنی ترقی: سر! ایک اس میں ایڈجرنمنٹ موشن ہے اور ایک کوسچن ہے۔

جناب نثار احمد: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: دیکھیں ٹائم بچا تو بعد میں میں آپ کو دے دوں گا۔

معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے معدنیات و معدنی ترقی: اور ایک جو ہے یہ جنرل جو FATA کے مسائل ہیں وہ سارے یہاں پر ڈسکس ہوئے ہیں۔ جیسا کہ میڈم کا جو کوئسچن ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ سابقہ فاٹا میں نومبر 2018 سے Mines نکالنے کے لئے قانونی پراسیس بند ہے؟ تو جی بند نہیں ہے، جو معدنی لائسنس پہلے سے اجراء ہوئے ہیں ان پر قانونی کارروائی جاری ہے۔ البتہ حکومت نے ایک نیا ترمیمی بل خیبر پختونخوا منرل سیکٹر گورننس ترمیم شدہ ایکٹ 5 دسمبر 2019 سے نافذ کیا ہے جس کے تحت ضم شدہ اضلاع میں نئی درخواست برائے اجراء کو وضع کیا گیا ہے، جو جلد شروع ہونے والا ہے۔ سر! یہ جو کوئسچن انہوں نے کیا ہے اس کا تو جواب یہ ہے کہ جو پہلے سے ان کی Applications آئی ہیں ان پر تو پراسیس جاری ہے اور اس پر Decision جلد کر لیں گے لیکن جو نئی درخواستیں ہیں جو نیا ایکٹ ہم نے لایا ہے، جو میں نے بتادیا کہ 5 دسمبر 2019 کو جو آیا ہے اس کو Launch کرنے کے لئے چیف منسٹر سے بات کر رہے ہیں اور بہت جلد ان شاء اللہ ان سے ٹائم لے کر اس کو Launch کر دیں گے اور یہ جو نئے لائسنسز ہیں اس پر کام شروع ہو جائے گا۔ دوسرا جی، عنایت اللہ صاحب نے جس طرف ہماری، بادشاہ صالح صاحب نے جو کہا ہے کہ باہر کے لوگ جو ہیں وہ قبضہ کرنا چاہتے ہیں تو اس طرح کا کوئی ایشو نہیں ہے، اس میں جو جرگہ، جس کو ہم نے جلسہ عام کا لفظ جو ہے جلسہ عام اس میں دیا گیا ہے، اس میں یہ ہے کہ سارے جتنے بھی سٹیک ہولڈرز ہیں وہاں پر آئیں گے اور ان کے سامنے Decision ہو گا، اس میں عام ہمارے جو Settled areas ہیں وہاں پر First come first serve والا معاملہ ہے لیکن وہاں پر ہم نے یہ چھوٹ دی ہے کہ جو Owner ہے اس کے ساتھ پہلے Settlement ہو گی اور اس کے بعد آگے جو لائسنس ہولڈر ہے وہ کام کرے گا۔ سر! ان کی جو رائے ہے اس کو ہم سر آنکھوں پر، اور جو اچھی رائے ہو گی ان شاء اللہ لیں گے بھی ضرور، ان کی اگر کوئی امنڈمنٹ ہو وہ بھی لے آئیں، میرے ساتھ، ہمارے ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ بیٹھ جائیں وہ ان شاء اللہ ہم ان کی رائے کا احترام کریں گے اور ان کی جو اچھی Suggestions ہیں وہ لیں گے بھی۔ بلاول صاحب نے بھی Generally یہ کہا ہے کہ ہمارے کام نہیں ہو رہے ہیں، تو General پر تو ہم یہی کہہ سکتے ہیں کہ ان کا ہم احترام بھی کرتے ہیں ہمارے میر کلام صاحب نے بھی یہی بات کہی کہ

ہمیں کوئی توجہ نہیں دی جارہی ہے، بالکل توجہ دیں گے، کوئی ایسا ایشو نہیں ہے اگر منرل ڈیپارٹمنٹ کے حوالے سے ان کا کوئی ایشو ہو تو ان شاء اللہ میں ان کے ساتھ بیٹھ کے بات کروں گا اور ان شاء اللہ Suggestions بھی لیں گے۔

<u>جناب سپیکر</u>: تھینک یو ویری مچ۔ آئٹم نمبر 12 جو ہے وہ نعیمہ کشور صاحبہ کی اپنی ریکویسٹ پر اس کو میں ڈیفر کرتا ہوں اور میاں نثار گل صاحب آپ اپنا کال اٹینشن لے آئیں۔

رسمی کارروائی

<u>میاں نثار گل</u>: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، یہ کل سے پڑا ہوا تھا اور آپ کا شکریہ کہ میں پھر آپ کے آفس میں آیا۔ جناب سپیکر، یہ بڑا Sensitive issue بھی ہے اور میں منسٹر صاحب کی توجہ بھی چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر، 2 جنوری بروز جمعرات کوہاٹ سے گمبیلا روڈ، جو این ایچ اے بنا رہی ہے۔ سر، ادھر کوئی بھی منسٹر نہ لفٹ دے رہا ہے اور نہ ہی سن رہا ہے، اگر سن لیں تو میں بات کروں گا۔ ایک تو یار آپ کیمرہ سارا سامنے رکھ کر، ہم کم از کم منسٹر صاحب کو دیکھ تو لیں۔ جناب سپیکر، تقریباً تین دن، چار دن بارش ہوئی، ادھر کنسٹرکشن کمپنی انڈس ہائی وے پر From Kohat to Gambella کام کر رہی ہے، وہ Cutting کروا رہی ہے اور ادھر رات کو سلائیڈنگ ہو گئی اور چھ گھر تقریباً گر گئے، میں نے خود انتظامیہ کے ساتھ رابطہ کیا اور اس علاقے میں بھی گیا۔ آپ یقین کریں کہ تین چار دن تک وہ لوگ بارش میں بھیگے ہوئے تھے، میں ڈپٹی کمشنر کرک کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے تین چار خیمے بھی دیئے تھے لیکن کنٹریکٹر کی طرف سے یا انتظامیہ کی طرف سے کوئی بھی آج تک رابطہ نہیں ہو سکا اور وہ بچے، وہ خواتین، وہ مرد ابھی تک بیابانوں میں پڑے ہوئے ہیں۔ جناب سپیکر! اگر میں یہ بات، آپ خود اندازہ لگالیں کہ سردی کے دنوں میں جن کے کمرے سارے گر گئے ہوں اور وہ لوگ زمین پر بیٹھے ہوئے ہوں اور کوئی ان کا پوچھنے والا نہ ہو تو پھر وہ لوگ کدھر جائیں گے ؟ آج میں آپ سے ریکویسٹ کرنا چاہتا ہوں کہ میں یہ نہیں کہتا کہ اس کو آپ سٹینڈنگ کمیٹی میں بھجوادیں لیکن منسٹر صاحب انتظامیہ کو بلالیں، کمپنی کو ادھر بلوالیں کہ اتنی بڑی کوتاہی کس طرح ہوئی تھی کہ نہ وہ Related men آرہے تھے، ان کے گھر سارے کے سارے گر گئے اور وہ ابھی تک بے آسرا پڑے ہوئے ہیں اور کوئی ان کا پوچھنے والا نہیں ہے۔ جناب!

ادھر پشاور میں ہم لوگوں کو ڈھونڈتے ہیں کہ بے آسرا لوگوں کو ہم ٹھکانہ دیں، روٹی دیں، کھانا دیں اور ادھر اپنے لوگ گھروں سے نکل کر خیموں میں پڑے ہوئے ہیں اور کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: اوکے، تھینک یو۔ ان کی کال اٹنشن تھی، ٹینٹ اور خیمے وغیرہ چاہئیں، آپ لاء منسٹر یا شوکت صاحب ان کے ساتھ، جو اس علاقے کی ضروریات ہیں جو وہاں پر یہ حادثہ ہوا ہے اس حادثے کی روشنی میں جو بھی ان کی Needs ہیں وہ پوری کریں۔ جی، شوکت صاحب۔

<u>جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر اطلاعات وتعلقات عامہ)</u>: جناب سپیکر! یہ بالکل انہوں نے جو بات کی ہے ہم ان کے ساتھ ہیں، ویسے بھی یہ جو بارشوں کا حوالہ ابھی انہوں نے دیا، لیکن دو دنوں سے برف باری بھی ہو رہی ہے، جہاں جہاں پر برف باری ہو رہی ہے اس کو بھی ہم دیکھ رہے ہیں اور جتنی ہماری ایڈمنسٹریشن ہے اس کو بھی ہدایت دے دی گئی ہے کہ کم از کم لوگوں کو جو مشکلات ہیں وہ ختم کی جائیں، باقی ان کا جو ہے Genuine issue ہے ہم ان کے ساتھ ہیں جو بھی ہو سکتا ہو ہم کریں گے۔

<u>میاں نثار گل</u>: یہ برف باری کی وجہ سے نہیں، یہ کنٹریکٹر کی غلطی کی وجہ سے گر گئے ہیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: یہ ہیوی مشینری کی وجہ سے وہاں ہوئے ہیں۔

<u>میاں نثار گل</u>: آپ نے میری بات سنی بھی نہیں، برف باری کی وجہ سے نہیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: اور آپ پی ڈی ایم اے کو Instruct کریں، پی ڈی ایم اے کو Instruct کریں کہ ان۔۔۔۔

<u>وزیر اطلاعات وتعلقات عامہ</u>: جی، میں یہی عرض کر رہا تھا۔

<u>جناب سپیکر</u>: کہ ان کو فوڈ اور باقی چیزیں اور گرم کپڑے جو بھی ان کی Needs ہیں، وہ راشن بھی Provide کریں۔

<u>وزیر اطلاعات وتعلقات عامہ</u>: سر! اس اسمبلی سیشن کے بعد ڈپٹی کمشنر کو Convey کر دیا جائے گا وہ ان شاء اللہ کر دے گا۔

<u>Mr. Speaker</u>: Okay. The sitting is adjourned till 02:00 pm, Monday 27th January 2020.

(اجلاس بروز سوموار مورخہ 27 جنوری 2020ء دوپہر دو بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)

ضمیمہ

4880 _ جناب سراج الدین: کیاوزیر مواصلات و تعمیرات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ نے ضلع صوابی کی تین تحصیلوں کے لئے رواں مالی سال کے دوران سڑکوں کی تعمیراور مرمت کے لئے خطیر رقوم کی منظوری دی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ضلع صوابی کی جن تحصیلوں کے لئے رواں مالی سال کے دوران سڑکوں کی تعمیر اور مرمت کی مد میں فنڈز جاری کئے گئے ہیں، ان کے نام اور جاری شدہ فنڈز کی مالیت کیا ہے، اس کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ / وزیر انچارج): (الف) جی ہاں۔

(ب) محکمہ نے ضلع صوابی کی چار تحصیلوں کی سڑکوں کی تعمیر و مرمت کے لئے درج ذیل رقوم کی منظوری دی ہے، جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

S No.	Name of Scheme	Cost/Release
1.	Repair of Garh to Habib Bank Road	9.046
2.	Repair of Garh to Yousf Road	3.953
3.	Dodher Main Road/Kaddi Road	4.450
4.	Khazana Road Marghuz	3.465
5.	Ranjpir Bypass Road	3.037
6.	Jandaha Main Road	1.572
7.	Jandaaha Main Road	1.880
8.	Link Road Dheri Sar	1.596
9.	Maanai Road	1.00
10.	Mangal Chai Road	2.500
11.	Salkether Road	3.00
12.	Dagai Gadoon Road	2.500
13.	Topi Utla Road	2.500
14.	Topo Matona Road	1.500
15.	Rashaka U/C Yaqoob Chula Lahor Road	2.440
16.	Dagai Yaqoob Shakh Road	2.532
17.	Suzuki Stand School Road Jattan Lar Road	2.532
18.	Sher Shah Suri Nazar Banda Road	5.491
19.	Repair of Tarakai Road	3.541
20	Repair of Shewa Dagai Road	3.542
21	Repair of Shewa to Shewa Village Road	3.542
22	Repair of Ghulama Bypass Road	2.381
23	Repair of Emergency Roads	5.00
Total		70.000

4350 _ جناب عنایت اللہ: کیاوزیر مواصلات وتعمیرات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیایہ درست ہے کہ محکمہ کی زیر نگرانی بنوں ڈویژن میں شامل اضلاع کے دفاتر میں ناکارہ، خراب اور ناقابل استعمال سکریپ سرکاری گاڑیاں، ٹرک ومشینری عرصہ دراز سے موجود ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) بنوں ڈویژن میں شامل اضلاع کے نام اور ان دفاتر میں ناکارہ، خراب اور ناقابل استعمال سکریپ سرکاری گاڑیوں، ٹرک ومشینری کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) مذکورہ گاڑیاں ومشینری کب سے پڑی ہے، نیز خرابی کی نوعیت ومرمت کی لاگت کی تفصیل فراہم کی جائے، مذکورہ اسکریپ گاڑیوں اور مشینری کی نیلامی کے لئے کیا اقدامات کئے گئے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیراعلیٰ / وزیرانچارج): (الف) جی ہاں۔

(ب) (i) (ii) تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	ناکارہ / خراب / ناقابل استعمال / سکریپ	تعداد	ماڈل	کیفیت
1	رومانیہ روڈ رولر	01	1973	محکمہ مواصلات وتعمیرات ڈسٹرکٹ بنوں میں ایک رومانیہ روڈ رولر Condemn حالت میں کھڑی ہے لیکن Delegation of Power Rules 2018 میں کسی آفیسر کو مشینری کی نیلامی کے اختیارات تفویض نہیں کئے گئے جس کے لئے فنانس ڈیپارٹمنٹ کو مراسلہ نمبر SOR/II-10/Misc/W&S/2009 مورخہ 8-3-2019 کو بھیجا گیا ہے۔

کیس فنانس ڈیپارٹمنٹ میں زیر غور ہے اختیار ملنے کے بعد ناکارہ مشینری کی نیلامی کی جائے گی۔				

4527 _ Mr. Ahmad Kundi: Will the Minister for Communication & Works State that:

(a) Is it true that Swat Expressway has been constructed by PKHA under Public Private Partnership BOT basis;

(b) If yes then:

(i) Please provide detailed report regarding expression of interest and bidders of the project;

(ii) Please provide comparative statement of the bidders applied for the construction of the project;

(iii) Award of contract, starting date, cost, duration of completion may be provided; and

(iv) Please provide agreement duly signed between the Government of Khyber Pakhtunkhwa and contractor of the project?

Mr. Mehmood Khan (Chief Minister/Minister In-Charge): (a) Swat Expressway is being constructed by Pakhtunkhwa Highways Authority (PKHA) under PPP Mode of Financing on BOT Basis through M/S SEPCO Pvt. Ltd.

(b) (i) Advertisement in National dailies;

(ii) Copy of Tender register showing attendance of Technical & Financial Bid. Technical Evolution Report;

(iii) Financial Evaluation Report;

(iv) Concession Agreement;

(v) Salient Feature;

(vi) Letter of Award has been provided to the august House.

4713 _ محترمہ حمیرا خاتون: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ مواصلات و تعمیرات میں مروجہ قوانین کے تحت کلریکل اور کلاس فور ملازمین کی بھرتیوں کے سلسلے میں معذوروں، اقلیتوں، خواتین اور ایمپلائز سنز کا کوٹہ مقرر ہے؛

(ب)اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو گزشتہ دو سالوں کے دوران محکمہ مواصلات و تعمیرات میں معذوروں /اقلیتوں، خواتین اور ایمپلائز سنز کوٹہ کے تحت بھرتی ہونے والے ملازمین کی سکیل اور ضلع وائز تعداد کتنی ہے، نیز ان بھرتیوں سے متعلق اپنائے گئے طریقہ کار کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان(وزیر اعلیٰ/وزیر انچارج): (الف) جی ہاں۔

(ب) گزشتہ دو سالوں کے دوران بھرتی کئے گئے ملازمین کی تفصیل درج ذیل ہے:

	تعداد	ضلع کا نام
(1) جونیئر کلرک، بی پی ایس۔11		
(i) خواتین کا کوٹہ	1	چارسدہ
(ii) خواتین کا کوٹہ	4	
(iii) اقلیت	1	
(iv) معذور	1	ان کی بھرتی کے لئے ETEA کے ذریعہ اخبار میں تشہیر کی گئی ہے اور جلد ہی جب ETEA سے حتمی لسٹ آئے گی تو ان کی بھرتی کا عمل شروع کیا جائے گا۔
(2) کلاس فور۔		
(i) خاکروب، بی پی ایس۔3۔ ایمپلائز سنز کوٹہ 25 فیصد۔	1	پشاور۔
(ii) سروے قلی، بی پی ایس۔3 ایمپلائز سنز کوٹہ 25 فیصد۔	1	صوابی
(iii) چوکیدار، بی پی ایس۔3 ایمپلائز سنز کوٹہ 25 فیصد۔	1	کوہاٹ
(iv) نائب قاصد، بی پی ایس۔3 ایمپلائز سنز کوٹہ 25 فیصد۔	1	کوہاٹ
(v) خاکروب (اقلیتی)، بی پی ایس۔3	1	بنوں

ایمپلائزسنز کوٹہ 25 فیصد۔		
(vi) خاکروب(اقلیتی)،بی پی ایس۔3	1	مانسہرہ
ایمپلائزسنز کوٹہ 25 فیصد۔		
(vii) خاکروب(اقلیتی)،بی پی ایس۔3	3	کوہستان